

SOCIAL STUDIES

CLASS VI

FREE

سماجی علم

جماعت ششم



یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

Social Studies CLASS VI

SOCIAL STUDIES

CLASS VI



حکومت تلنگانہ

مکمل ترقی نساں و بہبود اطفال - چاندلا مین فاؤنڈیشن

جب اسکول یا اسکول سے باہر
بُدلسوکی ہو

خاطروں اور مشکلوں
سے بچوں کے تحفظ کے لیے

جب بچوں کو اسکول سے روک کر
کام پر لگایا جائے

جب افراد خاندان یارشتدار
بدتیزی سے پیش آئیں

مفت خدمات کے لیے (دسمبر نومبر آٹھ) 1098 پر ڈائیل کریں



ناشر حکومت تلنگانہ
حیدرآباد



یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

Right of Children to Free and Compulsory Education (RTE) Act, 2009

The RTE Act is meant for providing free and Compulsory Education to all Children in the age group of 6 – 14 years and came into force from 1st April 2010.

Important provisions of RTE Act

- Ensure availability of schools within the reach of the children.
- Improve School infrastructure facilities.
- Enroll children in the class appropriate to his / her age.
- Children have a right to receive special training in order to be at par with other children.
- Providing appropriate facilities for the education of children with special needs on par with other children.
- No child shall be liable to pay any kind of fee or charges or expenses which may prevent him or her from pursuing and completing the elementary education. No test for admitting the children in schools.
- No removal of name and repetition of the child in the same class.
- No child admitted in a school shall be held back in any class or expel from school till the completion of elementary education.
- No child shall be subjected to physical punishment or mental harassment.
- Admission shall not be denied or delayed on the ground that the transfer and other certificates have not been provided on time.
- Eligible candidates alone shall be appointed as teachers.
- The teaching learning process and evaluation procedures shall promote achievement of appropriate competencies.
- No board examinations shall be conducted to the children till the completion of elementary education.
- Children can continue in the schools even after 14 years for the completion of elementary education.
- No discrimination and related practices towards children belonging to backward and marginalized communities.
- The curriculum and evaluation procedures must be in conformity with the values enshrined in the constitution and make the child free of fear and anxiety and help the child to express views freely.



FUNDAMENTAL DUTIES

Fundamental duties ... It shall be the duty of every citizens of India-

- (a) to abide by the Constitution and respect its ideals and institutions, the National Flag and the National Anthem;
- (b) to cherish and follow the noble ideals which inspired our national struggle for freedom;
- (c) to uphold and protect the sovereignty, unity and integrity of India;
- (d) to defend the country and render national service when called upon to do so;
- (e) to promote harmony and the spirit of common brotherhood amongst all the people of India transcending religious, linguistic and regional or sectional diversities; to renounce practices derogatory to the dignity of women;
- (f) to value and preserve the rich heritage of our composite culture;
- (g) to protect and improve the natural environment including forests, lakes, rivers and wild life, and to have compassion for living creatures;
- (h) to develop the scientific temper, humanism and the spirit of inquiry and reform;
- (i) to safeguard public property and to abjure violence;
- (j) to strive towards excellence in all spheres of individual and collective activity so that the nation constantly rises to higher levels of endeavour and achievement.
- (k) who is a parent or guardian, to provide opportunities for education to his child or, as the case may be ward between the age of six and fourteen years.

**- Constitution of India,
Part IV A (Article 51 A)**

سماجی علم

جماعت ششم

SOCIAL STUDIES - CLASS VI

مدیران

پروفیسر جی۔ ادمکارناٹھ، شعبہ معاشریات یونیورسٹی آف حیدرآباد، حیدرآباد	سری سی۔ این۔ ببرامیم (ایکا لویا) بھوپال، مدھیہ پردیش
پروفیسر ایم۔ کودنڈارام محکم پیٹکل سانتس، جامعة عثمانیہ، حیدرآباد	پروفیسر آئی کٹھنی، شعبہ تاریخ، جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد
پروفیسر ایم۔ پرچا، شعبہ جغرافیہ جامعة عثمانیہ، حیدرآباد	پی جی کالج، سکندرآباد، حیدرآباد
پروفیسر اے۔ ستیوارا کا، موظف شعبہ تاریخ، جامعة عثمانیہ، حیدرآباد	پروفیسر کے و جنے بالا، حکمہ شعبہ تاریخ
ڈاکٹر کے۔ کیلاش، شعبہ پیٹکل سانتس انج۔ سی۔ یونیورسٹی، حیدرآباد	کاکتیہ یونیورسٹی، درنگل
سری اردندر دانا، ڈاکٹر ایکا لویا، بھوپال، مدھیہ پردیش	ڈاکٹر ایم۔ وی سرینوان، اسٹینٹ پروفیسر
ڈاکٹر کے۔ نارا کاریڈی اسٹینٹ پروفیسر شعبہ جغرافیہ، جامعة عثمانیہ، حیدرآباد	ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای ارٹی، ننی دہلی
شری رام مورقی شرا شعبہ تعلیمات، حکومت پنجاب	ڈاکٹر ایم۔ وی ایس۔ وی پرساد، سوسی ایٹ پروفیسر
شری ایم ایم۔ جارج ایکا لویا، مدھیہ پردیش	یونیورسٹی کالج برائے نسوان، کوٹھی، حیدرآباد
	ڈاکٹر سی۔ دیا کریمی، سوسی ایٹ پروفیسر
	یونیورسٹی کالج برائے نسوان، کوٹھی، حیدرآباد
	سری کے۔ سریش، مچی پیٹکم، حیدرآباد

مدیر اردو

ڈاکٹر مسعود جعفری موظف اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ، کاکتیہ یونیورسٹی

کمیٹی برائے فروع و اشاعت درسی کتب

شہری بی سدھا کر، ڈاکٹر
ڈاکٹر این او پیندر ریڈی،
گورنمنٹ نیکسٹ بک پرنٹنگ پریس
گورنمنٹ نیکسٹ بک پرنٹنگ پریس
الس سی ای ارٹی، تلنگانہ، حیدرآباد
تلنگانہ، حیدرآباد

شہری بی۔ شیشومکاری، ڈاکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت،
تلنگانہ، حیدرآباد



قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

شائع کردہ: حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر و تحمل سے پیش آئیں



© Government of Andhra Pradesh, Hyderabad.

New Edition

First Published 2012

New Impressions 2013,2014,2015,2016,2017,2018,2019

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Andhra Pradesh.

We have used some photographs which are under creative common licence. They are acknowledge at the end of the book.

This Book has been printed on 80 G.S.M. S.S. Map litho
Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔
2019-20

Printed in India
at the Andhra Pradesh Govt. Text Book Press,
Mint Compound, Hyderabad,
Andhra Pradesh.

مصنفین

ڈاکٹر کے لکھاری یہی، سمنے کچھ رہا اسٹ، کریم مگر
شری ایم۔ زمہار یہی، ZPHS، GHM، پرائیگم پلی، YSR کلڈپ
شری کے کاشمی نارکا، لکھر رہا اسٹ، کرشا
شری کے سلامنیم کچھ رہا اسٹ، کرنول
شری ایم۔ پائیتا، ایسی ای آرٹی، اے پی، حیدر آباد
شرکتی ٹی۔ ایس۔ ملیشوری، لکھر SIET، آندھرا پردیش، حیدر آباد
شری کوریو سرینواس راوی، MPUP SA، اسکول PR پلی، سریکا کوم
شری یو۔ آندکار، ZPHS، SA، سیول، نظام آباد
شری یو۔ سرینواس، ZPHS، SA، سیول، نظام آباد
شری شمع رحمت اللہ، ZPHS، SA، بھا کرپیٹ، YSR کلڈپ
شرکتی یہ۔ سرل، ZPHS، SA، امدوکو پیٹ، PSR نیور
شری یہ۔ تھکر راوی، ZPHS، SA، دیوپالی، وریا ٹکرم
شری موہن ریڈی یوی، ZPHS، SA، یمن گڈلا، محوب گر
شری اے۔ کاشمن راوی، SA، گورنمنٹ ہائی اسکول، چنگرو اڑی، کریم مگر
ڈاکٹر آر۔ گنٹی، ZPHS، SA، لاڈیا، آتما کور، ورگن
شری بجی۔ رنکا پانی ریڈی، ZPHS، SA، پلکام پلی، موئی پیٹ، محوب گر
شری وی۔ گنگی ریڈی، ZPHS， SA، کندرگ، محوب گر
ڈاکٹر چاکیتا لاسرینواس، GHS، GHM، در گتمان گڈا، کریم مگر
شری این۔ سی۔ جگنا تھ، GHS، کلثوم پورہ، حیدر آباد
شرکتی ہیما کھتری، IGNIS، حیدر آباد، پروف ریڈر

مترجمین

ڈاکٹر مسعود جعفری موظف اسوی ایٹ پروفیسر شعبہ تاریخ، کا کتبیہ یونیورسٹی
محمد تاج الدین اسکول استشنت، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول، حسینی علم (نیو)، حیدر آباد
ڈاکٹر سیدہ گوہر منڈل ریسوس پرسن، چار مینار منڈل، حیدر آباد

کواہر دینیتھر

محمد افتخار الدین

اُردو کو آرڈینیٹر، شعبہ نصاب و درستی کتب ریاستی ادارہ
برائے تعلیمی تحقیق و تربیت، تلگانہ، حیدر آباد

تصویرین

شری کوریلا سرینواس، ZPHS، SA، پوچم پلی، ملکنڈہ

شری ب۔ کشور کار MP UPS، SGT، الوال، انومنڈل

ڈی ٹی پی لے آوث

محمد ذکی الدین لیاقت، حیدر آباد

ٹی محمد مصطفیٰ

جبیب کمپیوٹر، ایڈڈی ٹی پی آپریٹر، بھوکپورہ، شیر آباد، حیدر آباد

اسکول استشنت، ہلچ پریش ہائی اسکول، آتما کور، ہلچ و پریتی

شیخ بابی جسین

اپنے نٹ کمپیوٹر، حیدر آباد

ایک خط طالب علموں کے نام

میری ماں دن بھر کھیت میں کام کر کے گھر پر تھک کے پڑی ہے میں اس کے بازو بیٹھا ہوں۔ مجھے حیرت ہے کیوں عورتوں کی زندگی مختلف ہے؟ جب میں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو مختلف لوگوں کو دیکھتا ہوں لوگ الگ الگ زبانیں بولنے والے، رسم و رواج والے، مجھے حیرت ہے یہ کون ہیں اور یہ سب مختلف کیوں ہیں !!

میں اخباروں میں پڑھتا ہوں ہمارے کئی کسان جو ہمارے لئے غذا پیدا کرتے ہیں مایوسی کے عالم میں خود کشی کر رہے ہیں مجھے حیرت ہے انہیں کس بات کی مایوسی ہے۔ اور وہ کس وجہ سے نا امید ہیں۔ جب میں شہر کی گلیوں سے گذرتا ہوں بڑی خوبصورت عمارتیں، سڑکیں، منادر، مساجد اور چرچ و مکیساں دیکھتا ہوں۔ مجھے حیرت ہے یہ کس نے بنائے ان کی لاگت کیا ہوگی؟ میں یہ بھی دیکھتا ہوں لوگوں میں ہزاروں لوگ کسی پری و بے بی کے عالم میں رہتے ہیں مجھے حیرت ہے کیوں یہ لوگ شہر میں اچھی جگہ خوبصورت گھروں میں نہیں رہتے؟ میرے بزرگ بھی ان مسائل پر بات کرتے ہیں، بات ہوتی ہے صحیح لوگوں کا انتخاب کریں گے جو حکومت صحیح ڈھنگ سے کریں گے، مجھے حیرت ہے! ہم پر کون اور کیسے حکومت کرتا ہے؟ میرے دادا قدیم زمانے کے قصے سناتے ہیں جب راجا اور رانی رہتے تھے، مجھے حیرت ہے کیا یہ یقین ممکن تھا؟

میرے کئی سوال ہیں اکثر مجھے تجھ بہوتا ہے کہ کیا ان کے جواب ہیں؟ شاید پورے سوالوں کے جواب کوئی نہیں جانتا اور کچھ کے جواب بھی نہیں جانتا، شاید مجھے اپنے بارے میں پتہ کرنا چاہئے! اگر کیسے!! کون میری مذکورے گا!!!

عزیز پیارے دوستو.....

جو سوال آپ کے ذہن میں اٹھ رہے ہیں کچھ ایسے اہم سوال ہیں جن کا ہر کوئی کچھ جواب چاہتا ہے۔ بہت سوں کو ان کا جواب دینا آسان نہیں ہے۔ کسی کے پاس بھی ایک معقول جواب نہیں ہے۔ حقیقت میں کئی سوالوں کے جواب مختلف لوگ مختلف طور پر دیں گے۔ مسئلہ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد شاید آپ کا بھی اپنا جواب ہوگا۔ سماجی علم مختلف سوالوں کے ذریعہ طریقہ عمل کے ذریعہ سماج کو سمجھنا ہے۔ جس میں ہم رہتے ہیں یہ ہمیں سمجھاتی ہے کہ مختلف لوگ سوال کے جواب مختلف کیوں دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی سے پوچھیں اسکوں کے مقابلے میں کالج میں لڑکیوں کی تعداد کم کیوں ہے۔ مختلف لوگوں سے آپ کو مختلف جواب ملیں گے۔ اگر آپ پوچھیں امیروں کی کالوں کے ساتھ گندی بستی کی صفائی کیوں نہیں کی جاتی۔ پھر آپ کو مختلف جواب ملیں گے۔ لوگ ان سوالوں کا جواب الگ الگ کیوں دیتے ہیں۔ سماجی علم سے اس مسئلے کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سماجی علم صرف مسائل کے جواب نہیں ڈھونڈتا بلکہ یہ ایک سخت طریقہ کے ذریعہ مطالعہ کرتا ہے۔ یہ مسائل کو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کس طرح فروع پائے پھر کیوں اور کیسے بدلتے ہے۔ کیا یہ ساری زمین پر یکساں ہیں یا دنیا کے مختلف بجھوں پر الگ الگ۔ اس بارے میں مختلف نقطہ نظر کو سمجھنا ہے۔ کیا ماضی میں کم لڑکیاں کالج جاتی تھیں کیا ساری دنیا میں کالج کو کم لڑکیاں جاتی ہیں۔ کیوں؟ کالج میں لڑکیوں کو پڑھانے والدین کیا کہتے ہیں؟ اس بارے میں لڑکیاں اور اساتذہ کیا کہتے ہیں۔ ماہر سماجی علم اس اہم سوال کا جواب دینے سے پہلے ان سب امور کو بیکجا کرتے ہیں لیکن کوئی بھی ماہر سماجی علم آپ کو جامع یا مکمل جواب نہیں دے سکتا۔ یہ آپ ہی ہیں جو فصلہ کر سکتے ہیں کہ کونا جواب کار آمد قابل قبول اور قابل عمل ہے۔

مدیران

کچھ اس کتاب سے متعلق

زیرِ نظر کتاب آپ کے سماجی سائنس کے نصاب کا ایک حصہ ہے۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ اپنے اطراف و اکناف پائے جانے والے سماج کے مطالعہ کے لیے آپ کی کی جانے والی سرگرمیوں کا ایک حصہ ہے۔ تاہم اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ یہ نصاب کا کچھ ایک چھوٹا سا جزو ہے۔ سماجی سائنس کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ تجزیہ کریں اور اپنے کمرہ جماعت میں اپنی معلومات پر تبادلہ خیال کریں۔ اس کے علاوہ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ سوال کریں اور سچیں کہ چیزیں ایسی کیوں ہیں جیسی وہ ہیں۔ آپ کے لیے اور آپ کے دوستوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ کمرہ جماعت سے باہر یا اُڑ پنچاہت آف، میونسل آف، گاؤں کے کھٹ، منڈر، مسجد اور میوزیم وغیرہ جائیں اور مختلف چیزوں کے تعلق سے معلومات اکٹھا کریں۔ آپ کو کئی ایک افراد جیسے کسانوں، دوکانداروں، افسران، مذہبی افراد وغیرہ سے ملنا ہو گا اور اُس سے بات چیت کرنی ہوگی۔

یہ کتاب آپ کو مسائل کے ایک وسیع سلسلے سے بھی متعارف کروائے گی اور آپ کو اس لائق بنائے گی کہ آپ خود سے سمجھ سکیں گے۔ لہذا اس کتاب کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اس میں جوابات دستیاب نہیں ہیں۔ درحقیقت یہ کتاب ایک مکمل کتاب نہیں ہے۔ یہ اس وقت ہی مکمل ہو گی جب آپ آپ کے دوست اور آپ کے اساتذہ اپنے خود کے سوالات کمرہ جماعت میں ان تمام امور پر باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے سیر حاصل بحث کریں گے۔ اس کتاب میں دی گئی کئی باتوں / چیزوں سے آپ اختلاف کریں گے مگر ان کے اظہار میں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ صرف جوابات بتانے کی ضرورت ہے کہ آپ متفق کیوں نہیں ہیں۔ آپ کے خیال سے ہو سکتا ہے کہ آپ کے دوست متفق نہ ہوں مگر آپ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ان کا نظریہ مختلف کیوں ہے۔ آخر میں آپ خود نتیجہ پر پہنچیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے جوابات اب بھی مطمئن نہ ہوں! اپنی ذہن سازی سے پہلے آپ مزید کچھ جاننا چاہتے ہوں تو ایسی صورت میں باریک بینی سے اپنے سوالات کی فہرست بنائیے اور پھر اپنے دوستوں، اُستادوں اور بڑوں سے درخواست کریں کہ وہ ان سوالات کے جوابات جاننے میں آپ کی مدد کریں۔

یہ کتاب سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے مطالعہ میں آپ کی مدد کرے گی جیسے زمین و افراد کے درمیان فرق، لوگوں کا ذریعہ معاش، کس طرح افراد اپنی ضروریات کے لیے اشیاء ہمیا کرتے ہیں۔ کس طرح وہ اس کا انتظام کرتے ہیں۔ کس طرح ہمارے سماج میں افراد آپس میں مساوی نہیں ہیں اور کس طرح وہ مساوات قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

کس طرح لوگ مختلف خداوں کی مختلف طریقوں سے عبادت کرتے ہیں اور آخر میں کس طرح وہ ایک دوسرے سے ربط رکھتے ہیں اور ایک مشترک تہذیب و تمدن کی تشكیل کرتے ہیں وغیرہ۔

چند ایک نکات و معاملات کو سمجھنے کے لیے آپ کو زمین پہاڑوں، حیوانات، دریاؤں اور مندروں کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ چند دوسرے امور کو سمجھنے کے لیے آپ کو جاننا ہو گا کہ سیکڑوں یا حتیٰ کہ ہزاروں سال پہلے کیا ہوا تھا۔ مگر سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ آپ کو باہر جانا ہو گا اور اپنے اطراف و اکناف میں رہنے والے مختلف قسم کے لوگوں سے بات چیت کرنی ہوگی۔

اپنے کمرہ جماعت میں جیسے جیسے آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے۔ آپ کے سامنے کئی سوالات آپ کے ذہن میں اُبھریں گے۔ کچھ دیر کے لیے ٹھہر جائیے۔ ان سوالات کے جوابات دیکھیں یا آگے بڑھنے سے پہلے تجویز کردہ مشاغل کو حل کیجیے۔ سبق کا تکمیل کرنا تاہم نہیں ہے جتنا اہم سوالات پر بحث کرنا اور دیے گئے مشاغل کو حل کرنا ہے۔

کئی ایک اس باق ایسے ہیں جن میں منصوبائی کام دیے گئے ہیں جن کی تکمیل میں کچھ دن درکار ہوں گے۔ یہ منصوبائی کام آپ کے اندر سماجی سائنس کے میدان میں پوچھنا چکھ، تجزیہ و پیش کش جیسی صلاحیتوں کی فروغ دیں گے اور سبق میں دیئے گئے مواد کے مقابلہ بھی صلاحیتیں زیادہ اہم ہیں۔

اس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ سبق میں دیے گئے مواد کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ اس میں دیا گیا ہے اُس پر غور کیجیے اور اُس کے تعلق سے آپ اپنی رائے قائم کیجیے۔

بی۔ شیشومکاری

ڈائریکٹر

ایس سی ای آرٹی، اے پی، حیدر آباد

قومی ترانہ



جن گن من ادھی نایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، ڈراوڈ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہما چل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی تر زگا
تو اشیج نامے جاگے، تو اشیج آشش مانگے
گاہے توجیا گا تھا
جن گن منگل دایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہئے جیا ہئے جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے
- رابندرناٹھ بیگور

عہد

ہندوستان میرا وطن ہے۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور
گوناگوں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں
گا۔ اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا
برتاو کروں گا۔ میں جانوروں کے تینیں رحم دلی کا برتاو رکھوں گا۔ میں اپنے وطن اور ہم وطنوں
کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

فہرست

سلسلہ نشان	مودعہ مطالعہ	صفحہ	مہینہ
.1	نقشہ کی تیاری اور مختلف مقامات کی نشاندہی گلوب۔ زمین کا ایک نمونہ	1-8	جون
.2	زمین اشکال (حصہ - الف)	9-14	جون
.3	دریائے کرشنا کے ڈیلتا کا ایک گاؤں - پناہ کرو (حصہ - ب)	15-18	جولائی
.4	سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں - ڈوکور	19-26	جولائی
.5	پہاڑیوں میں کا ایک قبائلی گاؤں - پیو گلو	27-35	جولائی
	موضع - I : زمین پر تکشیرت	36-43	جولائی
.6	ابتدائی زمانے کے باشدے غذا جمع کرنے کے مرحلے سے غذا پیدا کرنے تک	44-56	اگست
.7	عصر حاضر میں زراعت	57-64	اگست
.8	زراعی پیداوار کی تجارت - (حصہ - الف)	65-72	اگست
	زراعی پیداوار کی تجارت - (حصہ - ب)	73-79	اگست
.9	ایک قبیلہ میں کیونٹی کے فیصلے کا طریقہ کار	80-84	ستمبر
.10	سلطنتوں اور جمہوریتوں کا ظہور	85-92	ستمبر
.11	ابتدائی سلطنتیں	93-102	ستمبر
.12	جمہوری حکومت	103-111	اکتوبر
.13	گرام پنجابیں	112-119	نومبر
.14	شہری علاقوں میں حکومت خود مختاری	120-126	نومبر
.15	ہمارے سماج میں تکشیرت	127-134	نومبر
.16	جنسی مساوات کی سمت	135-142	ڈسمبر
.17	ابتدائی زمانے میں مذہب اور سماج	143-153	ڈسمبر
.18	خدا کے لیے انہاں اور محبت	154-161	جنوری
.19	زبان تحریر اور عظیم ستابیں	162-168	جنوری
.20	بست راشی اور عمارتیں	169-180	فروری
.21	سر بزرتانگا نہ	181-184	فروری

THE CONSTITUTION OF INDIA

PREAMBLE

WE, THE PEOPLE OF INDIA, having solemnly resolved to constitute India into a **SOVEREIGN SOCIALIST SECULAR DEMOCRATIC REPUBLIC** and to secure to all its citizens :

JUSTICE, social, economic and political;

LIBERTY of thought, expression, belief, faith and worship;

EQUALITY of status and of opportunity; and to promote among them all

FRATERNITY assuring the dignity of the individual and the unity and integrity of the Nation;

IN OUR CONSTITUENT ASSEMBLY this twenty-sixth day of November, 1949, do **HEREBY ADOPT, ENACT AND GIVE TO OURSELVES THIS CONSTITUTION.**

Subs. by the constitution [Forty-second Amendment] Act, 1976, Sec.2, for "Sovereign Democratic Republic" (w.e.f. 3.1.1977)

Subs. by the constitution [Forty-second Amendment] Act, 1976, Sec.2, for "Unity of the Nation" (w.e.f. 3.1.1977)

نقشہ کی تیاری اور مختلف مقامات کی نشاندہی

نقشے ہمیں مختلف مقامات کی مختلف کیفیات کے بارے میں بتلاتے ہیں کہ وہ کہاں واقع ہیں، آیا وہ سمندروں میں ہیں یا پہاڑوں پر ہیں یا صحرائیں ہیں۔ وہ کتنے گرم یا سرد یا بارش والے ہیں۔ وہاں کس قسم کے درخت و پودے اُگتے ہیں اور کس قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ وہ کوئی زبان بولتے ہیں، وہ کیا کام کرتے ہیں۔ اُن کی عمارتیں وغیرہ کیسی ہیں؟ آپ نقشوں کے ذریعے ایک مقام کی کئی تفصیلات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ بے شک ایک ہی نقشہ پر ہر چیز نہیں دکھائی جاتی ہے۔ آپ کو یہ تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف نقشوں (طبعی نقشوں، انتظامی نقشوں، تاریخی نقشوں وغیرہ) سے مدد لینی پڑتی ہے۔ آئیے سیکھیں کہ کس طرح نقشہ بنایا جاتا ہے اور اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

دوسرਾ گروپ پہلے گروپ سے متبہ جگہ کے متعلق سوالات کریں گے۔ پہلا گروپ صرف ہاں یا نہ میں جواب دے گا۔ مثلاً دوسرا گروپ سوال کر سکتا ہے کہ ”کیا یہ مقام محبوب نگر“ میں واقع ہے؟ کیا یہ مقام ساحل کے کنارے واقع ہے؟ کیا یہ مطلع کا مستقر ہے۔

جب گروپ مقام کے نام کی قطعی شناخت کر لے تو پھر مقام کو بدل کر دوبارہ کھیل کھیلیں۔ وہ گروپ جو کم سے کم سوالات میں مقام کا نام پہچانے والہ فاتح ہوگا۔

ملیکہ کے گھر کے راستے کا نقشہ

یلیٰ اور ملیکہ ایک دوسرے سے نظام آباد میں ریڈ کراس پروگرام میں ملے۔ وہاں وہ گھرے دوست بن گئے۔ ملیکہ وینکھا پورم گاؤں میں رہتی ہے جب کہ یلیٰ عادل آباد کی رہنے والی ہے۔ یلیٰ نے آنے والی تعطیلات میں ملیکہ کے گھر جانے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے ملیکہ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ بس اسٹاپ سے اُس کے گھر کس طرح آتے ہیں۔ ملیکہ اُس کی سہیلی کے گھر آنے کے ارادے سے بہت خوش ہوئی اور اپنے گھر کے محل وقوع کی تفصیلات کا ایک خاکہ بنانے کا ریلیٰ کوروانہ کیا۔

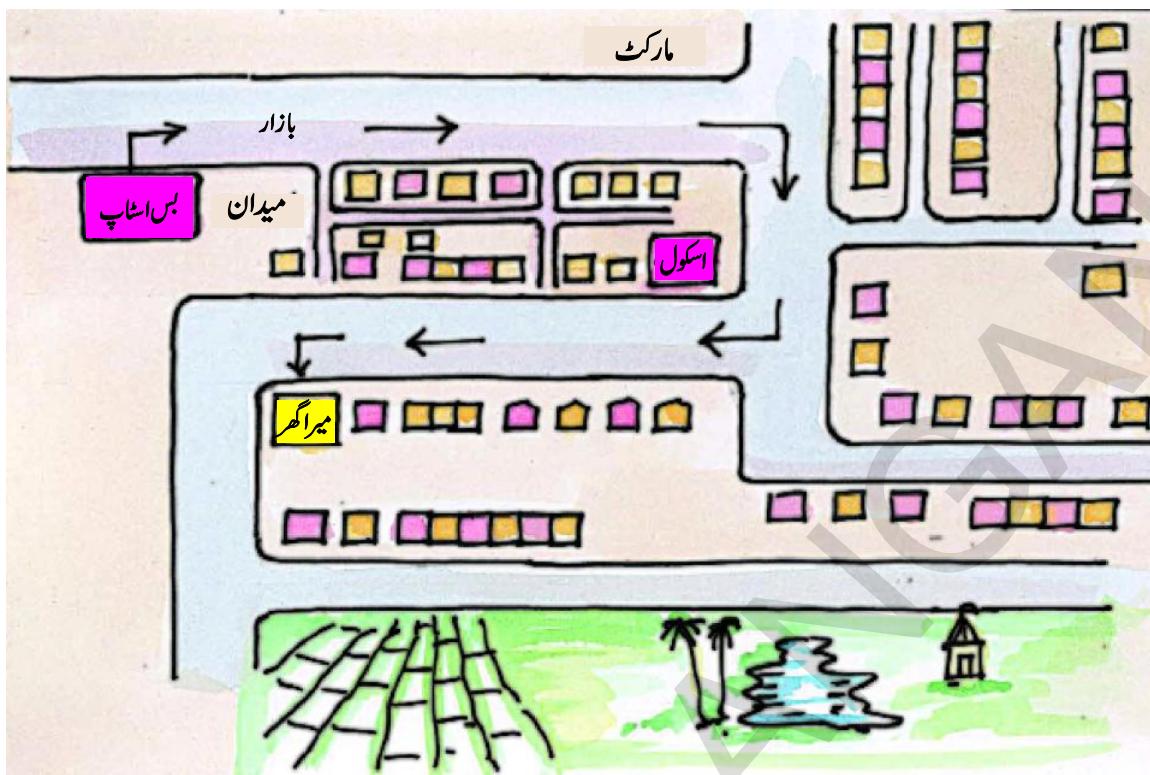
صلع کا سیاسی نقشہ

آپ نے اپنے کمرہ جماعت میں مختلف نقشوں کو دیکھا ہو گا جیسے ہندوستان کا نقشہ اور تلنگانہ کا نقشہ وغیرہ۔ آج ہم ہمارے اپنے صلع کے نقشے کے بارے میں پڑھیں گے۔

- ♦ آپ اپنے صلع کے دو یا تین نقشے کمرہ جماعت میں لے آئیں۔
- ♦ آپ اپنے گاؤں یا شہر قریب کے گاؤں اور شہر کی ندیوں اور دیگر آلبی ذرائع وغیرہ کی نشاندہی کریں۔
- ♦ سڑکوں، ریلوے اسٹیشنوں وغیرہ کی معلومات حاصل کریں۔
- ♦ کیا آپ نقشہ میں بتائے گے مختلف مقامات کے درمیان واقع فاصلوں کا حساب لگاسکتے ہیں؟

ایک کھیل

طلبا کے دو گروپ بنائیے۔ ایک گروپ نقشہ پر ایک مقام کو منتخب کر لے اور اسے کاغذ پر لکھ کر دوسری جوڑی کو بتائے بغیر اپنے اُستاد کو پیش کرے۔



شکل 1.1 خاکہ ملیکہ کے گھر کا راستہ ظاہر کر رہا ہے

میں تھک گئی۔ تم نے اپنے خاکہ میں فاصلہ کا ذکر نہیں کیا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا یہ کافی دور ہے، میں آٹو لے لیتی۔ لیلی نے کہا۔ ”معاف کرنا، لیلی، میں فاصلہ کا ذکر کرنا بھول گئی۔“ ملیکہ نے جواب دیا ”بہر حال اگر تم مستقبل میں کبھی آٹو لوٹ بھر بانی کر کے بتانا کہ مجھ کو جنوبی وینکھا پورم پہنچنا ہے جہاں یہ گھرواقع ہے۔“ ملیکہ نے کہا۔ لیلی نے پوچھا ”وینکھا پورم کے جنوب یا شمال کو میں کس طرح معلوم کر سکتی ہوں؟“؟

”یہ بہت آسان ہے۔ اس وقت جو تم میرے گھر آئی ہو وہ گاؤں کے جنوب میں ہے اس کے رو برو شمال ہے۔ کیا تم نہیں جانتی ہو کہ کس طرح مقام پر سمتیوں کو معلوم کیا جاتا ہے؟“ ملیکہ نے پوچھا۔

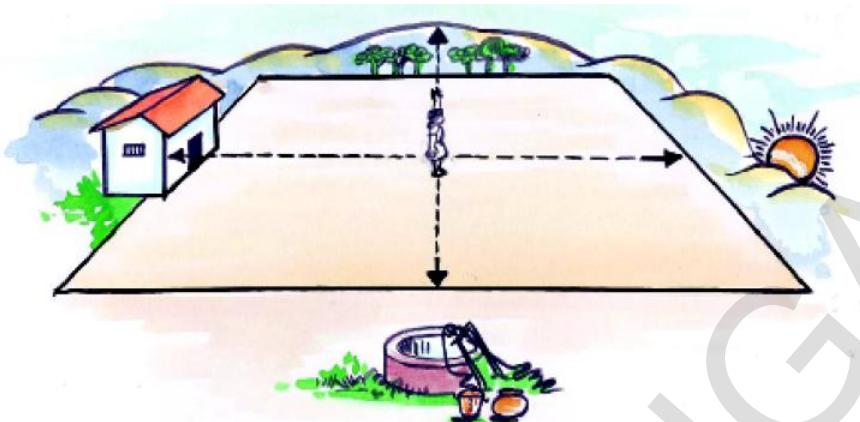
- کیا آپ اپنے گھر سے مدرسہ تک کے راستے کا نقشہ تیار کر سکتے ہیں؟

- کیا آپ بس اسٹاپ سے ملیکہ کے گھر خاکہ کی مدد سے پہنچ سکتے ہیں؟
- ملیکہ کے گھر پہنچنے کے لئے لیلی نے کتنے موڑ لیئے؟ کیا موڑ پر کوئی اہم نشان ہے؟
- کیا خاکہ میں بتائی گئی تمام عمارتیں اپنی اصل جسامت میں ہیں؟
- کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ لیلی کس سمت چلی (شمال یا مشرق)؟
- کیا آپ بس اسٹاپ سے ملیکہ کے گھر کا فاصلہ بتاسکتے ہیں؟

اوپر دیئے گئے نقشہ کی مدد سے ہم آخری دو سوالات کے جواب نہیں دے سکتے۔ یہ چیز دراصل لیلی کو پریشانی میں بیٹلا کر گئی۔ اسے بس اسٹاپ سے گھر تک کے فاصلے کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔ جب وہ ملیکہ کے گھر پہنچی اس نے کہا ”ہائے! ملی

سمتیں (Directions)

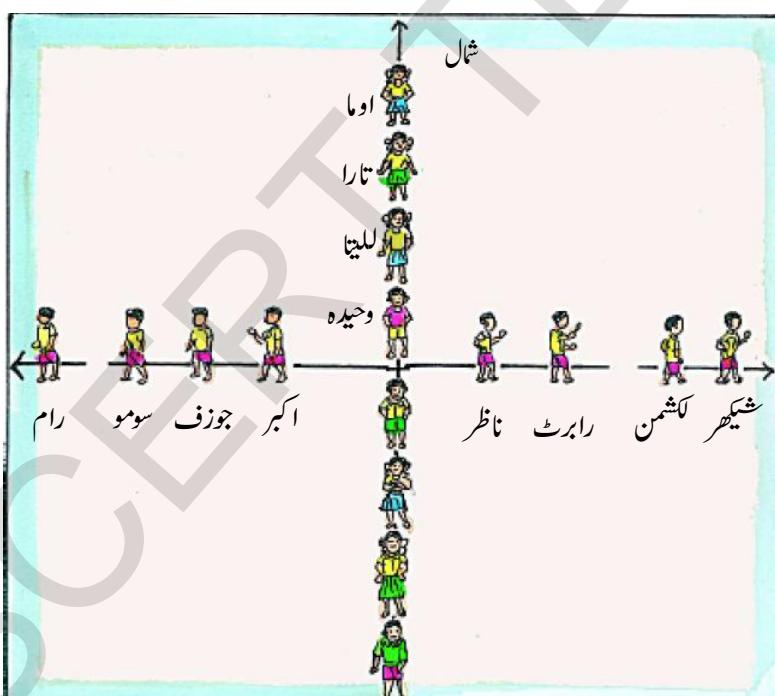
حسب ذیل تصویر کو بغور سے دیکھیے۔



شکل 1.2 سمتوں کا تعین

لڑکی درمیان میں طلوع آفتاب کی طرف چہرہ کیسے ہوئے ہے حسب ذیل جدول کو پڑیجیے۔

مظاہر	سمتیں	سلسلہ نشان
سورج، پہاڑیاں	مشرق	1
	جنوب	2
	شمال	3
	مغرب	4



شکل 1.3 متعلقہ سمت

اگر آپ مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو آپ کے دائیں ہاتھ کی طرف کی تمام چیزیں جنوب کی جانب ہوں گی۔ آپ کے باائیں جانب کی تمام چیزیں شمال کی جانب ہوں گی اور آپ کے پیچھے کی تمام چیزیں مغرب کی جانب ہوں گی۔

سمتوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ملیکہ نے ایک کھیل کی تجویز رکھی۔

بائیں طرف کی تصویر کو دیکھیے۔ اب ہر کوئی ایک سوال پوچھے۔

دیوار پر تنگانہ کا سیاسی نقشہ آویزاں کریں۔ نقشہ کو دیکھنے کے بعد حسب ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

- وقار آباد کی کس سمت محبوب نگرواقع ہے؟
- حیدر آباد کی کس سمت یاداری واقع ہے؟
- ہم کی کس سمت سور یا پیٹ واقع ہے؟
- کیا کو مر جیم عادل آباد کے مشرق میں واقع ہے؟
- اگر آپ منچریال سے پہاڑی جاتے ہیں، تو آپ کس سمت میں سفر کریں گے؟
- اس طرح کے اور سوالات بنائیں اور ایک دوسرے سے پوچھیں۔

نقشہ پر پیمانے یا فاصلے

اس خوشنگوار شام میں ملکیہ لیلی کو گاؤں کی دریا کھانے لے گئی اور وہ پل کے اوپر چلنے لگے۔ پل پر چھروشنی کے کھبے مساوی فاصلے پر ہیں۔ ہر کھبے کے درمیان تقریباً 100 میٹر کا فاصلہ ہے۔ پل کی کل لمبائی تقریباً 500 میٹر ہے۔ ذیل کی تصور یہ یکھیں۔



شکل 1.4 لیلی اور ملکیہ پل پر چلتے ہوئے

- للیتا، جان کی سمت میں ہے۔
- لیکن للیتا، اوما کی سمت میں ہے۔
- ناظر، شیکھر کی سمت میں ہے۔
- ناظر بھی رام کی سمت میں ہے۔
- لکشمی سوموکی کس سمت میں ہے
- لکشمی بھی شیکھر کی سمت میں ہے۔
- تارا، جان کی سمت میں ہے۔

اس مشق کو کرنے کے بعد لیلی نے کہا ”بہت خوب! اب میں سمجھ گئی کہ سمت ہمیشہ کس چیز سے متعلق ہوتی ہے! ایک ہی جگہ مشرق یا جنوب، شمال یا مغرب ہو سکتی ہے۔ لیکن اس بات پر مخصر ہے کہ ہم کہاں سے اسے دیکھ رہے ہیں۔

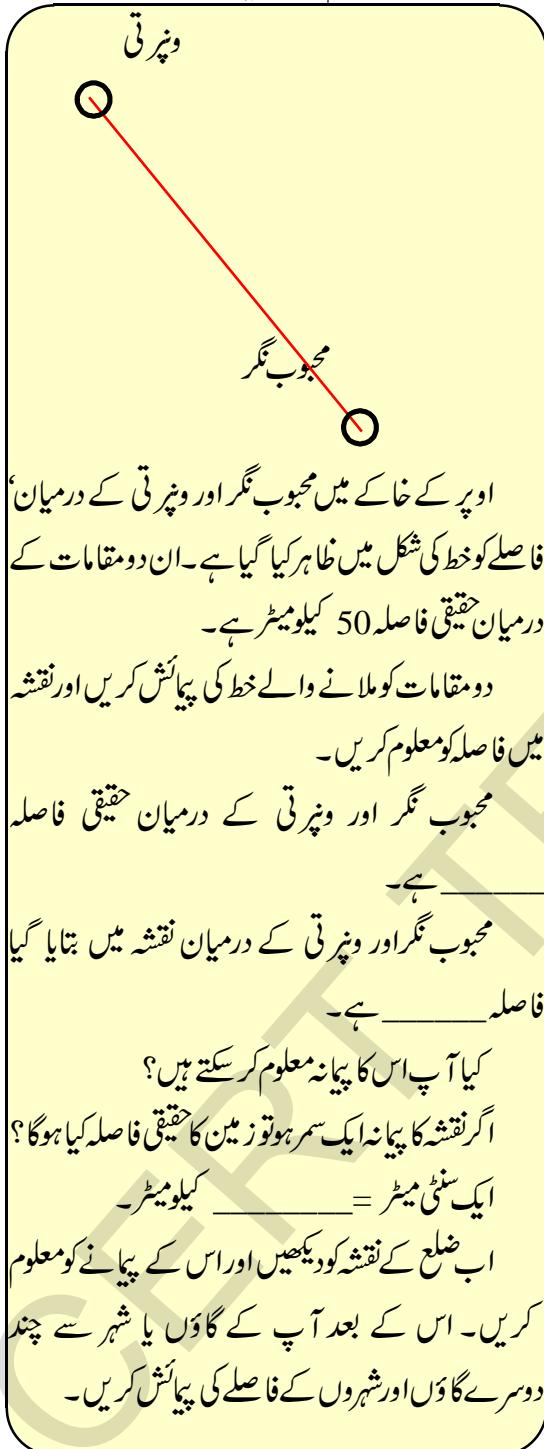
- اپنے کمرہ جماعت میں سمتوں کی نشاندہی کے لئے اسی طرح کی قطاریں بنائیں اور سوالات کریں۔

نقشہ پر سمتیں

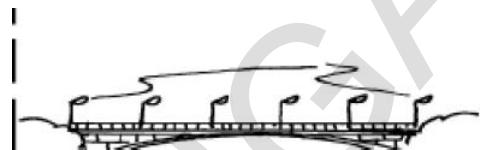
عام طور پر نقشے اس طرز پر بنائے جاتے ہیں کہ شمالی سمت نقشہ پر اوپری جانب ہو اور جنوبی سمت پھلی جانب، اس لیے مشرقی سمت دائیں طرف اور مغربی سمت باکیں طرف ہوتی ہے۔

چند مخصوص معاملات میں نقشے جنوب کو اوپر یا باکیں جانب رکھ کر مرتب کیے جاتے ہیں۔ تا ہم ان مخصوص حالات کا ذکر نقشہ پر کر دیا جاتا ہے اور شمالی سمت کی نشاندہی تیر کی علامت کے ذریعہ دی جاتی ہے۔

ہم دو مقاموں کے درمیان حقیقی فاصلے کو پیانے کے استعمال کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں۔



جب وہ واپس آئے لیلی پل اور روشنی کے کھمبوں کا خاکہ ایک کاغذ پر بنانا چاہتی تھی تاکہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جائے۔ جب اُس نے روشنی کے کھمبوں کو بنانا شروع کیا تو اس نے انھیں مساوی فاصلے پر اٹارنے کا خیال رکھا۔ پہلے کھمبے سے آخری کھمبے کا درمیانی فاصلہ 5 سنٹی میٹر تھا۔ اس کا خاکہ اصلی پل سے بہت چھوٹا تھا۔



شکل 1.5 لیلی کی جانب سے بنایا گیا پل کا خاکہ لیلی کے ماڈل میں روشنی کے کھمبے 1 سے روشنی کے کھمبے 6 تک جملہ فاصلہ کی پیمائش کریں۔ روشنی کے دو کھمبوں کے درمیان حقیقی فاصلہ کتنا ہے؟

خاکہ پر روشنی کے دو کھمبوں کے درمیان کا فاصلہ صرف سنٹی میٹر اور جملہ فاصلہ صرف سنٹی میٹر ہے۔ آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ لیلی نے روشنی کے کھمبوں کو مساوی فاصلے پر اٹارتا ہے۔

ہم برج (پل) کے اصلی فاصلے اور خاکے پر دیئے گئے فرضی فاصلے کے درمیان تعلق کو کس طرح بیان کر سکتے ہیں؟

خاکے پر 5 سنٹی میٹر کا فاصلہ = پل پر میٹر کا فاصلہ

خاکے پر 1 سنٹی میٹر کا فاصلہ = پل پر میٹر کا فاصلہ

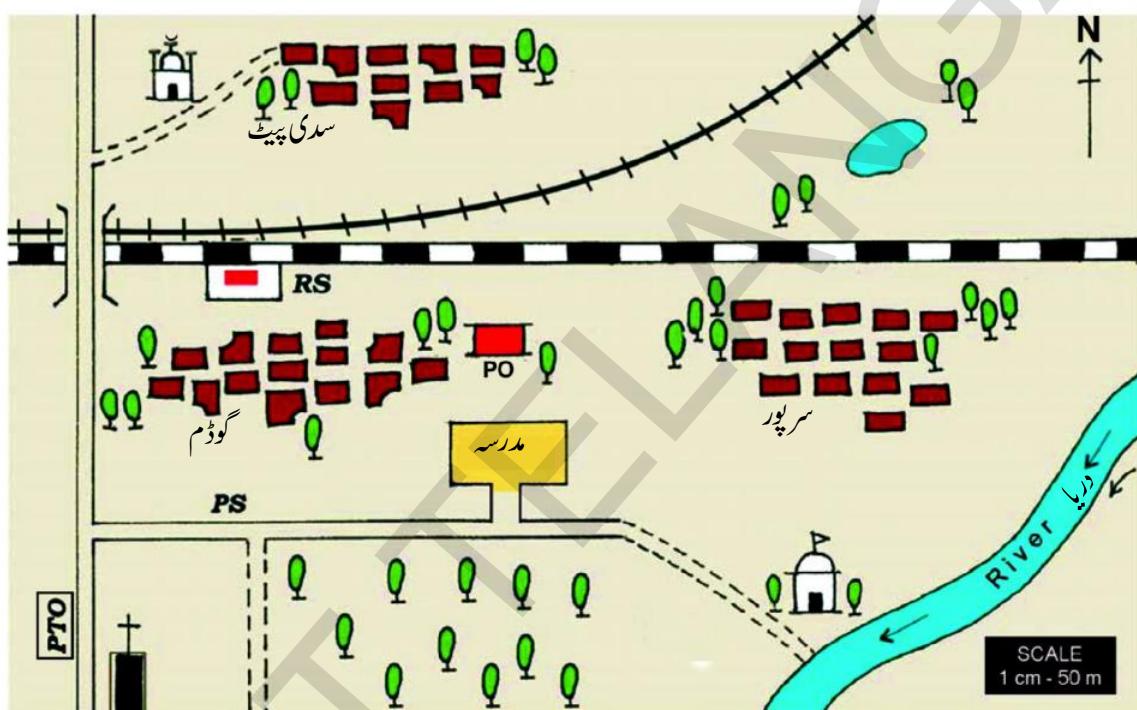
یا سکیل (پیانہ) کہلاتا ہے

ہم زمین پر اصلی فاصلہ بتانے کے لیے جو پیانہ استعمال کرتے ہیں، نقشہ میں اس کو کم کر دیتے ہیں۔

نقشوں میں استعمال کردہ پیانوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور

علامتین

آپ جانتے ہیں نقشوں میں چیزوں کو ان کی حقیقی شکل میں ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ نقشے بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم ایک اسکول یا بس اسٹاپ، یا ملکیہ کے گھر کو ان پر اُتار نہیں سکتے کیونکہ یہ نقشے پر بہت زیادہ جگہ لیں گے۔ اس لیے ہم ہمیشہ نقشے پر چیزوں کو علامتوں یا نشانوں کی مدد سے ظاہر کرتے ہیں۔ آپ نے



نقشہ 1 علامتوں کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے معلوم کرنے کے لیے نقشہ کا مطالعہ کریں

فہرست

درخت	RS	تالاب	پچی سرڑک	پکی سرڑک
مسجد	PTO	مندر	کلیسا	چھوٹی پڑیوں کی ریل کارستہ
ڈاک و تارکا دفتر	PS	ریلوے اسٹیشن	ڈاک گھر	بڑی پڑیوں کی ریل کارستہ
لیں اسٹیشن	PO			

مشغلہ:

مشرق کے مقابل کھڑے ہوں اور اپنے ہاتھوں کو پھیلا کیں اور سمتیں بتا کیں۔ (جیسے شمال، جنوب) دوبارہ اپنے چہرے کی سمت کو بد لیں اور عمل جاری رکھیں۔

کلیدی الفاظ

خاکہ
نقشہ
پیانہ
سمت

پچھلے صفحہ کے نقشہ کی بنیاد پر حسب ذیل سوالات

کے جواب دیجیے:

- چرچ کی کس سمت سے دریا بہہ رہی ہے؟
- سری پورم گاؤں کے جنوب میں موجود سڑک کی قسم کون سی ہے؟
- سری پورم کے قریب واقع ریلوے لائنس کی قسم کون سی ہے؟
- ریلوے اسٹیشن کی کس سمت پولیس اسٹیشن ہے؟
- ریلوے پٹری کے شمال میں واقع گاؤں کا نام بتلائیں؟
- تصور کیجیے آپ نقشہ میں بتائے گئے مدرسہ میں ہیں۔ اگر آپ مدرسہ سے باہر آئیں تو کس سمت کا سامنا کریں گے؟

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. مختلف قسم کے نقشے جمع کریں اور ان کا مطالعہ کریں۔ اگر آپ کو کوئی شکوہ و شبہات ہوں تو اپنے معلم سے معلوم کریں (AS5)
2. اپنے منڈل ہیڈ کوارٹر سے ضلع ہیڈ کوارٹر کے درمیان نقشہ میں دیے گئے فاصلے کی پیمائش کریں اور اس کو حقیقی فاصلے میں تبدیل کریں۔ (AS5)
3. کیوں زمین کے حقیقی فاصلے کو نقشہ میں کم کیا جاتا ہے؟ (AS1)
4. نقشہ وضع کرتے وقت علامتوں کی ضرورت کو تجھا کیں۔ (AS1)
5. نقشہ پر پانی کے مختلف خطوط، مقامات عبادت گاہوں اور عوامی دفتروں کو ظاہر کرنے والی علامتیں ڈرائیگ شیٹ پر اتار کر کرہ جماعت میں مظاہرہ کیجیے۔ (AS5)
6. اپنے گھر کا خاکہ بنائیں اور اسے نقشہ میں تبدیل کریں۔ (AS5)
7. آپ کے مشاہدے کے مطابق نقشہ کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟ (AS1)
8. صفحہ نمبر 6 کی تصویر کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے؟ (AS2)
9. اٹلس میں موجود مختلف نقشوں کا مشاہدہ کیجیے اور جدول میں تفصیلات درج کیجیے (AS3)

سلسلہ نشان	نقشہ کا نام	علامتوں کا استعمال	اہم خدوخال

9. منصوبہ

حسب ذیل ہدایتوں کے ذریعہ آپ کے کمرہ جماعت کا ایک نقشہ تیار کریں:

- (a) شمال کو مقابل رکھ کر پہلے آپ کے کمرہ جماعت میں چار سمتوں کو معلوم کریں۔
- (b) تمام دیواروں، دروازوں، کھڑکیوں، تختہ سیاہ اور الماریوں وغیرہ کی ایک فہرست بنائیں جو آپ نقشہ پر بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں ہر ایک کے لیے ایک علامت بنائیں۔
- (c) جو آپ بنانا چاہتے ہیں اُن دیواروں اور اشیا کے مقاموں کے ساتھ کمرہ جماعت کے نقشہ کا خاکہ بنائیں۔ شمالی دیوار کو خاکہ کے اوپر رکھنے کا خیال رکھیں۔
- (d) اب آپ چھوٹے گروپوں میں تقسیم ہو جائیں اور اسکیل کی مدد سے ہر دیوار کی لمبائی ناپیں۔ نقشہ کے خاکہ کے فاصلوں کو دیکھیں۔
- (e) مناسب پیانے کو منتخب کرتے ہوئے کمرہ جماعت کا نقشہ بنائیں۔ یہ ایک میٹر کے لیے ایک سنٹی میٹر ہونا چاہیے۔ اس طرح اگر ایک دیوار 7 میٹر لمبی ہے تو آپ کاغذ پر 7 سنٹی میٹر کی لائیں بنائیں۔
- (f) باہری دیوار بنانے کے بعد، کھڑکیوں اور دروازوں کی علامتیں صحیح جگہوں پر بنائیں۔ اس کے بعد دیگر اشیا جیسے الماریوں، تختہ سیاہ، میزو وغیرہ کے لیے علامتیں بنائیں۔
- (g) نقشہ میں جن علامتوں کو آپ نے استعمال کیا ہے اُن کی ایک فہرست بنائیں اور پیمانہ بھی بتائیں۔
- (h) اپنے بنائے ہوئے نقشہ کی آپ کے دونوں کے بنائے ہوئے نقشہ سے جانچ کریں اور اگر کوئی غلطیاں ہوں تو انھیں درست کر لیں۔

باب

2

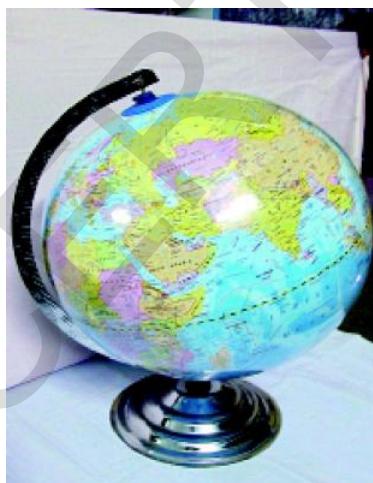
گلوب - زمین کا ایک نمونہ

ایک شام عمران اور اسماعیل چاند لیکھ رہے تھے۔ عمران نے پوچھا ”اگر میں چاند پر جاؤں تو زمین کی دکھائی دے گی؟ میں وہاں سے کیا دیکھ سکتا ہوں؟“؟ اسماعیل نے اس سے کہا کہ یہ ہم انتزاعیت سے آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ بعد میں اس نے اسے زمین کی چاند سے لی گئی چند تصویریں دکھائیں۔ یہ اس طرح دکھائی دیتی ہے۔

♦ کیا آپ بتاسکتے ہیں زمین کا نصف حصہ تصویر
میں کیوں دکھائی نہیں دے رہا ہے؟

زمین گیند کے مانند ہے
اس تصویر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ زمین کی شکل چاند
کی مانند ہے۔

چند گلوب کمرہ جماعت میں لا کئیں۔ پانچ، چھ بچوں کے
ایک گروپ کے پاس ایک گلوب ہو۔ گلوب زمین کا ایک
نمونہ ہے۔ یہ زمین کی شکل، زمین، پانی، برعظموں اور
بجرا عظموں اور دنیا کے ممالک کو ظاہر کرتا ہے۔



شکل 2.2 گلوب



شکل 2.1 زمین کا چاند پر ابھار
کیا زمین نیلے چاند کی طرح نہیں دکھائی دیتی؟ یہ نیلی اس
لیے دکھائی دیتی ہے کہ زمین کا ایک بڑا حصہ سمندروں سے
ڈھکا رہتا ہے۔ اوپر کی تصویر میں ہم زمین کے صرف ایک
ہی حصہ کو دیکھ سکتے ہیں جس پر سورج کی شعاعیں پڑتی
ہیں۔

اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ زمین کی شکل گیند کی طرح کرہ نما ہے۔ اٹلی کا سیاح کومبیس 1492ء میں ہندوستان کی تلاش میں یورپ سے لکلا۔

- گلوب کو دیکھیے اور اور دیکھیے کہ وہ کس طرح امریکہ پہنچنے کے لیے سفر کیا اور وہ ہندوستان پہنچنے کے لیے کس طرح جاسکتا تھا۔

سمندر اور برا عظیم
جیسا کہ آپ گلوب پر دیکھ سکتے ہیں۔ زمین کی زیادہ تر سطح بحر عظیموں کی شکل میں پانی پر مشتمل ہے۔ اگر آپ ساحلی گاؤں جائیں گے تو آپ سمندر کا مشاہدہ کر پائیں گے۔

- کیا آپ سمندر کے بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں یا سمندر کی تصویر اُتار سکتے ہیں؟
- کیا آپ جانتے ہیں سمندر کے پانی اور جو آپ پیتے ہیں اس پانی میں اہم فرق کیا ہے؟

سمندر اور بحر اعظم سیکڑوں اور ہزاروں کیلومیٹر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے تاحد نظر پانی! آپ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کشیوں کی مدد سے سفر کر سکتے ہیں اس کے لیے آپ کو کئی دن یا مہینے بھی لگ سکتے ہیں۔

- ایک بحر اعظم جو برف کی طرح محمد ہو گیا ہے اس کا نام معلوم کریں؟
 - گلوب دیکھیے اور چار بڑے بحر عظیموں کے نام لکھیے۔
- | | |
|-------|---|
| | 1 |
| | 2 |
| | 3 |
| | 4 |

- ہر طالب علم اپنے ہاتھ میں گلوب کو لے اور اسے غور سے دیکھے۔ زمین کس طرح گردش کرتی ہے اس کا مشاہدہ کریں؟
- شمالی قطب، جنوبی قطب اور خط استواء کی نشان دہی معلم کی مدد سے کریں۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ زمین گیند جیسی کرہ نما ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ کس طرح لوگ اس پر کھڑے ہوتے ہیں؟ گلوب کے مختلف حصوں پر کھڑی ہوئی تصویریں لگائیے۔ یا اس طرح دکھائی دیتی ہے جیسے اس کے نچلے حصے پر کھڑا شخص سر کے بل کھڑا دکھائی دے گا۔ یا وہ شخص جو اس کے نیچے میں کھڑا ہے زمین سے ابھی نیچے گرتا ہوا دکھائی دے گا۔ ہم زمین سے کبھی نہیں گرتے کیونکہ زمین ایک طاق تو رہنا طیس کا کام کرتی ہے۔ جو ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہے۔ دراصل ہم صرف زمین پر گرتے ہیں اور زمین سے کبھی نہیں!

کرہ نما شکل
draصل زمین مکمل کرہ جیسی نہیں ہے اور مکمل گول نہیں۔ یہ دونوں شمالی اور جنوبی قطب میں تھوڑی سی دبی ہوئی ہے اور نیچے میں گول خط کو جسے خط استواء کہا جاتا ہے تھوڑی سی اُبھری ہوئی ہے۔ تاہم یہ بہت تھوڑا اسہا ہے اس لیے زیادہ تر گلوب اور نقشے اسے کبھی نہیں بتاتے۔

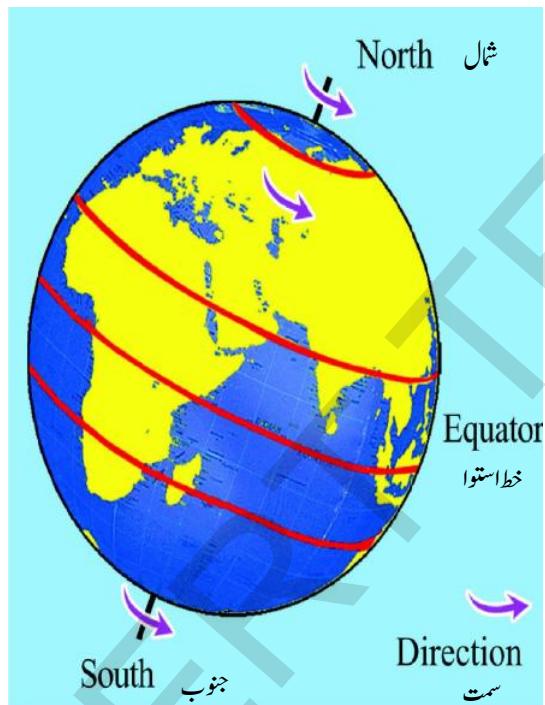
زمین کی شکل سے متعلق دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایک جگہ سے ایک سمت میں سفر کرتے رہیں تو پچھے پلٹے بغیر سفر کرنے پر ہم اُسی جگہ پر واپس آجائیں گے! گلوب پر اس کی کوشش کریں۔ کسی ایک مقام سے شروع کریں اور اُسی خط پر چلتے رہیں اور دیکھیں کہ آپ جہاں سے چلتے اُسی مقام پر واپس آگئے ہیں۔

زمانہ قدیم میں ہندوستان اور یورپ کے سامنہدان

گلوب پر سمتیں

سابقہ سبق میں آپ چار سمتوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ آپ شمالی اور جنوبی قطب کو معلوم کر سکتے ہیں۔ دائیں جانب شرق اور باکیں جانب مغرب ہے۔ زمین ہر روز مغرب سے مشرق کی جانب گردش کرتی ہے۔ کیا آپ گلوب کو گھما سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوتا ہے؟

آپ نے گلوب پر قطبین کا مشاہدہ کیا ہے۔ قطب زمین کے کنارے دو مقابل ہے ہیں۔ اگر آپ دو قطبیں کو جوڑتے ہوئے۔ ایک خیالی خط زمین کے بیچ سے گذرتے ہوئے بنائیں تو یہ وہ محور یا خط ہوگا جس کے اطراف پوری زمین گردش کرتی ہے۔ قطب وہ حصے ہیں جو گردش کے محور کے اختتام پر ہوتے



شکل 2.3 گردش کا محور

اس کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے گلوب پر خط استوایے سے قطب تک مختلف رنگوں کے تین یا چار نقطے لگائیں۔ اب گلوب کو گھمائیے اور مشاہدہ کیجیے۔

- ان میں کون سابق سے بڑا برا عظم ہے۔ اس کے نیچے خط کھینچئے۔

فطری طور پر ہم ان برا عظموں پر زندگی نہیں گزار سکتے۔ ہم زمین پر رہتے ہیں۔ گلوب پر آپ زمین کے بڑے حصے دیکھ سکتے ہیں۔ جنہیں برا عظم کہا جاتا ہے۔ یہ سات اہم برا عظم ہیں۔

- ان برا عظموں کے نام معلوم کریں اور انہیں نیچے لکھیں۔

- 1
- 2
- 3
- 4
- 5
- 6
- 7

- ان برا عظموں میں سے ایک قدرتی طور پر برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس کا نام اور مقام معلوم کریں۔

کیا یہ کوئی دلچسپ بات نہیں کہ زمین کے شمالی اور جنوبی قطب برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ شمالی قطب میں محمد برا عظم (آرکٹک) اور جنوبی قطب پر برف کا انبار ہے! یہ انتارٹک برف کی ڈھال کہلاتا ہے۔

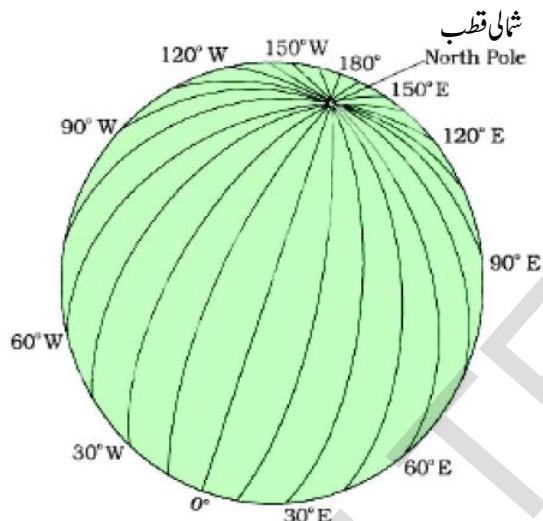
- اب ہندوستان کو دیکھیے۔ اس برا عظم کا نام بتلائیں، جس میں ہندوستان واقع ہے۔
- اسی طرح اُن ممالک کو دیکھیے جن کے بارے میں آپ نے سنائے۔

گاؤں قصبے اور شہر برا عظموں پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ اس زمین پر واقع ہوتے ہیں جہاں آپ پہاڑ، وادیاں، زراعت، کانیں، کارخانے وغیرہ دیکھ سکتے ہیں۔

اطراف دیکھئے ان برا عظموں کو لکھیے جو اس سے گذر رہے ہیں۔ شمالی و جنوبی کرہ کی بھی شناخت کیجیے۔ ہندوستان کس نصف کرہ میں واقع ہے؟ کس نصف کرہ میں زمین کی نسبت پانی زیادہ ہے؟

طول البدل

یہ لکیریں ایک قطب سے دوسرے کی طرف جاتی ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ عرض البدل کے بخلاف یہ لکیریں مساوی لمبائی رکھتی ہیں۔ ان میں دو اہم طولِ البدل ہوتے ہیں۔ گرین ویچ طول بلد جسے صفر درجہ طولِ البدل اور بین الاقوامی خطِ نصف النہار بھی کہا جاتا ہے۔ ہم اگلی جماعتوں میں ان لکیروں کے بارے میں مزید جانکاری حاصل کریں گے۔



شکل 2.5 گلوب پر طولِ البدل

عرض البدل اور طولِ البدل کی ایک جال بناتے ہیں جو نقشہ کا احاطہ کرتے ہیں اور ہمیں مقامات کی نشان دہی میں مدد دیتے ہیں۔ اگر آپ کسی مقام کے عرضِ البدل اور طولِ البدل کو جانتے ہیں تو گلوب یا نقشہ میں اسے بآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ

- عرضِ البدل
- طولِ البدل
- بین الاقوامی خطِ نصف النہار
- محور

آپ نے دیکھا ہو گا کہ اگر آپ ایک نقطہ صرف قطب پر لگاتے ہیں تب یہ بالکل نہیں گھومتا بلکہ وہ اپنی ہی جگہ پر رہے گا۔ اگر خطِ استوا پر نقطہ لگایا جائے تو کیا ہو گا؟

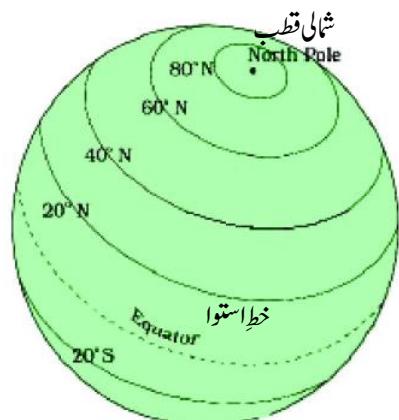
گلوب پر لکیریں

آپ گلوب پر چیخی گئی آڑی ترچھی لکیریں دیکھ سکتے ہیں۔ چند شمالی قطب سے جنوبی قطب جاتی ہیں۔ جب کہ دوسری زمین کے اطراف مغرب سے مشرق کی طرف جاتی ہیں۔ یہ خیالی لکیریں گلوب اور نقشہ وضع کرنے والے بناتے ہیں۔ یہ کس طرح بنائی جاتی ہیں ہم اگلی جماعتوں میں دیکھیں گے۔ اب ہم بہت ہی اہم لکیروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

گلوب پر چیخی گئی فرضی لکیریں جنہیں عرضِ البدل اور طولِ البدل کیا جاتا ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ قطبین کے متعلق قدیم ہندوستانی سامنہ دان جیسے آریہ بھٹاو غیرہ کو مل فہم حاصل تھا اور وہ مقامات کی نشاندہی کے لیے ان اصطلاحوں کا استعمال کرتے تھے۔

عرضِ البدل

یہ لکیریں ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف بنائی جاتی ہیں۔ کیا آپ ان لکیروں کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟ ان لکیروں کی لمبائی کا مقابلہ کیجیے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں ان تمام کی لمبائی مساوی ہو گی؟

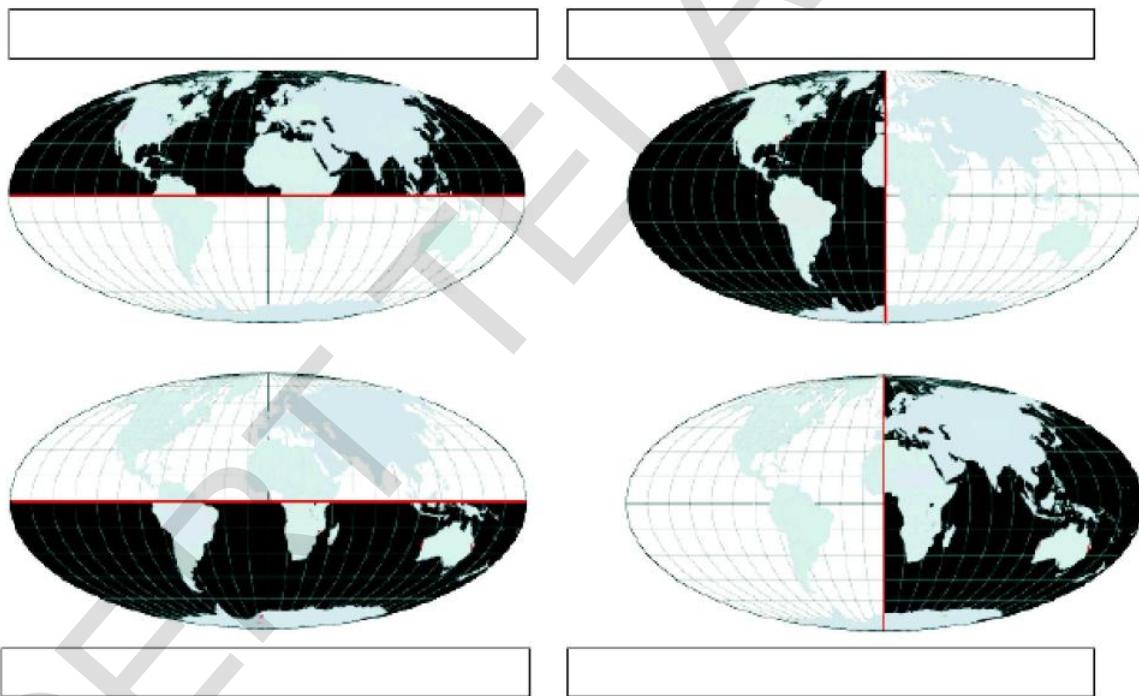


شکل 2.4 گلوب پر عرضِ البدل

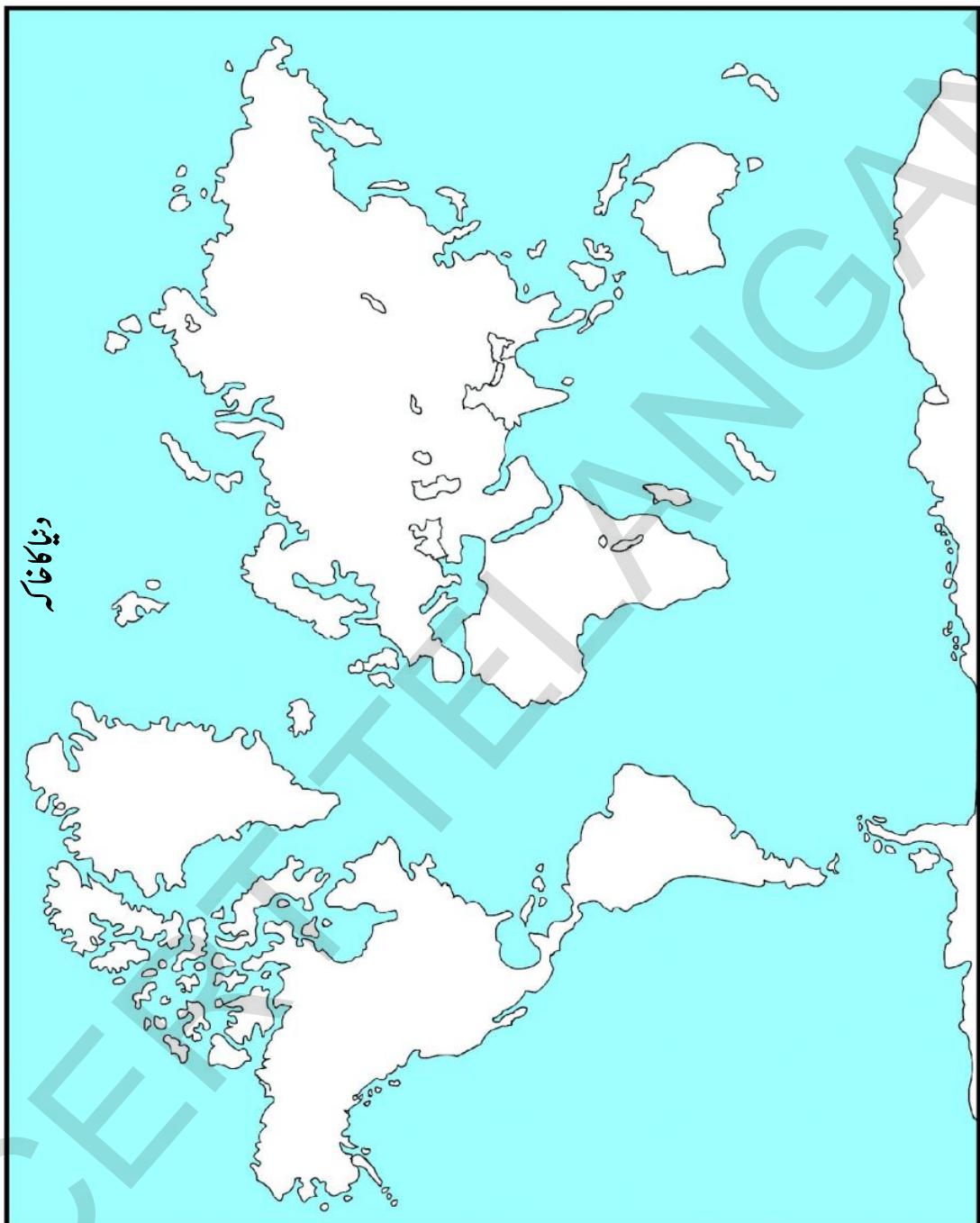
ان لکیروں میں سب سے بڑی لکیر کو خطِ استوا کہا جاتا ہے۔ یہ گلوب کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ یہ دو مساوی حصے نصف کرہ کہلاتے ہیں۔ خطِ استوا کی شناخت کیجیے اور اس کے

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. اگلے صفحہ پر دنیا کے نقشہ کا ایک خاکہ ہے۔ برا عظموں اور برجا عظموں کی شناخت کیجیے۔ اور ان کے نام لکھیے۔ اس کے بعد نقشہ میں مناسب رنگ بھریے۔ اہم عرض بلدوں کے نام لکھیے۔ (AS5)
2. رحیم کہہ رہا ہے کہ ”زمین چٹی ہے“ آپ کیا کہتے ہیں؟ (AS1)
3. سلمی چوڑی کو لوکی طرح گھمارہ ہی ہے۔ آپ کو یہ شکل کیسی دکھائی دے گی؟ (AS1)
4. کلمبس جیسے دوسرے سیاحوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے۔ (AS3)
5. گیند کی سطح پر عرض البلد اور طول البلد بنائے۔ (AS5)
6. سورج یمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ کیوں؟ وجہ معلوم کیجیے۔ (AS1)
7. نقشہ یا گلوب پر ہم خیالی لکیریں کیوں بناتے ہیں؟ (AS1)
8. ذیل کی تصاویر کا مشاہدہ کریں اور خانوں میں سایہ دار صفحہ کرہ کا نام لکھیں۔ (AS5)



9. سائنس دانوں اور ملاحوں نے زمین کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کیا کاوشیں کیں؟ (AS6)
10. صفحہ نمبر 14 پر دیئے گئے دنیا کے نقشہ میں برا عظموں اور برجا عظموں کی نشاندہی کیجیے۔ (AS5)



باب

3

حصہ (الف)

زمین، جس پر ہم رہتے ہیں نہ مکمل مسطح ہے اور نہ ہی یکسانیت رکھتی ہے۔ بلکہ اس کی مختلف شکلیں اور بلندیاں ہیں۔ بعض مقامات پر پہاڑوں اور کوہستانوں کی تشکیل کے لیے بلندی اختیار کرتی ہے جو شدید ڈھلانوں والے ہوتے ہیں اور بعض مقامات پر بڑے وسیع ہموار خطوط اور نیچی علاقوں بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سفر کے دوران دیکھا ہوا کہ مختلف مقامات کی بلندی الگ الگ ہوتی ہے۔ ان ہی کوئی خط کی خدوخال کہا جاتا ہے۔

اضلاع میں پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ عادل آباد، نزل، میں ستاملاسلے، محبوب گنر، ناگر کرنول میں بالا گھاٹ سلسلے، وقار آباد میں انتت گری پہاڑی سلسلے، پداپلی، جنے شنگر میں کندیگل اور جگتیال میں راکھی پہاڑی سلسلے کہلاتے ہیں۔ انھیں نقشہ میں دیکھئے۔

سطح مرتفع بھی بلند زمینی خطے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ خطے اپنی بلندی کے باوجود کافی مسطح ہوتے ہیں۔ ان میں پہاڑ بھی واقع ہوتے ہیں اور کئی مقامات پر نشیب و فراز ہوتے ہیں لیکن پہاڑوں کی طرح سیدھے اور شدید ڈھلان نہیں پائے جاتے ہیں۔ دکن کا سطح مرتفع ہندوستان کا سب سے طویل سطح مرتفع ہے۔

دکن سطح مرتفع مغربی جانب کافی اونچا اور گہر اکنارہ رکھتا ہے جسے مغربی گھاٹ کہتے ہیں۔ تلنگانہ سطح مرتفع خود دکن سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے اور اس کی ڈھلان مشرقی جانب ہے۔ چونکہ تلنگانہ کا بڑا حصہ سطح مرتفع میں شامل ہے اس لئے اسے تلنگانہ سطح مرتفع سے موسم کیا جاتا ہے۔

سطح زمین کی شکل کے لحاظ سے زمین کے تین اہم اشکال ہیں۔ پہاڑ، میدان اور سطح مرتفع۔ آپ نے کئی قسم کے پہاڑ یا پھر پہاڑی سلسلے دیکھے ہوں گے۔ پہاڑ انتہائی بلند ہوتے ہیں اور شدید ڈھلان والے ہوتے ہیں اور ہموار سطح زمین ان پر انتہائی کم پائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے نقشہ میں ہالیہ، اروالی، وندھیا، سست پڑا پہاڑیاں دیکھئے۔ یہ ہمارے ملک کے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔

ہماری ریاست میں بھی عادل آباد، نزل، جگتیال، پداپلی، جنے شنگر، وقار آباد، محبوب گنر، ناگر کرنول اور بھدرادری



شکل 3.1 پہاڑیاں



شکل 3.2 میدان

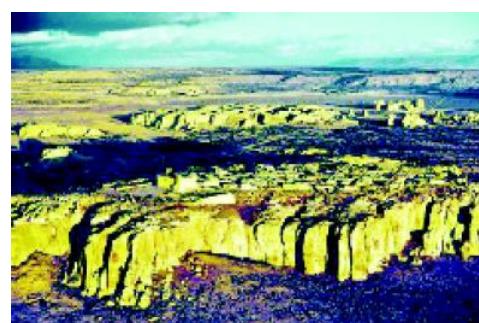
ساحلی میدان کے تحت آتے ہیں۔

سطح زمین کی طبی خصوصیات جیسے پہاڑ، سطح مرتفع اور میدان وغیرہ کو ارتقائی خصوصیات کہتے ہیں۔ تلنگانہ ریاست مختلف ارتقائی خصوصیات رکھتی ہے۔ صفحہ نمبر 17 کا نقشہ 1 دیکھئے۔ ہماری ریاست کے مغرب میں تلنگانہ کا بالائی سطح مرتفع واقع ہے۔ گوداوری اور کرشا ندیاں اس سطح مرتفع سے مشرقی جانب بہتی ہیں۔ تلنگانہ کا باقیہ حصہ نچلے سطح مرتفع کہلاتا ہے جس کی ڈھلان مشرق کی جانب ہے۔ جڑواں شہر حیدر آباد اور سکندر آباد، سنگاریڈی، محبوب نگر اور نلکندھ ٹاؤن تلنگانہ سطح مرتفع کے بالائی حصے میں واقع ہے جبکہ ورنگل، کریم نگر ٹاؤن نچلے تلنگانہ سطح مرتفع میں واقع ہیں۔ ان اسباب میں ہم ان زمینی اشکال اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کے طرز زندگی اور ہن سہن کے متعلق مزید معلومات حاصل کریں گے۔

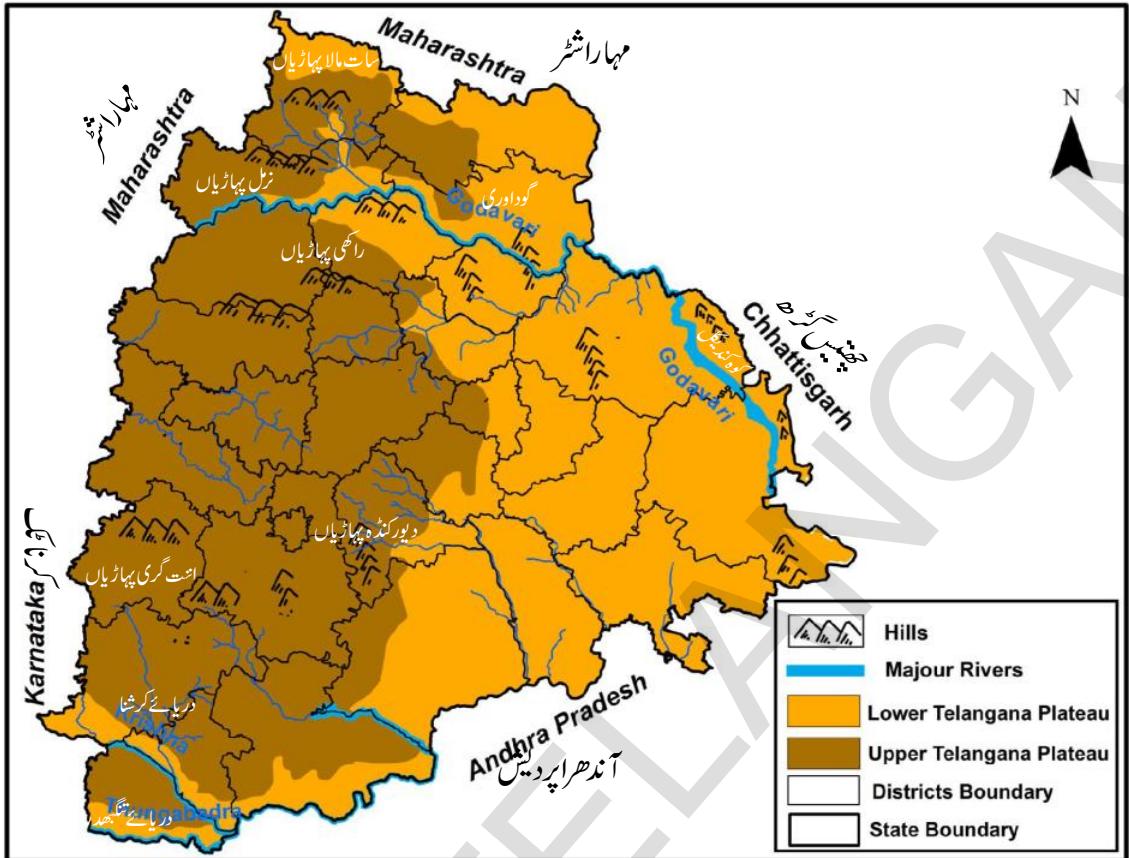
☆ پہاڑ، سطح مرتفع اور میدان کی تصاویر دیکھئے اور ان میں سے کوئی آپ کے علاقے سے مشابہت رکھتی ہے۔

☆ تلنگانہ کا نقشہ دیکھئے اور معلوم کیجئے کہ یہاں تلنگانہ سطح مرتفع کے بالائی یا پھر نچلی جانب واقع ہیں۔ بحدرا چلم، بھونگیر،

دوسری جانب میدان تھوڑے سے ڈھلان کے ساتھ ایک ہموار زمینی خطے ہوتے ہیں۔ میدانوں کی تشکیل بڑی ندیوں کے کچھڑا اور گار کے جمع ہونے کے سبب ہوتی ہے۔ پنجاب میں میدانوں کی تشکیل سندھ اور اس کی معاون ندیاں سے ہوتی ہیں۔ گنگا ندی اتر پردیش، بہار اور بنگال ریاستوں میں پھیلی ہوئی ہے اور اس سے گنگا میدان تشکیل پاتا ہے۔ ان دونوں بڑے میدانوں کو گنگا۔ سندھ میدان کہتے ہیں۔ مشرقی ساحلی میدان ہندوستان کے ساتھ خلیج بنگال کے ساحل پر واقع ہیں۔ ان میدانوں میں ٹاماناڑو، آندھرا پردیش، اڑیشہ، مغربی بنگال کا بڑا حصہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے مغربی جانب مغربی ساحلی میدان واقع ہیں۔ ان ریاستوں کی نشاندہی کیجئے جو مغربی



شکل 3.3 سطح مرتفع کا زمینی خطہ



ساحلی میدانوں میں مشکل بنتا ہے؟ (شکل 3.4)

سمندر میں داخل ہونے سے قبل یہ دریائیں کئی نالوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں اور ان علاقوں میں ریت اور چکنی مٹی کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے ڈیلٹا کی تشکیل دیتی ہیں۔ یہ عموماً مشکل نہ ہوتا ہے۔ ہر سال سیلابی پانی اپنے ساتھ مٹی، درختوں کے سڑے لگے پتے (فرسودے پتے، پودے وغیرہ) کو ان علاقوں میں لاتا ہے۔ اس طرح ہر سال سیلابی پانی ڈیلٹا کی مٹی کو زخمی بناتا ہے۔

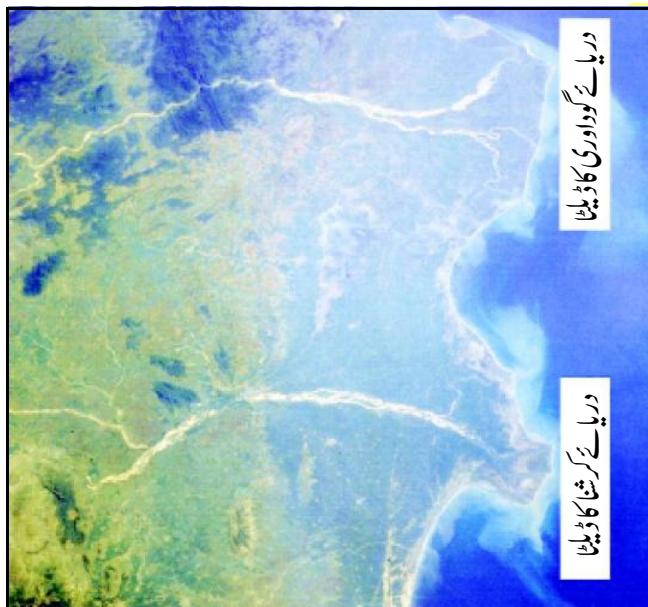
سدی پیٹ، منتحانی، منیریال، شادگنر، سرسلا، چنور، کاماریڈی، وقار آباد۔

☆ کونسے اضلاع میں انت گری پہاڑیاں، دیور کنڈہ پہاڑیاں، سرناپلی پہاڑیاں واقع ہیں۔

ڈیلٹا

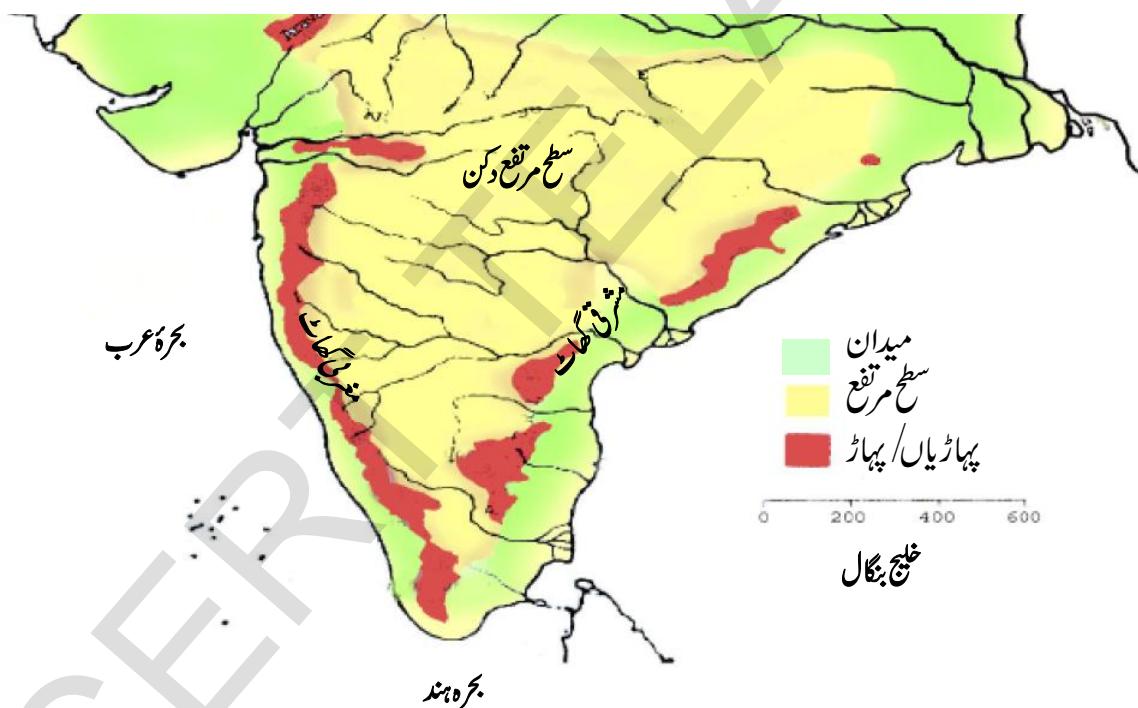
تلگانہ کی دو اہم دریائیں گوداوری اور کرشنا مغربی گھاٹ سے بہتی ہیں۔ دریائے گوداوری تلگانہ میں نزل ضلع کے باسر میں داخل ہوتی ہے۔ ان دریاؤں میں سطح مرتفع کی کئی دریائیں ضم ہو جاتی ہیں اور جنمی طور پر ڈیلٹا بناتے ہوئے مغربی بہگال میں جاگرتی ہیں۔

کیا آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ یہ دوندیاں مشرقی



- ☆ آپ کے خیال میں دریاؤں پر بننے والی ڈیلٹا کی مٹی کو اس طرح منتاثر کرتے ہیں۔
- ☆ ہندوستان کے دیگر ڈیلٹاوں کے نام معلوم کیجئے۔
- ☆ کرشنا اور گوداواری سے ملنے والی کم ازکم دو دریاؤں کے نام معلوم کیجئے۔
- ☆ دریائے گوداواری پر واقع وسیع ڈیم کے مقام کی نشاندہی کیجئے۔
- ☆ کیوں میدک ضلع میں طویل ڈیم کی تعمیر ممکن نہیں ہے؟

شکل 3.4 کرشنا اور گوداواری ڈیلٹا کی سیٹلائٹ تصویر



نقشه 2: ہندوستان کے جنوبی زمینی اشکال

باب

3

حصہ (ب)

دریائے کرشا کے ڈیلٹا کا ایک گاؤں پناما کورو

ہم ڈیلٹا کے گاؤں میں لوگوں کی طرز زندگی دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے ہم نے وجہ واڑہ سے سفر کا آغاز کیا اور اویور ٹاؤن جا پہنچے۔ یہاں کی زمین ہموار مسطح ہے۔ اس میں کوئی نمایاں نشیب و فراز نہیں ہیں۔ ہم نے کئی نہروں اور نالوں کو پار کیا۔ جن کے دونوں طرف ہرے بھرے درختوں کی قطاریں تھیں۔

نہر بندر



شکل 3.5 پناما کورو کے میدانی خلے

پرکاشم ڈیم

شہر وجہ واڑہ کرشا ڈیلٹا کے ابتدائی سرے پر دریا کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ 1853ء میں انگریزوں نے وجہ واڑہ کے قریب دریائے کرشا پر ایک بندھ تعمیر کیا جسے اب پرکاشم ڈیم کہا جاتا ہے۔ اس بندھ سے پانی کو نہروں کے ذریعے کھیتوں میں موڑا جاتا ہے اور تقریباً ابارہ لاکھا میکاراضی سیراب ہوتی ہے۔

پناما کورو پہوچنے کے لیے اویور سے تقریباً تین کلومیٹر کی مسافت کے بعد ہم نے نہر بندر کو عبور کیا۔ وجہ واڑہ میں دریائے کرشا کے پرکاشم ڈیم سے نہر بندر شروع ہوتی ہے۔ یہ نہر گاؤں کے شمال مغرب سے شروع ہو کر جنوب مشرق کی جانب بہتی ہے۔ اس نہر کے پانی کو چھوٹے چھوٹے نالوں کے ذریعے کھیتوں میں پہنچایا جاتا ہے۔ پناما کورو گاؤں،

دریائے کرشا (جو گاؤں کے مغربی سمت چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے) اور نہر بندر کے درمیان واقع ہے۔



شکل 3.6 بندر کanal کے کنارے واقع جھونپڑیاں

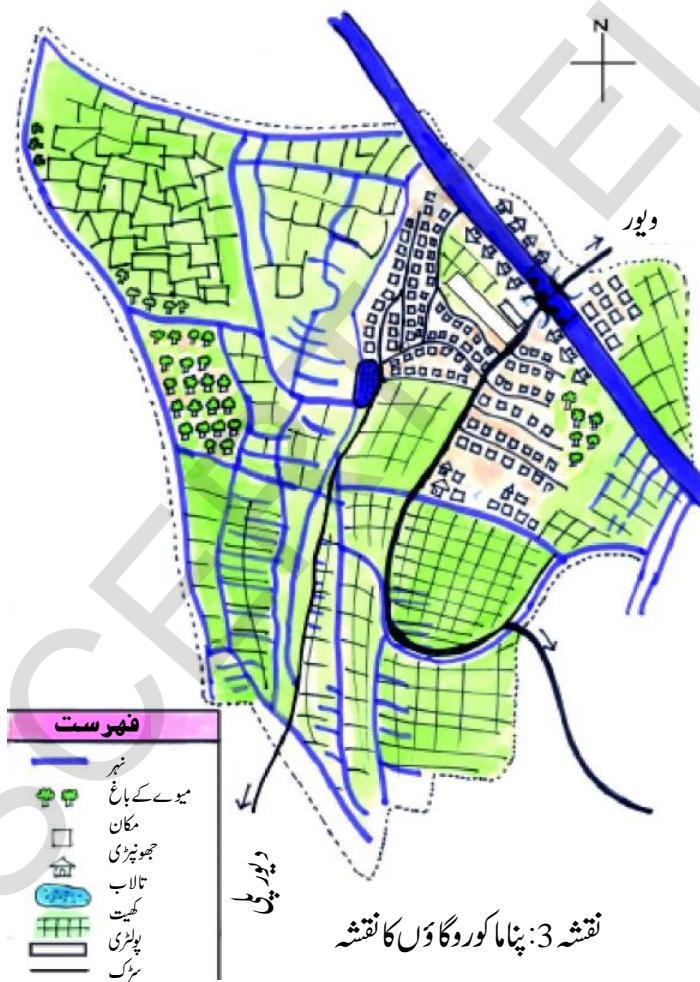
مٹی

پناما کو رو میں زمین زیادہ تر زرخیز سیلانی کالی مٹی کی ہے۔ وہ مٹی جو دریاؤں کے تلچھت اور گارے سے بنتی ہے سیلانی مٹی یا Ondru Bhoomi کہلاتی ہے۔ یہ مٹی وزنی اور زیادہ رطوبت کو سہارنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس میں کشیر مقدار میں مقویٰ اجزا پائے جاتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں ایسی زمینوں میں فصلوں کی کاشت اچھی ہوتی ہے؟

بیہاں 15 فیٹ کی گہرائی تک کالی ریگڑ کی مٹی پائی جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ چکٹنے کی صلاحیت اور رطوبت کو کافی عرصے تک برقرار رکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ جب یہ مٹی خشک ہو جاتی ہے تو اس میں شگاف پڑتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوپری پرتلوں کی مٹی شگافوں میں پڑ جاتی ہے۔ اس طرح مٹی کے اوپر نیچے ہونے کا عمل خود بخود ہوتا ہے جسے Self Ploughing کہا جاتا ہے۔ اس عمل سے مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ گاؤں کے چند حصے جو دریا کے قریب مغرب اور جنوب میں ہیں ریتیں مٹی رکھتے ہیں۔

اس علاقے کی زیادہ تر مٹی زرخیز ہوتی ہے اور اگر پانی دستیاب ہو تو ہر سال دو سے تین فصلوں کی کاشت ممکن ہے۔

- مٹی میں رطوبت کی سطح اور فصل کی پیداوار میں کیا تعلق ہے؟
- نہر، سڑک، گاؤں کے مرکز، مکانات اور جھونپڑیوں کی شناخت کرنے کے لیے گاؤں کے نقشہ کو دیکھیے۔
- پناما کو رو گاؤں کے نقشہ میں بندر نہر سے لیے گئے کھیتوں کے نالوں کو دیکھیے کہ اور دیکھیے وہ کس سمت بہرہ ہے ہیں۔
- اُس حصے کو ہلاک سارنگ کریں جسے آپ سمجھتے ہیں کہ نہروں کے ذریعہ سیراب کیا جاتا ہے۔



طوفان اور سیلاپ

صلع کرشا ہماری ریاست کے شدید سیلاپ زدہ اضلاع میں سے ایک ہے۔ ہر چند برسوں میں جب شدید بارش ہوتی ہے تو پانی کے ذخیرہ بھر جاتے ہیں تو زائد پانی کی نکاسی لازمی ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہ پانی سیلاپ کی صورت میں نیشی گاؤں اور دیہاتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ سیلاپ عموماً تباہ کن ہوتے ہیں۔ مگر بھی کھاری یہ پیداوار میں اضافے کا باعث بھی بنتے ہیں۔ طوفانوں کے باعث بھی سیلاپ آتے ہیں۔ یہ طوفان سمندروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے ساتھ شدید بارش اور تیز رفتار ہوا میں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے درخت اور کچے مکانات گرجاتے ہیں۔ پناما کورو کے لیے یہ خوش بختی کی بات ہے کہ یہ گاؤں بند سطح پر واقع ہے جس کی بناء پر 1997، 2006 اور 2009 کے بدترین سیلابوں کی بربادی سے بچا رہا۔

- کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ ”سیلاپ کیسے فائدہ مند یا نقصانہ یادوں ہو سکتے ہیں؟“
- اپنے بزرگوں سے ماضی کے بڑے بڑے سیلابوں کے بارے میں اور اس وقت کی دشواریوں کے بارے میں معلوم کیجیے۔
- سیلابوں اور طوفانوں سے ہونے والے نقصانات کو ہم کس طرح گھٹا سکتے ہیں؟

فصلیں

تمام ساحلی میدانوں اور خصوصاً صلع کرشا میں دھان کی کاشت زیادہ کی جاتی ہے۔ اکثر زمینات میں جو نیشی علاقوں (Pallam) میں ہوتے ہیں دھان کی کاشت کی جاتی ہے۔ بارش کے آغاز کے وقت یعنی جون اور جولائی کے مہینوں میں دھان کو خم ریزی کی جاتی ہے۔ جسے Salva کہتے ہیں۔ اس عمل کے لیے عام طور پر چھوٹی کیاریاں بنائے کر اس میں خم ریزی کی جاتی ہے۔ دھان کے پودے (بجوے) اُنگنے کے بعد انہیں اکھاڑ کر اصل کھیتوں میں پار پوڈکاری (منتقل کرنے کا کام) کی

کو نہر کے پانی سے سیراب کرنا مشکل ہے۔ ایسی جگہوں پر کسان بورو میل کا استعمال کرتے ہیں۔

پناما کورو گاؤں دریائے کرشا کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں 15 سے 25 فیٹ کی گہرائی میں زیر زمین پانی دستیاب ہوتا ہے۔ اس لیے یہاں بورو میل کی کھدائی کم خرچ میں ہوتی ہے۔ سارا علاقہ بر قیا ہوا ہونے کی وجہ سے بورو میل کے لیے بچلی سے چلنے والے زیر آب موڑوں کا استعمال عام ہے۔



شکل 3.7 ایک بورو میل دھان اور گنے کے کھیتوں کو

سیراب کرتے ہوئے

حالیہ برسوں میں اوپری سطح والی زمینات کو سیراب کرنے کے لیے بورو میل سے آپاٹی کرنے کا رواج زیادہ مشہور رہا ہے۔ کیونکہ ان زمینات کو نہروں سے سیراب کرنا کافی مشکل ہوتا ہے۔

- کیا آپ کے علاقوں میں بھی جون سے اکٹوبر کے درمیان بارش ہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقوں میں زراعت کے لیے مناسب مقدار میں بارش ہوتی ہے؟
- آپ کے علاقوں اور کرشا ڈیلٹا کے میدانی علاقوں میں پانی کی دستیابی کا تقابلی جائزہ لیں؟

مارکٹ میں فروخت کر کے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔
قدیم زمانے میں پناماکورو کے کسان بلند سطح کی زمینیوں پر تو، موگ اور باجرے کی کاشت کرتے تھے۔ ان کی کاشت کے لیے پانی کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے لیکن حالیہ عرصے میں مذکورہ بالا فصلوں کی بجائے گنے اور ترکاریوں کی کاشت کی جارہی ہے جنہیں آپاٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔

سمزیاں:

اس گاؤں کی بلند سطح والی زینات اور ریتیلی مٹی والی زینات ترکاریوں کی کاشت کے لیے موزوں ہیں نیشنی زینات میں دھان کی دوسرا فصل کے لیے آپاٹی کی سہولت نہ ہوتو تو ترکاریاں اگائی جاتی ہیں۔ عام طور سے بھنڈی، بیگن، دوٹے، ترائی، پتہ گوہی کی کاشت کی جاتی ہے اور انہیں اوپر کے ریتیوبازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ گرمائی میں بعض کسان جیلوگا موگ والی کی کاشت کرتے ہیں۔ جسے سبز کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ میں میں ناٹروجن کے اجزاء کو بڑھاتے ہیں۔ 30 تا 40 دن کے بعد اس فصل کے پودوں کو زمین میں ملاکر ہل چلایا جاتا ہے۔ اس طرح وہ کھاد کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔

میوے کے باغ

دریائے کرشاکے کنارے اور پناماکورو کے اوپری علاقوں میں ہم کئی میووں سے لدے درخت اور میوے کے باغ دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے جام، سپونٹا، پاپی۔ کسانوں نے ہمیں بتایا کہ دریا کے قریب زمین زیادہ ریتیلی ہوتی ہے اور ان زمینیوں کی رطوبت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے۔ اس لیے ریتیلی زمینیوں پر دھان کی فصلیں اچھی نہیں ہوتیں۔ یہاں میوے کے درختوں کی نشوونما بہتر انداز میں ہوتی ہے کیونکہ ان کی جڑیں زمین کی گہرائی تک پہنچتی ہیں اور کثرت سے پانی کو حاصل کرتی ہیں۔ اس لیے دریا کے قریب کی زینات میوے کے درختوں کی کاشت کے لیے مناسب ہوتی ہیں۔



شکل 3.8 ہلڈی، گنے کے کھیت اور کیلے کے باغات

جاتی ہے۔ دھان کی کشیر پیداوار کی خاطر وہ اعلیٰ قسم کے بیج استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایم ٹی یو 2716، سورنا اور بی پی ٹی وغیرہ فصل کی کٹائی اکٹوبر یا نومبر کے مہینے میں ہوتی ہے۔ انہم زرعی کام مثلاً ناگرنا، گاہنا اور با برداری وغیرہ ٹریکٹرزوں کی مدد سے کپے جاتے ہیں۔ جب کہ پار پودکاری کا کام خواتین کرتی ہیں اور فصل کی کٹائی بھی مردوخواتین ہی کرتے ہیں۔ دسمبر کے مہینے میں سرمائی فصل بونی جاتی ہے جسے دلوا کہا جاتا ہے۔ یہ دھان یا دال کی فصل ہوتی ہے۔

گذشتہ چند برسوں سے یہاں کے کسانوں نے دھان نے دھان کے بجائے گنے کی کاشت شروع کی ہے۔ گنے کی فصل 9 ماہ سے ایک سال کے دوران تیار ہوتی ہے۔ اس کی کٹائی فروری یا مارچ کے دوران کی جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر دوسرا فصل کو اگایا جاتا ہے۔ گنے کی کاشت میں سال بھر مصروفیت ہوتی ہے۔ اس لیے اکثر مرد ہی اس میں مشغول ہوتے ہیں۔

ان دنوں گاؤں کے باشندے بلند سطح کے کھیتوں میں ہلڈی، رتالو، موز وغیرہ اگانے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ انہیں بارش کے آغاز کے وقت بویا جاتا ہے اور فروری یا مارچ میں فصل کی کٹائی ہوتی ہے۔ گنا، ہلڈی، رتالو اور موز کو گاؤں کے باشندے خود استعمال کرنے کے بجائے تجارتی فصل کے طور پر

آپاٹی بازار اور نئی فصلیں

ہم نے دیکھا ہے کہ اگائے جانے والے غذائی اجنبی جیسے باجرہ، دھان اور داؤں کو معاشری فصلوں جیسے گنا، ترکاریوں، میوؤں اور ہلڈی سے تبدیل کیا جا رہا ہے۔ یہ آپاٹی کی ترقی کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ کیونکہ ان فصلوں کو کافی مقدار میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے، اور بچ و کھادوں کی خریدی کے لیے قرضوں کی دستیابی سے بھی ممکن ہو سکا ہے۔

- آپ کے خیال میں یہ تبدیلی کیونکر ہوئی؟

- آپ کے خیال میں یہ حد تک کسانوں کے لیے فائدہ مند ہے؟

- کیا یہ تبدیلی بھی کچھ مسائل پیدا کر سکتی ہے؟

زمین کی ملکیت، قول داری

پنانا کورو میں تقریباً 750 خاندان ہیں۔ ان میں سے 10 خاندان 11 ایکڑ یا اُس سے زیادہ زمین رکھتے ہیں۔ تقریباً 150 خاندان 15 ایکڑ سے کم زمین رکھتے ہیں اور باقی خاندان کوئی زمین نہیں رکھتے۔ یا تو وہ زمین کو زمیندار کسانوں سے قول پر لیتے ہیں یا ان کے کھیتوں میں مزدوروں کے طور پر کام کرتے ہیں۔

مکانات

اس گاؤں میں مختلف ذاتوں اور پیشوں سے وابستہ افراد

لختے ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں زمیندار اور متمول افراد رہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ گاؤں کے اطراف و اکناف کی آبادیوں اور گاؤں کے جنوبی سمت نہر کے کنارے آباد ہیں۔ گاؤں کے مرکزی حصے میں ہم کو کرانہ دکانیں، بنک، آریم پی ڈاکٹر، دواوں کی دکانیں، ویلڈنگ کی دکانیں، نائی کی دکانیں اور چھوٹے ہوٹل وغیرہ ملتے ہیں۔



شکل 3.9 مزدور رتالو کاٹتے ہوئے

یہاں گاؤں کے مکانوں اور دوسری عمارتوں کا ایک مجموعہ ہے۔ نیچے کی تصویریوں کو دیکھئے۔ ان کی چھتوں، دیواروں، احاطے کی دیواروں وغیرہ میں یکسانیت اور اختلافات کی نشاندہی کریں۔



شکل 3.11 جھونپڑی



شکل 3.10 کسانوں کے گھر



شکل 3.13 مکانات اور سڑکیں

نقل مقام کیا ہے۔ ان کا اہم پیشہ ٹوکریاں بننا، چوہوں کو پکڑنا اور خزیریوں کو پالنا ہے۔ جگن نادھانچاریا تقریباً 30 سال سے یہاں رہتا ہے۔ یہ لوگ نہر کے کناروں سے کھجور کی شاخوں کے ریشوں کو ٹوکریاں بنانے کے لیے جمع کرتے ہیں۔ وہ اور اس کی بیوی ہر دن 5 تا 6 ٹوکریاں بناتے ہیں اور انھیں قربی گاؤں میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کا پڑوی کٹا شیوا ٹوکری کے پندرے کی مدد سے مچھلیوں کو پکڑتا اور انھیں قربی گاؤں میں فروخت کرتا ہے۔



شکل 3.12 کسانوں کے مکانات

جانوروں کی افزائش

گاؤں میں تمام تر زمین زراعت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ یہاں مویشی چرانے کے لیے زیادہ زمین نہیں ہے اس لیے صرف چند بیلوں، گائیوں، بھینسوں اور بھیڑوں کو کھیتوں میں کام کرنے اور دوسرے مقاصد کے لیے پالا جاتا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ لوگ کس طرح جانوروں کو چراتے ہوں گے؟ ٹوکریاں بننا، خزیریوں کو پالنا اور ماہی گیری

باندر انہر کے کنارے 15 تا 20 ٹوکریاں بننے والے خاندان رہتے ہیں۔ انہوں نے کام کے لیے اس گاؤں کو

پوٹری

اس گاؤں میں ایک مکمل جدید طرز کا پوٹری فارم ہے۔ جس میں پانی کی سربراہی نپلوں کے ذریعے اور غذا کی سربراہی منتقلی بیلٹ (Conveyer Belt) کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔ اس میں لگ بھگ 80,000 مرغیاں ہیں جو روزانہ 50,000 انڈے دیتی ہیں۔ ان انڈوں کو وہج و اڑ، آسام اور بہار وغیرہ کو اینجنٹوں کے ذریعے روانہ کیا جاتا ہے۔ مرغیوں کی لید کو مچھلیوں کی غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

شکل 3.14 پوٹری فارم



شکل 3.15 چاول کی مل

چاول کا کارخانہ
یہاں ایک چاول کی مل بھی ہے۔ اس مل کے ماکان کسانوں سے دھان خریدتے ہیں اور اس سے چاول نکال کر مختلف مقامات پر فروخت کرتے ہیں۔

مرغیوں کی افرائش (پوٹری) اور چاول کی مل زراعت پر منحصر صنعتیں ہیں اسی لیے ان کو زرعی صنعتیں کہا جاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں اسی قسم کی صنعتیں متی ہیں۔ حمل و نقل کی سہولتیں موجود ہونے کی وجہ سے خام مال لانا اور پیداوار کو بازار تک پہنچانا آسان ہے اور دور دراز کے بازاروں تک بھی پیداوار آسانی سے لائی جاسکتی ہے۔



شکل 3.16 ٹوکریاں بننا



شکل 3.17 ترکاریوں اور سچلوں کی ریتی بازار کو منتقلی

کلیدی الفاظ

پہاڑ
سطح مرتفع
میدان
ساحل
طفوان
سیالاب

سرکیں اور بازار

اس علاقے میں سڑکوں کا اچھا جال بچھا ہے۔ جس کے ذریعے مختلف شہروں اور قبائل سے رابطہ آسان ہے۔ اور یہ پیداوار کی منتقلی اور تجارت کے لیے بھی مدد و معاون ہے۔ گاؤں کے کسان قریب میں ویور کے مقام پر واقع شکر کے کارخانے کو گنا فروخت کرتے ہیں۔ ترکاریاں اور موز و یور اور وجہے والٹہ کے ریتی بازار میں فروخت کیے جاتے ہیں۔ جب کہ دھان کو کھیتوں میں ہی برداشت کرنے والے کارخانے کیا جاتا ہے۔

مزدوروں کی دستیابی

اس گاؤں کے اکثر افراد گاؤں میں ہی کام کرتے ہیں۔ بعض زرعی مزدور اطراف و اکناف کے دیہاتوں سے آتے ہیں۔ نوجوان افراد جو دسویں جماعت یا اس سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں الکٹریشن، آٹوڈرائیور اور میکانک کا کام کرتے ہیں۔

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. پناما کو روگاؤں میں کس قسم کی تبدیلیاں عمل میں آ رہی ہیں؟ (AS1)
2. میدانی علاقوں میں غریب اور بے زین افراد خاندان اپناروزگار کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ (AS1)
3. آپ کے خیال میں پناما کو روگاؤں جیسے میدانی علاقوں میں زراعت کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں؟ (AS1)
4. اگر گاؤں کے تمام کسان صرف گنیا یا ہندی کی ہی کاشت کرتے ہیں تو کیا ہو گا۔ (AS4)
5. کرشنا، ڈیلٹا جیسے میدانی خطوں میں آبادی کی کثرت ہوتی ہے۔ سبق کے مطالعے کے بعد کیا آپ اس کی وجہات بیان کر سکیں گے۔ (AS1)
6. تنگانہ اور آندھرا پردیش کے نقشہ میں زین کے مختلف اقسام کی نشاندہی کیجیے اور حسب ذیل کو روگ کیجیے۔ (AS5)

(الف) میدان - ہرا (ب) سطح مرتفع - پیلا (ج) پہاڑ - براون (بھورا)
7. حکومت دستکاروں کی مدد کس طرح کرتی ہے؟ (AS6)
8. تنگانہ کے ارتقائی خصوصیات بیان کیجئے؟ (AS1)

سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں

ڈوکور

پچھلے سبق میں ہم نے کرشنا ڈیلٹا میں واقع ایک گاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ جہاں زرخیز میانات اور وافر مقدار میں پانی موجود تھا۔ ایسے مقام کا تصور کیجیے جہاں غیر زرخیز میانات اور کم برسات یا آب پاشی کی سہولیات ہوں۔ دونوں کے درمیان کیا فرق ہوگا؟ کرمہ جماعت میں بحث کیجیے۔

مرتفع کے اس خطے کی اہم خصوصیت کم ترین بارش ہے لہذا ایسے غیر سہولت بخش علاقوں میں لوگوں کی طرز زندگی کو جانے کے لیے ہم نے تنگانہ کے سطح مرتفع میں واقع ضلع محوب نگر کے گاؤں ڈوکور کا دورہ کیا۔

ڈوکور

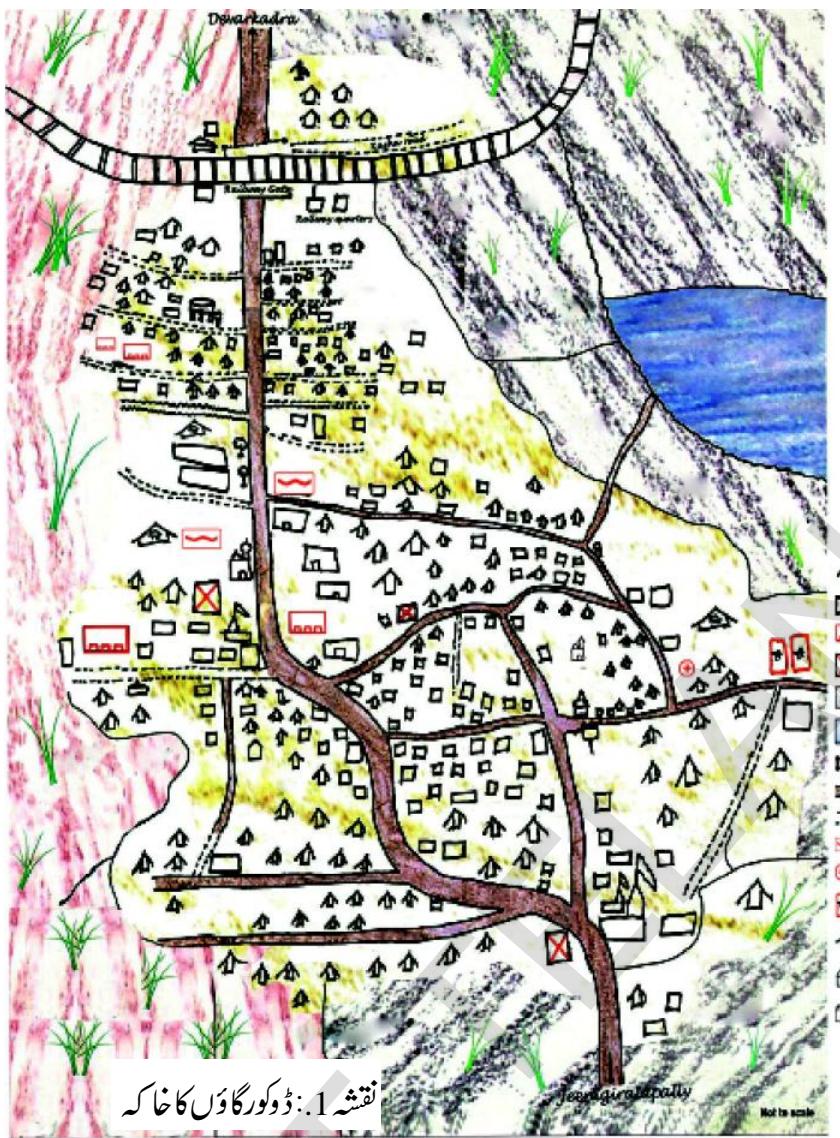
شہر محوب نگر سے تقریباً 25 کلومیٹر کے فاصلہ پر دیور کدرہ منڈل میں ڈوکور گاؤں واقع ہے۔ اس گاؤں کا پرانا نام ڈاکور لفظ ڈاکو سے اخذ کیا گیا۔ جس کے معنی ٹیکرے کے ہیں۔ کئی سال پہلے ڈاکوؤں کے گروہ ڈوکور کے اطراف کے علاقوں میں رہتے تھے۔ کیوں کہ قریبی جنگل کے علاقے کی گھنی جھاڑیوں میں چھپنا ان کے لیے آسان تھا۔ آج اس گاؤں کو ڈوکور کہتے ہیں۔



شکل 4.1 ڈوکور گاؤں کا باب الدالگہ

باب 3 میں دیے گئے تنگانہ کے نقشہ کا بغور مشاہدہ کیجیے جس میں اہم زمینیں نہ ہوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ریاست تنگانہ زیادہ سطح مرتفع ہے۔ اس کا مقابلہ اسی سبق میں دیے گئے نقشہ نمبر 2 سے کیجیے۔ آپ دیکھیں گے کہ تنگانہ کا سطح مرتفع کم و بیش سطح مرتفع دکن کا حصہ ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ سطح مرتفع دکن کی ایک جانب مغربی گھاٹ ہیں اور دوسری جانب مشرقی گھاٹ ہیں۔ مشرقی ساحلی میدانوں کے مقابلہ میں سطح مرتفع دکن ارتقائی لحاظ سے بلندی پر واقع ہے۔ سطح مرتفع دکن مغرب سے مشرق کی جانب جھکا ہوا ہے۔ اس علاقے کو سمجھنے کے لیے دریائے گوداواری کے راستہ اور اس کے مبداء کے خاکہ دیکھیں گے۔

کرشنا ڈیلٹا کے سطح میدانوں کے برخلاف سطح مرتفع میں کئی چھوٹے چھوٹے پہاڑ، پہاڑی سلسلے اور ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ جن کے درمیان سطح ہموار علاقے موجود ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کاشت کاری اور انسانی بودو باش محدود علاقوں میں ہی موزوں ہوتی ہے۔ یہ علاقے کافی حد تک پھریلی مٹی کے پتوں اور تہوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سطح



یہاں قحط مسلسل واقع ہوتے ہیں۔ فصلیں سوکھ جاتی ہیں۔ اور زیر زمین پانی کو recharge دوبارہ جوش دلانے یا تالابوں کو پر کرنے کے لیے بارش ناکافی ہوتی ہے۔ انسانوں اور جانوروں کے لیے پانی اہم مسئلہ ہے۔ آپاشی کی سہولیات کی عدم موجودگی میں زرعی افعال کو سرانجام دینا مشکل ہے۔ یہ نہایت مشکل وقت ہوتا ہے جب لوگوں کے روزگار کے دیگر ذرائع ملاش کرنے پڑتے ہیں۔ سال در سال کم تر بارش اور غیر موزوں بارش ہوتی ہے لہذا اہم اس علاقہ کو ”قطزدہ“ علاقہ کہتے ہیں۔

☆ ڈوکور گاؤں کے خاکہ کو دیکھیے۔ حمل و نقل کے ذرائع اور گھروں کو اس خاکہ کی مدد سے بیان کیجیے۔ آپ کے گاؤں یا جانے پہچانے گاؤں سے آپ کس طرح اس کا مقابل کریں گے؟
 ☆ تالاب کو نیلے رنگ سے ظاہر کیا گیا۔ حالانکہ ہمارے دورے کے وقت یہ خشک تھا۔ کیا آپ تالاب کے سوکھے رہ جانے کی وجہات بتاسکتے ہیں؟

آب و ہوا اور بارش

فروری تا جون موسم گرم کے دوران اس علاقہ کا درجہ حرارت 40°C سلسیس تک پہنچ جاتا ہے حالانکہ نومبر تا جنوری موسم سرما کے دوران دن کے اوقات میں درجہ حرارت عموماً 20°C - 30°C سلسیس کے درمیان ہوتا ہے۔ اس علاقے میں برسات ختم جون سے لے کر اکتوبر تک ہوتی ہے۔ حالانکہ برسات قلیل اور غیر یقینی ہوتی ہے۔ سال در سال بارش کی مقدار مختلف ہوتی ہے لہذا یہ (ناتقابل قیاس اور ناتقابل بھروسہ ہوتی ہے) غیر یقینی ہوتی ہے۔

ہو جاتی ہے۔

کالی مٹی، مٹی کی زرخیز اقسام میں سے ایک ہے۔ ”چوڑو“ اور ”گاروسو“، مٹی کی دیگر اہم اقسام ہیں۔ یہ گاؤں کی 30% زمینی علاقے پر مشتمل ہے۔ یہ زمینی زیادہ تر ناقابل کاشت اور بے شمار پھرلوں والی ہوتی ہیں۔

آبی ذراائع-تالاب اور کنوں

(Pedda Cheruvu) پداچیرو وہی ڈوکور گاؤں کا اہم تالاب ہے۔ دیور کدرہ کا تالاب بھر جانے پر ہی اسے پانی ملتا ہے۔ جو کہ ڈوکور گاؤں سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ڈوکور گاؤں کے پداچیرو کے ذخیرہ آب پر ہو جانے پر یہ آبی بہاؤ دیگر تالابوں میں ہوتا ہے جیسے چافی، کوئی کنٹھ، وانی و مپو اور بڈی و پیواس علاقے کے قریب واقع چھوٹے تالاب ہیں موتیوں کی مالا کی طرح یہ ”تالابوں کی زنجیر“ ہے۔

قدیم زمانے میں یہ تالاب کھودے گئے تاکہ برسات کے پانی کو منظم انداز میں ذخیرہ کر سکیں تاکہ برسات کا موسم ختم ہو جانے کے بعد دیگر مہینوں میں استعمال کر سکیں۔ ایسی کم برسات سے نپٹنے کے لیے لوگوں نے ”تالابوں کی زنجیر“ کا طریقہ تدبیر اختیار کی تاکہ جتنا زیادہ ہو سکے اتنا زیادہ پانی ذخیرہ اندوز کر سکیں۔ ان تالابوں میں موجود پانی اطراف کے کنوؤں کو بھی (Recharge) دوبارہ جوش دلاتا ہے۔

☆ تالابوں کی زنجیر کا یہ نظام تمام تلگانہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ سطح مرتفع کا علاقہ ان تالابوں کی تعمیر میں کس طرح مددگار ہے۔ کرہ جماعت میں بحث کیجیے؟

☆ ڈوکور گاؤں اور کرشنا ڈیلٹا کے علاقے کی بارش میں کیا

فرق ہے؟

☆ آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کیجیے کہ پچھلے دس سالوں میں آپ کے علاقے میں بارش غیر یقینی اور غیر موزوں ہوئی؟

مٹی

گاؤں کی آہی زمین لال مٹی پر مشتمل ہے۔ یہ لال مٹی یا (Erra Nelalu) اینیلا لو زیادہ گہری یا زرخیز نہیں ہوتی۔ فصلوں کی پیداوار کے لیے ضروری تغذیہ کی کمی اور زیادہ ریت ہونے کی وجہ سے رطوبت کو زیادہ ذخیرہ نہیں کر سکتی۔ یہ مٹی فصلوں کی جڑوں کو پھینے اور مضبوطی سے تھامنے کے لیے سہولت بخش نہیں ہوتی۔ بلا کاشت اس لیے ہی فصل کو اگانے کے بعد ایک موسم کے لیے ان کھیتوں کو خالی چھوڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ نظرت (Nature) سے دوبارہ تغذیہ حاصل کر سکے۔

Nalla کالی مٹی جو کہ تقریباً cm60 گہری ہوتی ہے۔ وہ اس گاؤں کی زرعی زمین کے چھوٹے سے حصے کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ مٹی فصلوں کے لیے موزوں ہے۔ حالانکہ یہ گہری گہری پرت والی کالی مٹی کی قسم جو سطح مرتفع کے دوسرے حصوں میں دستیاب ہے کی طرح بہتر نہیں ہے۔ کالی مٹی کی یہ قسم زیادہ تر زرخیز ہوتی ہے۔ اور اس میں فصلیں زیادہ عرصہ تک برقرار رہتی ہیں کیونکہ یہ رطوبت کو زیادہ عرصہ تک ذخیرہ رکھ سکتی ہیں۔ یہ مٹی جب سوکھ جاتی ہیں تو نہایت سخت ہو جاتی ہے اور بھینے پر چپچپی



شکل 4.2 پھرلوں
والی سفید مٹی اور
قریبی پہاڑیاں

یہ کتاب حکومت تلگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں۔ ڈوکور

زراعت اور فصلیں

گاؤں میں 40 تا 60 فٹ گہرے کنویں تھے۔ جو اب خشک ہو چکے ہیں۔ ایسے علاقے میں جہاں برسات کم ہوتی ہے اور غیر مستعمل تالاب میں رسائونہ ہو۔ کنوؤں میں بھی پانی کم ہے۔ لوگوں نے کنویں کھو دنابند کر دیا ہے۔ سطح مرتفع کے علاقے میں زیریز میں پانی کی سطح بہت نیچے ہے لیکن آج کل لوگ ٹیوب ویل پر انحصار کرتے ہیں۔ حالانکہ صرف چند بورویل ہی کارآمد ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کے لیے سخت مسابقت ہے۔ کئی سالوں کے دوران پانی کے لیے ہر کوئی بورویل کھو دنے کی وجہ سے بورویل کی گہرائی میں اضافہ ہوا ہے۔ پہلے پانی 100-15 فٹ پر پانی دستیاب ہوتا تھا لیکن اب یہ بعض مقامات پر 200 فٹ اور مابقی مقامات پر 500 فٹ پر دستیاب ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹی زمین رکھنے والے کسان بھی بورویل کھو دنے پر مجبور ہیں۔ بورویل کھو دنا مہنگا اور پر خطرہ ہے جو ہم مندرجہ ذیل مثال میں دیکھیں گے۔ ایک چھوٹا کسان موگیلنا کہتا ہے کہ بورویل کی کھدائی کے لئے ایک لاکھ روپیے خرچ ہوتے ہیں۔ اس نے 4 بورویل کھداوائے لیکن صرف ایک ہی استعمال میں آرہی ہے حالات کو بدتر بنانے بورویل سے حاصل ہونے والے پانی سے صرف ایک ایکڑ زمین پر ہی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح گاؤں کے ایک بڑے کسان نزیندر ریڈی کہتا ہے کہ اس کی 20 ایکڑ زمین کے لیے اس نے 15 بورویل کھداوائے لیکن پانی صرف 2 بورویلوں میں ہی دستیاب ہے۔



شکل 4.3 پانی سے بھرا ہوا تالاب اور اس میں بڑھتی ہوئی گھاس پھوس

B. کنویں اور بورویل

اس کے علاوہ تالاب کے ایک طرف غاصبانہ قبضہ بھی ہو رہا ہے۔

گاؤں کے ایک بزرگ وینٹر ریڈی یاد کرتے ہیں کہ ”پہلے زمانے میں گاؤں کے ہر کاشت کا رگرانہ سے ایک فرد تالاب سے کچھ زکانے اور گھاس پھوس ہٹانے صفائی کرنے کے لیے جڑ جاتا تھا۔ وہ مشترک طور پر مجھلی پکڑتے تھے کبڑی گئی مجھلی گاؤں کے نیچے ڈھیر لگادی جاتی اور اس میں ہر ایک کو حصہ ملتا۔

آج دھان کی فصل کا انحصار تالاب کے زیریں نہروں پر کھو دے گئے بورویل پر ہے اور تالاب سے نکالے ہوئے پانی پر نہیں ہے۔ روایتی طور پر تالاب کے پانی سے تقریباً 1400 ایکڑ زمین کی آپاشی کی گئی۔ اور اس تالاب تک عوام کے زیادہ تر طبقات کی رسائی ہے۔



شکل 4.4 بورویل کے ذریعہ آپاشی

☆ تالابوں کی زنجیر پہلے کس طرح کام کرتی تھی؟ یہ آپاشی، زیریز میں پانی کو دوبارہ جوش دلانے اور پانی کی ذخیرہ اندوزی کے لیے یہ کس طرح مددگار ہے؟

☆ آپ ایسا کیوں سمجھتے ہیں کہ یہ نظام اب غیر کارکرد حالت میں ہے؟

ارنڈی کی کاشت کر رہے ہیں۔ جبکہ باجرہ (سجالو) کی (Chevddu nelallu) نباتیاتی کھاد والی مٹی کے سفید کھیتوں میں ہوتی ہے۔ دال مسور اور کبوتر دانہ الاسندالو کی کاشت دیگر فصلوں کے ساتھ وقفہ کے طور پر ہوتی ہے۔

پدا چیر اور سمپنگاوا گو کے پانی سے دھان کی فصل اگائی جاتی ہے۔ نہر میں گڑے کھودے جاتے ہیں۔ اور موڑ پپکے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔ اگر نہر خشک ہو جائے تو دھان کی فصل بھی بر باد ہو جاتی ہے۔

اکٹوبر تا جنوری۔ ربیع کے دوران بورویل استعمال کر کے دھان اور موگ پھلی کی کاشت کی جاتی ہے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ ایک ایکٹر زمین سے دھان کی پیداوار صرف 20 تا 30 کنفل ہی ہوتی ہے۔ کئی دہائیوں کے دوران کیمیائی کھاد اور جراشیم کش کی قیتوں میں اضافہ اور ہارولیسٹر کے استعمال کی وجہ سے زراعت کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ روایتی کھاد کا استعمال بے انتہا گھٹ گیا ہے۔

☆ کیا آپ گاؤں کے خریف یا برساتی فصل اور ربیع کی فصل کی شناخت کر سکتے ہیں۔

☆ موگ پھلی کی کاشت میں کونسے خطرات جڑے ہیں؟
کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

Fruit Orchard پھلوں کے باغیچے

ڈوکور گاؤں کے بعض کسانوں کے پاس آم اور سنتہ کے باغ ہیں۔ آم اور سنتہ کی فصلوں کی کاشت موگ پھلی کے کھیتوں کی جاسکتی ہے۔ اور اس کے لیے دھان کے مقابلہ میں پانی کی ضرورت کم ہوتی ہے۔ وہ ربیع کے موسم میں درختوں کے درمیان موگ پھلی کی فصل اگاسکتے ہیں۔ اس علاقے کے بڑے کسان آپاشی کے لیے Sprinklers چھڑکاؤ کا استعمال کرتے ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلاگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

بورویل مہنگی اور پر خطر ہوتی ہے۔ لیکن تمام کسان اس نظام کی سہولت کی طرف منتقل ہو گئے کو اپنالیا۔ پہلے چھوٹے کسان کے پاس ان کے کنویں اور آیا کٹووز میں کا حصہ بہتر تبدیل ہے۔ جب تالابوں کا نظام مستعمل تھا۔ آج کل صرف بڑے کسان ہی خطرہ مول لے سکتے ہیں۔ اور گہرائی میں موجود زیریز میں پانی تک رسائی کے ذریعہ مستفید ہو سکتے ہیں۔

☆ گاؤں میں آپاشی کی سہولیات میں آنے والی تبدیلیوں پر بحث کیجیے۔

☆ میدانی علاقہ کے گاؤں اور سطح مرتفع کے گاؤں میں آپاشی کی سہولیات کا مقابلہ کیجیے۔

☆ اس گاؤں میں موجود آپاشی کی سہولیات آپ کے گاؤں سے مقابلہ کیجیے۔

Zra'at اور فصلیں

ڈوکور گاؤں کے کسان کپاس، موگ پھلی، ارنڈی، دھان، باجرہ، الاسندالو (کبوتروں کا دانہ) اور (کنڈلو) دال مسور اگاتے ہیں۔ پہلے غدائی فصلوں کے طور پر لوگ باجرہ اگاتے تھے۔ کپاس کی کاشت کا لیچکنی مٹی (ملاریکیڈی) کے کھیتوں میں کی جاتی تھی۔ لال مٹی کھیتوں میں موگ پھلی اور ارنڈی اگاتی تھی۔ جنگلی سوروں کے خطرے کی وجہ سے حالیہ عرصہ میں موگ پھلی کی کاشت کا علاقہ گھٹ گیا ہے۔ اسکی جگہ کسان اب

زیریز میں پانی کی سطح میں کی - اُبھرتا ہوا مسئلہ تلاگانہ کے سطح مرتفع کے خطے کے کاشتکار نقدی والی فصلوں کو اگانے کے لیے زیادہ سے زیادہ بورویلیوں کی کھدائی کرنے لگے ہیں۔ جس کی وجہ سے پانی کا اسراف عمل میں آ رہا ہے اور بارش سے جتنا پانی ذخیرہ ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ پانی بورویلیوں سے نکال لیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہر سال پانی کی سطح کم ہوتی جا رہی ہے اور بہت کم مدت کے استعمال کے بعد ہی بورویل خشک ہو جاتے ہیں۔
وجو ہات معلوم کرتے ہوئے ممکن حل کے لئے بحث کیجیے۔

روزگار کے دیگر ذرائع

چوں کا شناخت کاری میں روزگار صرف 6 ماہ کے لیے ملتا ہے جھوٹے کسان اور زرعی مزدور نوکری کی تلاش میں بڑے شہروں اور قصبوں کا رخ کرتے ہیں۔ حیدر آباد کے علاوہ وہ وسری ریاستوں کے شہر جیسے مہاراشٹر ایمیں پونا اور گوا کو نقل مکانی کرتے ہیں۔ اور جون کو واپس آجاتے ہیں کیونکہ اس گاؤں میں زرعی آمدنی غیر یقینی ہے۔ زراعت کے علاوہ پائیدار روزگار کے لیے کسان دیگر مشاغل اختیار کرتے ہیں۔

گله بانی : Cattle Rearing

ڈوکور گاؤں کے بعض کسان دودھ کے حصول کے لیے مویشی پالتے ہیں۔ یہ دودھ حکومت کی جانب سے چلانے جانے والے امداد بانی کے اداروں کو فروخت جاتا ہے۔ دودھ کی قیمت کے فیصلہ کا انحصار اس میں موجود چکنائی کی مقدار پر ہوتا ہے۔ انہیں ہر لیٹر دودھ کے لیے 30 تا 40 روپیے ملتے ہیں۔ دودھ کے لیے زیادہ تر بھینسوں کی افزائش کی جاتی ہے۔ ڈوکور میں تقریباً 20 خاندان جن کے جھوٹے کھیت ہیں وہ اپنی زندگی گزر بسر کے لیے بھیڑوں کی افزائش پر انحصار کرتے ہیں۔ موسم برسات کے دوران بھیڑ گاؤں کی مشترکہ زمین پر چرتی ہیں۔ ایک گذر ریاناگ راجونے کہا ”ہم ہماری



شکل 4.5: ڈرپ آپاٹی کے ساتھ موتی (چینی) کا باعث کیا ڈوکور گاؤں میں زمین کا استعمال ”پائیدار“ ہے؟ ماہرین ماحولیات کے مطابق ہمیں زمین کے استعمال کے لیے اس ڈھنگ سے منصوبہ بندی کرنا چاہیے کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی کارآمد رہ سکیں۔ اس کے لیے ہمیں توازن کے ساتھ زمینی استفادہ کو جاری رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے زرخیزی کو برقرار رکھنا، زیر زمین آبی ذرائع کی حفاظت کرنا اور جنگلات، چاگا ہوں اور زرعی زمینات میں توازن برقرار رکھا جائے۔

- ☆ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کیسے کر سکتے ہیں؟
- ☆ کیا کسانوں کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ انکے گاؤں کی فصلوں کی ساخت (Cropping pattern) کا مشترکہ طور پر فیصلہ کر سکتے ہیں؟
- ☆ جنگلوں اور چاگا ہوں کی فصلوں کی پیداوار کو آپ کیسے تقسیم کریں گے۔

ایک جدا گانہ طریقہ کاشت کاری

ہم نے دیکھا کہ اس علاقے کی زمینات غیر زرخیز ہیں۔ بارش کم اور غیر یقینی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسانوں کو ہر سال فصل اگانے کے لیے (مثلاً موگ پھلی وغیرہ) کیمیائی کھادوں اور بورو میل پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تیسرا مسئلہ باتی امراض اور وبای حشرات ہیں۔ اس پر قابو پانے کے لیے کسانوں کو مہنگے کیڑے مارا دویات کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کچھ کاشتکاران طریقوں کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ احاطہ بندی اور نامیاتی کھاد کے ذریعے مٹی کی زرخیزی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ایک نقدی کی فصل مثلاً موگ پھلی پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف غذائی فصلیں اگانا شروع کیا۔ انہوں نے پرانے تالابوں اور نالوں وغیرہ کی مرمت اور درستگی کی کوشش شروع کر دی ہے۔ فصلوں کے وبای امراض پر قابو پانے کے لیے نامیاتی طریقے مثلاً نیم کے محلوں کو استعمال کر رہے ہیں۔ آپ اور آپ کے والدین ان اقدامات کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ اس بارے میں ان سے اور کمرہ جماعت میں طلباء سے گفتگو کیجیے۔

سرکاری نوکری کرتے ہیں۔ بعض ایسے خاندان بھی ہیں جو بطور ڈرائیور کام کرتے ہیں۔ یا ذاتی گاڑی ہے جو شیکسی کے طور پر چلتی ہے۔

بازار اور حمل و نقل:

گاؤں کی دھان دیور کدر کے زراعی بازار میں فروخت ہوتی ہے جبکہ کپاس کی فروخت جڑ چلا اور مدنا پورم (ونپر تی روڑ) پر ہوتی ہے۔ گاؤں میں اس کے اپنے پیاٹشی میشینیں ہیں (کانٹے) اور کئی کسان انہیں استعمال کرتے ہیں کیونکہ بازار میں موجود کانٹے (پیاٹشی میشینیں) اکثر غلط ہوتی ہیں۔ کسانوں کا بڑا مسئلہ قیمت کے تعین میں تاجریوں کے من مانے فیصلوں کا سامنا کرنا ہے۔ کئی کسانوں کو تاجریوں سے نجح، کھاد اور جراشیم کش ادویات کی خرید کے لیے قرض لینا پڑتا ہے۔ لہذا انہیں تاجریوں کی جانب سے پیش کردہ قیمت کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ فصلوں کی مسلسل ناکامی کسانوں کو تاجریوں کا مقروض کر دیتی ہے۔ کیونکہ وہ قرضہ انہیں کر سکتے اور انہیں اپنی زمین کھو دینے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

- ☆ کسان تاجریوں پر انحصار کیوں کرتے ہیں؟ کس قسم کا بازاری نظام کسانوں کے لیے بہتر ہوگا؟ بحث کیجیے۔
- ☆ گاؤں میں غیر زرعی سرگرمیاں کس طرح بڑھائی جا سکتی ہیں؟
- ☆ کیا آپ کے گاؤں میں حکومت کی جانب سے روزگار کی کوئی ایکسیم چلانی جاری ہے؟ اس سے کمن خاندانوں کو فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔



شکل 4.6: بھیڑیں چلتے ہوئے۔

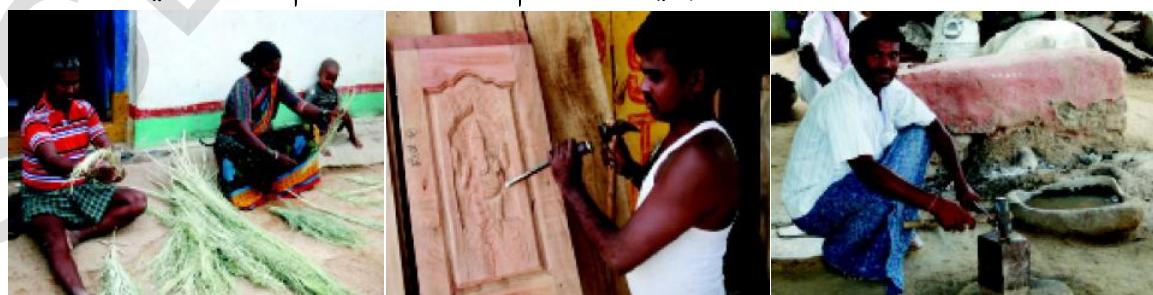
بھیڑوں کو گاؤں کے اطراف Real Estate Venture کے کھیتوں اور میم کونڈہ کی قریبی پہاڑیوں میں چلنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ موسم گرم میں ہم بھیڑوں کو چرانے کے لیے ضلع نلگنڈہ اور کرنول چلے جاتے ہیں۔ اور ہر سال ہماری آمدی تقریباً 11 ایک لکھ روپیے ہوتی ہے۔

دیگر مشاغل:

بڑھنے والی کام اور چاول کی مل ڈکور کی دیگر غیر زرعی سرگرمیاں ہیں۔ گاؤں میں 2 خاندان ہیں جو لکڑی کا کام کرتے ہیں۔ وہ لکڑوں کی تعمیر کے لیے دروازے، کھڑکیاں اور چھپت کی چادریں تیار کرتے ہیں۔ آج کل وہ ان کے کام کے لیے بجلی کی میشینیں استعمال کرتے ہیں۔ گاؤں کا بڑھنی پر بھا کر آچاری کہتا ہے کہ وہ ہر ماہ تقریباً 3000 روپے کماتا ہے گاؤں میں دلوہار خاندان بھی ہیں وہ زراعی اوزار کی مرمت کرتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ ویلڈنگ کا کام بھی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ گاؤں میں چاول کی مل بھی ہے۔

ساتھ ہی تقریباً 20 خاندان پیشہ ور خدمات یا

شکل 4.7 اور 4.8: مندرجہ ذیل لوگوں کے کام کی شناخت کر کے ائمہ کام کی وضاحت کیجیے



یہ کتاب حکومت نلگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

پہلے زمانے میں گھروں کی دیواریں مٹی کی اور چھت (پکے ہوئے کچھڑ) کو یلو سے بنی ہوتی ہیں۔ لکڑی زیادہ استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ نئے گھروں میں آسٹیل، اینٹ اور کنکریٹ کا استعمال ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہاں قربی کانوں میں پتھر اور مٹی آسانی سے دستیاب ہیں۔ غریبوں کے مکانات گھاس کی چھپڑیاں میں

کی شیٹ چھت میں استعمال کی گئی ہے۔ گاؤں کے زیادہ تر گھروں میں بچالی کا کنکشن موجود ہے۔

سرکیں اور بازار:

گاؤں کے چھوٹے سے بازار میں چند دو کا نیں ہیں جیسے کہ کرانہ کی دکان، چکن سٹریٹ، سبزیوں کی دکان، پان کی دکان وغیرہ۔ محبوب نگر تاڈو کور گاؤں بسوں کی سہولت ہے۔ چند بسیں جو دیور کدر اتاؤپر تی کے درمیان چلتی ہیں وہ ڈکور سے ہو کر گزرتی ہیں کیونکہ ڈکور قومی شاہراہ نمبر 44 سے جڑا ہوا ہے۔ زیادہ تر گاؤں والے مشترکہ آٹو رکشا میں سفر کرتے ہیں۔ گاؤں کے شہل میں ریلوے اسٹیشن ہے جہاں تین مقامی ٹرینیں ٹھہر تی ہیں۔

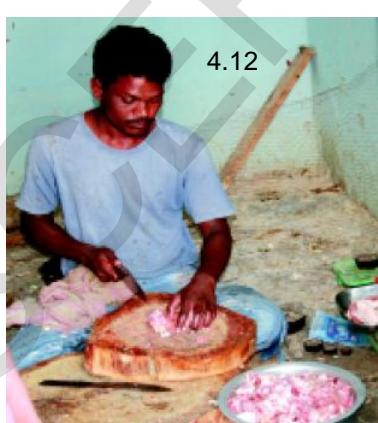


گاؤں کی آبادیاں:

اس گاؤں میں تقریباً 570 خاندان آباد ہیں۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق یہاں کی آبادی 3400 افراد پر مشتمل ہے۔ ان میں 350 خاندان مختلف ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں جو گاؤں کی زیادہ تر زمین کے مالک ہیں۔ مابقی 220 خاندان اس گاؤں میں قربی گاؤں میں روز کی مزدوری پر انجام کرتے ہیں ان کی زمین نصف ایکٹر سے بھی کم ہوتی ہے۔ وہ تمام زرعی مزدور ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی دیکھا وہ نقل مکانی بھی کرتے ہیں۔

350 خاندانوں میں سے 3 یا 4 بڑے کسان ہیں جن کے پاس 130 ایکٹر زمین ہے۔ باقی دوسرے کسانوں کے پاس زمین صرف نصف ایکٹر سے لے کر 15 ایکٹر تک ہے لہذا زیادہ تر کاشتکار چھوٹے کسان ہیں۔



بازار کی چند تصاویر





4.14



4.13

شکل 13.4 اگر آپ ڈوکور کا دورہ کرنا چاہتے ہیں تو اس قسم کے حمل و نقل کی سہولیات آپ کی مدد کے لیے دستیاب ہیں۔

کلیدی الفاظ

سطح مرتفع تالاب مٹی کے اقسام گلہ بانی زیر زمین پانی

اپنی معلومات میں اضافہ کجیے

1. کرشناڑیاٹا اور سطح مرتفع کی بورویل میں دستیاب پانی کا مقابل کجیے۔ (AS1)
2. پناما کور و اور ڈوکور کی فصلوں کے طریقہ کار میں تبدیلوں کا مقابل کجیے۔ (AS1).
3. کیا آپ سوچتے ہیں کہ ڈوکور جیسے مقام پر زراعت ایک منفعت بخش پیش ہو سکتا ہے؟ (AS4)
4. اگر اس خطے میں باڑ کی شرح بڑھ جائے تو اس گاؤں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوں گی؟ (AS4)
5. آپ کے گاؤں میں پائے جانے والے غیر زرعی پیشے کون سے ہیں؟ کسی ایک پیشے کی تفصیلات جمع کجیے۔ (AS4)
6. ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی ایک جملے میں صراحت کجیے۔

ڈوکور گاؤں میں	اسیاء / امور	سلسلہ نشان
	مٹی	.1
	پانی	.2
	فصلیں	.3
	بازار	.4
	پیشے	.5

7. صفحہ نمبر 32 پر دی گئی عبارت ”ماہرین ماحولیات کے مطابق تو ازن برقرار رکھا جائے گا“، کا مطالعہ کجیے اور اپنے خیالات کا اظہار کجیے۔ (AS2)

منصوبہ کام:

زمین کی دو اقسام خشکی اور تری کہلاتی ہیں۔ روایتی طور پر دالیں بغیر آب پاشی کے خشک زمین پر اگائی جاتی ہیں۔ اور دھان کی فصلیں آب پاشی کے ساتھ تری کی زمین پر اگائی جاتی ہیں۔ اگر آپ کسی گاؤں میں رہتے ہیں تو دریافت کجیے کہ وہاں کس قسم کی مٹی پائی جاتی ہے۔ زمین کی وضاحت کے لئے آپ کے گاؤں میں کن الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔ مٹی کی کیسی ہے؟ مٹی کی خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لئے جدول تیار کجیے۔ پانی کا انجد اب (زیادہ رکم) آبی ذخیرہ اندوzi (جلدی رآہستہ)۔ ریت کا حصہ (زیادہ رکم) اس مٹی کا رنگ۔ کیا آپ ڈوکور گاؤں اور اپنے گاؤں میں موجود مٹی کی مختلف اقسام کے درمیان مقابل کر سکتے ہیں۔

پہاڑیوں میں گاؤں

پینو گولو

گذشتہ دو اسپاق میں ہم نے کرشناؤ بیٹا کی دبھی زندگی اور تلنگانہ کے سطح مرتفع کے خط کامطالعہ کیا۔ موجودہ سبق میں ہم پہاڑی خلیے کی دبھی زندگی کامطالعہ کریں گے۔ آپ نے بعض پہاڑوں کی سیر کی ہوگی یا آپ پہاڑی علاقے میں رہتے ہوں گے؟ کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں کہ پہاڑ کیا ہیں؟ آپ وہاں کیا دیکھتے ہیں؟ وہاں کے باشندے کیا کرتے ہیں؟



شکل 5.1 پینو گولو گاؤں کے اطراف پہاڑیاں

ان پہاڑیوں پر زندگی گزارنے والے مختلف قبائلی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے سوارا، کونڈا دروا، گونڈ، منے دروا، موکھا دروا اور کویا۔ یہ قبیلے اپنی خصوصی طرز زندگی رکھتے ہیں۔

ان میں اکثر قبائل اپنی زندگی گزارنے کے لیے جنگلاتی دولت اور شکار پر احصار کرتے ہیں۔ اس علاقے اور جنگلاتی دولت کے بارے میں ان کی معلومات بہت گہری اور وسیع ہیں۔ لیکن فی الحال یہ قبائلی اپنی زندگیوں میں کئی

مشرقی گھاٹ

تلنگانہ سطح مرتفع دکن سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے جس کی ایک جانب مشرقی گھاٹ پایا جاتا ہے۔ مشرقی گھاٹ ضلع جنے شنکر کے مشرقی سرحد پر پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے پہاڑی علاقے مشرقی گھاٹ کا حصہ ہیں۔ ان اضلاع کی نشاندہی تلنگانہ کے نقشہ میں کیجیے۔ یہ پہاڑیاں دیگر ریاستوں، چھتیس گڑھ، آندھرا پردیش اور اڑیشہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔

گٹھا، یا نلا گٹھا، جنوب میں ونکا مانڈی گٹھا، مشرق میں کلوکنلا گٹھا، اور مغرب میں چنا گھری لئکا، پدا کمری لئکا ہیں۔ اوپر کے نقشے میں ان پہاڑیوں کی نشاندہی کیجیے۔ واجیر امنڈل کے شمال میں نلا گٹھا، سے بہنے والی علمنا دیوی ندی، گوداروری ندی کے ملنے کے مقام پر ہے۔ ہم نے واجیر اسے گھری دوڑے گاؤں پہنچا جو پہاڑوں کے دامن میں ہے۔ یہاں سے

ایک پیدل راستہ پہاڑیوں پر جاتا ہے۔ یہ راستہ بہت زیادہ ڈھلوان تنگ اور چکنا تھا۔ راستے میں ہم نے چیکوپلی کے قریب مشہور آبشار بو گٹھا دیکھا۔ جیسے ہم اوپر کی جانب بڑھتے چلے گئے گھنے جنگل، درخت کاٹ کر صاف کیے گئے زمینی خطے دیکھے اس طرح کی زمینات پہاڑی پر کہیں کہیں واقع ہیں۔ ڈھلوان پر موجود یہ لال مٹی کی زمینات اتنی رخیز نہیں تھیں یہ زمینات بہت زیادہ پھریلی ہیں۔

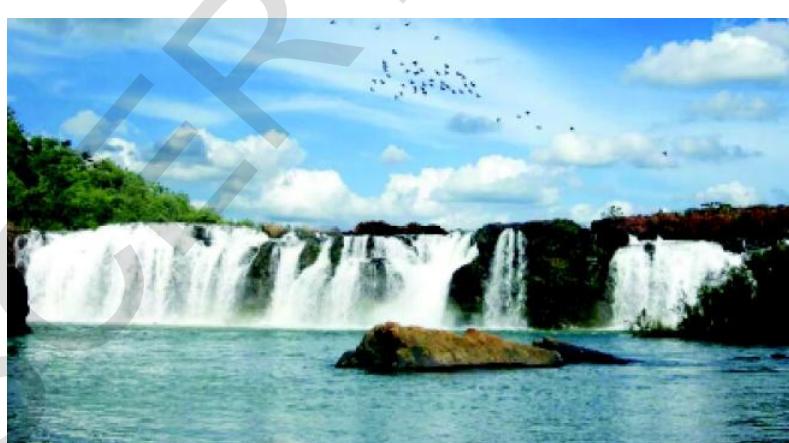


نقشہ 1 ضلع جنے شنکر کے نقشہ میں پیتو گولو

مسائل کا شکار ہیں۔ ان میں سے چند کے بارے میں ہم مطالعہ کریں گے۔

واجیر امنڈل کے گوداروری ندی کے ساحل پر پیتو گولو گاؤں واقع ہے۔ (نقشہ 1، دیکھیے) یہاں پر کویا قبائلی بستے ہیں۔ کویا سے مراد پہاڑوں پر بنے والے اپنے لوگ، "یہ کویا زبان میں گفتگو کرتے ہیں۔ یہ لوگ پڑوئی ریاستوں اور یشا، چھتیس گڑھ، آندھرا پردیش کی پہاڑیوں پر پھیلے ہوئے ہیں، بہت سارے کویا ان پہاڑیوں سے نقل مقام کر کے عادل آباد، کریم نگر، ورنگل اور مشرقی گوداروری کے کچھ حصوں میں بس گئے۔ یہ لوگ کویا زبان نہیں بول سکتے۔ انہوں نے تلگوزبان کو اپنالیا۔

یہ گاؤں پہاڑیوں (Guttlau) سے گھرا ہوا ہے۔ جن کے نام اس طرح ہیں۔ چھتیس گڑھ کے شمال میں کرے



شكل 5.2 بو گٹھا آبشار

طرح وہ لوگ کاشتکاری کے لیے زمین بدلتے رہتے ہیں۔ اور کئی سال بعد اسی خطے پر واپس لوٹتے ہیں۔

ان پہاڑیوں میں نومبر کے قریب بارش کا موسم ختم ہو جاتا ہے۔ کونڈا ریڈی افراد دسمبر کے ماہ میں جنگل کے قطعوں کو صاف کرنا شروع کرتے ہیں۔ کاٹے گئے درختوں کو چند مہینے اسی زمین پر سوکھنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور برسات کے آغاز سے قبل اپریل یا مئی میں جمع کیے ہوئے درختوں کو جلا ڈالتے ہیں۔ برسات کے آغاز تک وہ قطعہ زمین درختوں کی راکھ سے بھرا ہوتا ہے۔ جب جون میں برسات ہوتی ہے تو یہ لوگ چھڑیوں کی مدد سے بیجوں کو زمین میں بوتے ہیں یا مختلف بیجوں کو ملا کر ان کا چھڑکاڑ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ٹریکٹروں، بلوں یا کھاد کا استعمال نہیں کرتے۔ پہاڑی ڈھلانوں پر ہل استعمال نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے مٹی کی اوپری پرت سرک جاتی ہے اور مٹی غیر زرخیز ہو جاتی ہے۔

یہ گاؤں منڈل متفقہ سے 20 کیلو میٹر دوری پر واقع ہے۔



شکل 5.3: جنگل کے قریب کھیت

پوڈو (Podu)

کویا قبیلہ کے افراد ایک خاص طریقہ کاشتکاری کرتے ہیں جسے پوڈو کہا جاتا ہے۔ پوڈو طریقہ کاشتکاری پہاڑی علاقوں میں مستعمل قدیم طریقہ زراعت ہے۔ اسے ”تبادل کاشتکاری“ یا ”جھنم کاشتکاری“ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا رواج زیادہ تر ریاست چھتیس گڑھ اور شمال مشرقی ریاست ارونناچل پردیش میں دکھائی دیتا ہے۔ ہر گاؤں میں ایک علاقہ یا پہاڑی مختص ہے جہاں یہ کاشتکاری کر سکتے ہیں اس علاقے میں وہ لوگ جنگل کے کچھ حصے کو جلا کر صاف کرتے ہیں چند سال تک اس پر کاشت کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس علاقے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ وہاں دوبارہ درخت اگائیں۔ اس دوران وہ اسی علاقے کے کسی اور مقام پر جا کر اسے صاف کرتے ہیں۔ اور وہاں چند سال کے لیے کاشتکاری کرتے ہیں۔ اسی



شکل 5.4 چھڑیوں کی مدد سے تھم ریزی کا عمل 1940 میں لی گئی تصویر

- موجودہ دور میں پوڈوکھیت کے رقبے میں کمی کی وجہات کیا ہیں؟
- پہاڑی ڈھلانوں پر فصلیں اگانے کے کسی اور طریقے سے کیا آپ واقف ہیں؟
- فصلوں کے اگانے میں راکھ کس طرح مددگار ہوتی ہے؟
- کیا آپ کے علاقے میں بھی جنگلی جانور کھیتوں پر حملہ کرتے ہیں؟ فصلوں کے تحفظ کے لیے لوگ کیا کرتے ہیں؟

پائین باغ (عقبی باغ) میں سبزیوں کے باعثے

اس گاؤں میں گھروں کے اطراف بمبوؤں کے حصار پائے جاتے ہیں۔ جو ہم نے دور سے ہی دیکھا یہاں کی زرعی زینات ڈھلوان اور پتھریلی ہیں لیکن گھر کے عقبی حصے ہموار ہیں۔ گھر کے اس عقبی حصے میں یہ لوگ ترکاریاں اگاتے ہیں۔ اتنی سی چھوٹی جگہ میں وہ سیم، ترائی، مرچ، اور کدو کی بیلیں وغیرہ اگاتے ہیں اس پائین باغ میں چند لوگ مرغیاں بھی پالتے ہیں چند لوگ بھیڑ، بکریاں، جانور اور کئے پالتے ہیں۔



شکل 5.5: سبزی کا باعثے اور مکانات

یہاں کی اہم فصل جوار، مکنی، بصل، خورداجناس، والیں مثلاً تور، موگ، ترکاریاں، مثلاً بینگن، مثل، ہری مرچ وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بغیر آپاشی کے مختلف فصلیں اگاتے ہیں جو مکمل طور پر بارش پر منحصر ہوتی ہیں۔ یہ فصلیں تقریباً چھ ماہ تک ان لوگوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتی ہیں۔ یہ قبیلے کھیتوں کی جنگلی جانوروں اور پرندوں سے حفاظت کی خاطر مچان بنانے کا فصل کی کٹائی تک، جو دسمبر میں ہوتی ہے۔ فصلوں کی حفاظت و نگرانی کرتے ہیں۔

صاف کی گئی زمین پر تین چار سال کاشت کرنے کے بعد اسے مزید تین تا پانچ سال کے لیے ترک کر دیا جاتا ہے اور کسی اور قطعہ پر کاشت کی جاتی ہے۔

قدیم زمانے میں ہر ایک خاندان اوسطاً 2 تا $\frac{1}{2}$ ایکڑ زمین کو صاف کر کے کاشتکاری کی جاتی تھی۔ جوار کی پیداوار فی ایکراوسٹا 250 کلوگرام ہوتی تھی۔ لہذا ہر خاندان لگ بھگ 600 کیلوگرام جوار کی کاشت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ 150 تا 250 کلوگرام خورداجناس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ البتہ پودوں کے لیے حالیہ عرصے میں کھیتوں کا رقبہ گھٹ کر ایک تا $\frac{1}{2}$ ایکڑ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر خاندان کے لیے غذائی اجناس کی کمی ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کو مجبوراً اپس زمین

کے اس خطے پر آنا پڑتا ہے۔ جہاں پہلے انہوں نے کاشت کی تھی۔ کیونکہ جنگل کا علاقہ کم ہو گیا ہے۔ کاشتکاری کا دور بھی کم ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ زمین کی زرخیزی پہلے کی طرح برقرار نہیں رہ رہی ہے۔ زمانہ قدیم میں پہاڑیوں پر جنگلات کا ایک بہت بڑا حصہ مستیاب تھا۔

ان خاندانوں کی
غذا کا ایک اور ذریعہ
خاص کر موسم گرما میں
تارڑ کے درخت کا جوس،
کھیتوں کا کام، شکار
خاندان کے تمام افراد
کرتے ہیں۔ زراعت کا
کام اور مویشی پالن
مردھرات زیادہ کرتے
ہیں۔ خواتین اور بچے



شکل 5.6: جانوروں کو چرانے لے جاتے ہوئے

جنگل سے غذا کھانا کرنے اور بیٹیاں بننے کا کام کرتے ہیں۔
چند جنگلاتی پیداوار بھی وہ ہفتہواری بازار (Santha) میں فروخت کرتے ہیں۔ مثلاً: مہوا کے بچ کو اہم شے کے طور پر بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ ان کی فروخت سے حاصل شدہ رقم سے وہ روزمرہ کے لیے ضروری اشیاء جیسے کپڑے اور دیگر چیزیں خریدتے ہیں۔

- آپ جنگل کی کون سی پیداوار کو کھاتے ہیں؟ فہرست تیار کیجیے۔
- کیا آپ نے جنگل سے کوئی غدائی شے اکٹھا کی ہے؟ اگر کی ہے تو اپنے تجربات کو بیان کیجیے؟
- پینے کا پانی

اس گاؤں میں بہت سارے قدرتی چشمے پائے جاتے ہیں۔ جو لوگوں کے لیے پینے کے پانی کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ پہاڑیوں سے بننے والی ندیاں جیسے شبری یا گوداوری میں ملنے والی کئی ندیاں پائی جاتی ہیں۔ پہاڑیوں پر چٹانیں ہوتی ہیں لہذا وہاں پر کنوں کھوڈنا بہت مشکل کام ہے۔ چشمتوں کا پانی سال تمام دستیاب رہتا ہے۔ اس کے باوجود موسم گرما میں چند چشمے سوکھ جاتے ہیں۔
یہاں کی ندیاں موسمی ہوتی ہیں۔ وہ موسم بارش کے بعد

جنگلاتی پیداوار

جب ہم نے یہاں کے لوگوں سے گفتگو کی تو اس بات سے واقف ہوئے کہ پودوکھیت اور عقبی صحن کے باغوں کی پیداوار لوگوں کی سال بھر کی غدائی ضروریات کو پورا نہیں کرتی۔ لہذا ان لوگوں کی زندگی میں جنگلاتی پیداوار کو جمع کرنے اور شکار کرنے کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ جنگل ان لوگوں کے لیے غذا کا ایک عظیم گدام ہے۔ کئی سو سال کی زندگی میں انہوں نے جنگل میں ملنے والی کھانے کی چیزوں اور جڑی بوٹیوں کی شاخات کی۔ اس گاؤں کے لوگ سال تمام جنگل پر انحصار کرتے ہیں۔

کونڈا ریڈی قبیلے کی خواتین اور بچے کا شکاری کے دوران اور کٹائی کے وقت کے مہینوں کے علاوہ دیگر اوقات میں جنگلات کی پیداوار کو اکٹھا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے اکٹھا کی جانے والی دوا، ہم اشیاء شہدا اور بمبو کے تنتہ ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے درختوں سے شہد کو جمع کرتے ہیں۔ ان درختوں پر چڑھنے کے لیے بمبو کی سیڑھی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چھوٹے بمبو کے تنتہ جو Kari Kommulu کہلاتے ہیں۔ بمبو کے درختوں کی نوک سے حاصل کیئے جاتے ہیں۔ ان کے اوپری چھلکے کونکا لئے کے بعد انہیں پکایا جاتا ہے اور یہ ایک لذیذ غذا بھی جاتی ہے۔



شکل 5.7: پانی لے جاتے ہوئے

بیہاں پر جملہ 132 اراکان بنتے ہیں اور جملہ آبادی 124 ہے۔ یہ رہائش مستقل نہیں ہوتی۔ اگر کوئی وباً امراض پھیلتے ہیں یا دیگر وجہ سے وہ اپنے مکان فوری طور پر چھوڑ کر دوسرے مقام پر تعمیر کرتے ہیں۔

☆ سطح مرتفع اور پہاڑیوں پر موجود رہائشی علاقوں میں کیا کیسانیت اور فرق پایا جاتا ہے۔

رسم و روانج

یہ گاؤں لوگ قدرتی مظاہر کی پرستش کرتے ہیں ان کے تہوار موسیموں کی تبدیلی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پھر کے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ اعلیٰ کے درخت کے نیچے



شکل 5.8: بمبو سے تیار کردہ مکان

چند مہینوں تک ہی ان میں پانی دستیاب رہتا ہے۔ بیہاں کے لوگوں کو چشمیں کا پانی حاصل کرنے کے لیے 30 منٹ تک چلنا پڑتا ہے۔

بمبو :Bamboo:

ہم جانتے ہیں کہ بمبو جنگل میں وافر مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں۔ غذائی ذریعے کے علاوہ بمبو کا استعمال مکانات کی تعمیر، حصار وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بیہاں لوگ، بمبو سے باسکٹ، چھینیاں، مرغیوں کے ڈرے وغیرہ بھی بناتے ہیں۔ اور بازار میں فروخت کرتے ہیں۔

کاغذ کے ملوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ جنگل سے بمبو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ایجنت ہوتے ہیں۔ جو باقاعدہ گاؤں کے لوگوں کو ملازم رکھ کر بمبو کی کٹائی اور ملوں کی سپلائی پر لگاتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کو ذریعہ معاش کے موقع حاصل ہوتے ہیں۔ ابتداء میں مزدوری بہت کم ہوا کرتی تھی لیکن پھرے چند سال سے اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ فصل کی کٹائی کے بعد مزدور بمبو کی کٹائی کرتے ہیں۔ اسکے ذریعہ وہ روزانہ 150 روپے اجرت پاتے ہیں۔

قابلی زندگی میں کاغذ کا استعمال کاغذ کی مل سے کس طرح مختلف ہوتا ہے۔

مکانات اور بستیاں

ہم نے دیکھا کہ پینو گلو میں اکثر مکانات مٹی، بمبو اور گھاس کے بنے ہوتے ہیں۔ ان مکانات کے اطراف جانوروں اور ترکاری اگانے کے لیے جگہ ہوتی ہیں۔ مکان کے اطراف جانوروں اور فصلوں کے تحفظ کے لیے حصار بنایا جاتا ہے۔ ہر ایک مکان دوسرے مکان سے تھوڑی سی دوری پر ہوتا ہے۔ پینو گلو میں مکانات پہاڑ کی چوٹی پر ہوتے ہیں۔



شکل 5.9: گمانو۔ عبادت کا مقام

عہدیدار پوڑو کاشنکاری کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

- ہم نے اس سے قبل سطح مرتفع کے گاؤں میں زراعت کی بقا کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ تینوں گاؤں میں مروج طرز زندگی کے بقا کا مقابل پیچھے کو یاؤں کے طرز زندگی کے حق کو قیمتی بنانے کیلئے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟

جنگل کا ماحول اس میں ملنے والے بچلوں کے بارے میں انہیں بہت زیادہ معلومات ہیں۔ یہ لوگوں کی ضروریات بہت کم ہیں۔ وہ جن جنگلوں میں رہتے ہیں۔ وہاں بے شمار جنگلاتی دولت پائی جاتی ہے۔ اگر ہم ایسا سوچتے ہیں تو لگتا ہے کہ ماحول کے ساتھ کتنے ہم آہنگ ہیں۔ کیا اس طرح جینے کا حق ان کو نہیں ملتا چاہیے۔

اس گاؤں میں اسکول اور دیگر سہولتیں وغیرہ بہت کم ہیں۔ یہاں پر صرف ایک قبانی اسکول موجود ہیں۔ ہائی اسکول اور دو اخانے کی سہولت کے لیے انہیں 20 کیلو دور منڈل ہیڈ کوارٹر وا جیئر کو جانا ہوتا ہے۔

تمیلماں کی بھی پوجا کرتے ہیں یہ لوگ یلا نمپا دم (بھومی پوجا) کوڑا تالا، بھیکنی، جیسے تھوا ر بھی مناتے ہیں۔ ستمبر میں یہ لوگ کوڑا تالا تھوا ر مناتے ہیں۔ جس میں وہ اپنے دیوتا پر ترکاریوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور پھر ان سبزیوں کو دیوی کا تبرک سمجھ کر کھایتے ہیں۔ تمام اہم کام مثلاً زراعت،

نصل کی کٹائی، بچلوں کو اکٹھا کرنا وغیرہ اس تھوا ر کے بعد شروع کیے جاتے ہیں ان تھوا روں کے وقت قبیلے کے تمام افراد یکجا ہو جاتے ہیں چاہے وہ الگ الگ بستیوں میں کیوں نہ آباد ہوں۔

کویاؤں کا مستقبل

یہ پہاڑی قبائل تعداد میں کم ہیں مگر ایک مخصوص قدیم طرز زندگی کو اپنائے ہوئے ہیں۔ جو اپنی مطابق زندگی گزارنے کا ایک حق رکھتے ہیں جدید کاشنکاری کی طرح وہ ماحول میں مداخلت نہیں کرتے۔ یہ لوگ جنگلات کو تباہ نہیں کرتے۔ جنگلات کے وہ حصے جو کاشت کے لیے استعمال کرتے ہیں انہیں بھی کچھ عرصے بعد ترک کر کے وہاں جنگل اگنے کے لیے چھوڑتے ہیں۔ فی الحال ان کے لیے بہت کم جنگل کا حصہ دستیاب ہے۔ درختوں کی مسلسل کٹائی سے کاغذ کی مل کو روزانہ بھاری مقدار میں لکڑی دستیاب ہو رہی ہے۔ جس سے رفتہ رفتہ جنگل ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت عرصے سے ان کا روزگار خطرے میں پڑ چکا ہے۔ جنگلاتی



شکل 10.5: پیو گولو گاؤں جانے کا راستہ

کلیدی الفاظ

پوڑو قبیلہ بانس (بببو) پائین باع جنگلاتی پیداوار

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. کویا لوگ اپنے اطراف پھیلے ہوئے جنگلات پر کس طرح سے انحصار کرتے ہیں؟ (AS3)
2. پہاڑی علاقوں میں مختلف ذرائع زندگی کیا ہیں؟ فہرست تیار کیجیے؟ (AS3)
3. کویا لوگ کاشتکاری کے لیے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ منتقل ہوتے ہیں؟ (AS1)
4. جن تین گاؤں کے بارے میں آپ نے پڑھا ہے ان کے کھیتوں کی نویعت کا مقابل کیجیے؟ اور ان میں پائے جانے والے کیسانیت اور فرق کو بیان کیجیے؟ (AS1)
5. پچھلے تین ابواب کی مختلف ذیلی سرخیاں پڑھیے۔ ان گاؤں کی مختلف پہلوؤں سے متعلق معلومات کے ذریعے ذیل کے جدول کو پر کیجیے۔ (اگر ضرورت پڑنے پر مزید ROWS کو بڑھائیے) ایک جیسی سرخیاں نہ ہو۔ (AS3)

ذیلی سرخیاں / سرخیاں	پہاڑی گاؤں	سطح مرتفع کا گاؤں	میدانی گاؤں

6. آپ کے گاؤں / شہری الحال _____ قسم کی زمینی خطة پر واقع ہے۔ تصور کیجیے کہ اگر آپ کا گاؤں مختلف قسم کی زمینی خطة پر واقع ہے۔ اور اس کے بارے میں لکھیے (AS4)
- مباحثہ: اگر درخت نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ اس کے اثرات اور ہماری ذمہ داری پر بحث کیجیے؟

ابتدائی زمانے کے باشندے - غذا جمع کرنے کے مرحلے سے غذا پیدا کرنے تک

کیا آپ کو تجھب نہیں ہوتا کہ ہم جو غذا استعمال کرتے ہیں اسے ہمارے خاندان کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ غذائی اشیا کس طرح اگائی جاتی ہیں؟ اور اس کے لیے کون سے اوزار استعمال کیے جاتے ہیں؟ یا اوزار کس نے ایجاد کیئے؟ کیا آپ ان لوگوں کی زندگی کا تصور کر سکتے ہیں جو کاشت کاری نہیں کرتے بلکہ قدرتی طور پر اگنے والی غذائی اشیا کو جمع کر کے زندگی بسر کرتے تھے۔

ہزاروں سال قبل زندگی بسر کرنے والے لوگوں کی طرز زندگی کے بارے میں آگاہی کے لیے ذیل کی تصویریں کو دیکھیے۔



شکل 6.1 ابتدائی لوگوں کی طرز زندگی



شکل 6.2 ابتدائی لوگ غذا جمع کرتے ہوئے۔

کیا آپ ان چیزوں کی فہرست بناسکتے ہیں
جنھیں اگایا نہیں جاتا بلکہ جنگل سے جمع کیا جاتا ہے؟
آپ انھیں کس طرح کھانے کے قابل بنائیں گے؟

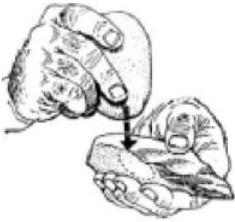
اگر آپ کو جنگل میں بھیج دیا جائے کیا آپ وہاں
پائی جانے والی خوردنی غذا کی شناخت کر سکیں گے؟ آپ کو
یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کون سی غذا خوردنی ہوتی ہے یہ
کہاں اُگتی ہے؟ کب ایسے پہل آتے ہیں؟ آپ کو یہ بھی
جاننا ضروری ہے کہ اسے کس طرح کھاتے ہیں؟ کیا اسے کچا
کھایا جاسکتا ہے؟ کیا اسے پکانا، پینایا دوسرا چیزوں کے
ساتھ ملانا یا پانی میں بھگونا چاہیے؟

شکار کرنے کے لیے بھی، شکاری کو ضروری ہے کہ
شکار کیے جانے والے جانور کی عادتوں اور رودیے کے بارے
میں اچھی طرح واقف ہو۔ وہ دن کے مختلف حصوں کو کہاں
گزارتا ہے؟ وہ کہاں سے کھانا اور پانی پیتا ہے؟ کس طرح
سے وہ خطرناک ہو سکتا ہے؟ اس کے جسم کے مختلف حصوں کا
استعمال کیا ہے؟ ابتدائی لوگ نسل در نسل ان تمام چیزوں کو
سیکھتے اور اپنے بچوں کو ان سے واقف کراتے۔

- اوپر کی تصویر میں لوگ کس طرح اپنی غذا جمع کر رہے ہیں؟
- وہ کس قسم کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں؟
- اس تصویر میں آپ پانچ یا چھ قسم کے اوزار اور
ہتھیار دیکھیں گے؟ کیا آپ ان کی شناخت
کر سکتے ہیں؟
- 6.2 تصویر دیکھیے مرد اور خواتین جنگلوں سے
کیا لارہے ہیں۔
- تصویر میں وہ جو کام کر رہے ہیں اُسے بیان کریں۔

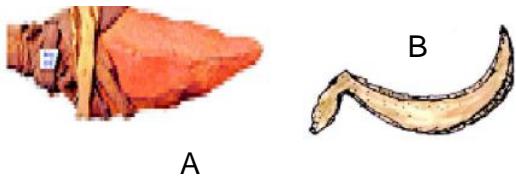
غذا جمع کرنا اور شکار کرنا

ہزاروں سال قبل تمام لوگ پہلوں، پھولوں، شہد،
جنگلی درختوں کی چھال اور خوردنی پیڑوں کے تنوں اور
جزوں کو، جو قدرتی طور پر جنگلوں میں اُگتے تھے جمع کرتے
اور چڑیوں اور جانوروں کا شکار کر کے زندگی گزارتے تھے۔
وہ نہ کاشت کاری کرتے اور نہ کوئی جانور پالتے تھے۔



شکل 3.3 کس طرح پھروں کے اوزار بنائے جاتے تھے۔ ایک
تکنیک کو یہاں ظاہر کیا گیا ہے۔

یہ لکڑے "Miceoliths" کہلاتے تھے۔ انھیں لکڑی سے
یا ہڈی کے دستوں سے جوڑ دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد یہ
چھریوں، تیروں اور درانتیوں کے طور پر استعمال کیے جاتے
تھے۔ یہ تھیارز میں کھونے، چھال کے لیے درختوں کو چھیننے،
جانوروں کی کھال نکالنے، گوشت اور ہڈیوں کو کاٹنے،



شکل 6.8: (A) ابتدائی دستی کلہاڑی
(B) ابتدائی دستی کلہاڑی

- کیا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ابتدائی لوگوں کی غذائی عادتوں اور آپ کی اپنی غذائی عادتوں میں کیسانیت اور فرق کیا ہے؟
- کیا آپ جانتے ہیں کہ ابتدائی لوگ کس قسم کے کپڑے پہنتے تھے؟

پھر کے اوزار

آج ہم میشینوں، ٹریکٹروں اور اسٹیل کے بنے اوزار وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ابتدائی لوگ بھی اوزاروں کا استعمال کرتے تھے، لیکن یہ پھروں، ہڈیوں اور لکڑی سے بنے ہوئے ہوتے تھے۔ پہلے بڑے پھروں کو تیز دھار دے کر احتیاط سے دوسرا پھر سے توڑتے۔ یہ لوگوں کو ایک اوزار اس طرح جو انھیں مچھلی کاٹنے، درختوں کے تنوں کے لیے زمین کھونے اور جانوروں کا شکار کرنے کے قابل بنا تا حاصل ہوتا تھا۔

ہزاروں سال کے بعد وہ سخت پھر سے نازک چھوٹے لکڑے بنانا شروع کیئے۔



شکل 6.5 امر آبادناگر کرنول کی کھدائی میں برآمد ہوئے پھر کے اوزار



شکل 6.4 (A)، (B) قدیم اوزار جو امر آباد، ضلع ناگر کرنول کی کھدائی میں بڑی تعداد میں برآمد ہوئے۔



شکل 6.7 چھوٹے پھر سے بنے اوزار جو گھن پور عادل آباد سے برآمد ہوئے



شکل 6.6 پھروں سے بنائے بلیز جو یا لیسورم، نلگندھ کی کھدائی سے حاصل ہوئے

- سوکھے پتوں کے قریب چقام پھروں کوایک دوسرے سے مار کر آگ بنانے کی کوشش کریں؟
- کیا آپ ابتدائی لوگوں کے ایک مقام سے دوسرے مقام کو اکشنل مقام کرنے کے وجوہات سمجھ سکتے ہیں؟
 - ❖ آگر کسی مقام کے تمام پھلوں یا جانوروں کو ختم کر دیا جائے تو کیا ہوگا؟
 - ❖ کیا جانور ایک ہی مقام پر رہتے ہیں یا وہ نقل مقام کرتے رہتے ہیں؟
 - ❖ کیا ایک ہی مقام پر تمام سال پانی دستیاب ہوتا ہے؟
 - آج بھی کئی لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوتے ہیں۔ منتقل ہونے کے دوران وہ کون سی چیزوں کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں؟
 - جب ابتدائی لوگ نقل مقام کرتے تھے وہ اپنے ساتھ کیا لے جایا کرتے تھے؟
 - آج کے زمانے میں کیوں لوگ خانہ بدش زندگی نہیں گزارتے۔ بلکہ وہ مکانات تعمیر کرتے اور ایک ہی مقام پر رہتے ہیں؟

پھلوں اور جڑوں کو کاٹنے اور جانوروں کے آسانی سے شکار کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ ابتدائی لوگوں کے یہ پتھر کے اوزار آج بھی موجود ہیں۔ جہاں وہ پائے گئے ان مقامات کا اور ان کے استعمال کردہ اوزاروں کا مطالعہ کر کے ہم ابتدائی لوگوں کی زندگی کے بارے میں اور بھی زیادہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

- آج کل لوگ کن مقاصد کے لیے پتھروں کا استعمال کرتے ہیں؟

آگ

ابتدائی لوگوں کے ذریعے آگ کی دریافت ان کی زندگی میں عظیم تبدیلیوں کا باعث بنی۔ غالباً وہ لوگ دو پتھروں کو یادو لکڑیوں کوایک دوسرے سے رکڑ کر آگ حاصل کرتے تھے۔ وہ گوشت کو کچا کھانے کے بجائے آگ کے ذریعے بھون کر کھانے کے قابل ہوئے۔ یہ کپی ہوئی غذا کی شروعات تھی۔ وہ غاروں میں روشنی فراہم کرنے کے لیے اور جنگی جانوروں کو دور رکھنے کے لیے آگ استعمال کرتے تھے۔ استعمال کے لیے لکڑی کو آگ پر گرم کر کے خشک اور سخت بنایا جاتا۔

- آج ہم آگ کو کس لیے استعمال کرتے ہیں؟
- ابتدائی لوگوں کی زندگی کو محسوس کرنے کے لیے روئی یا

خانہ بدش زندگی

ابتدائی لوگ غاروں یا درختوں یا چٹانوں کے نیچے چھوٹے گروہوں کی شکل میں رہتے تھے۔ وہ مکانات تعمیر نہیں کرتے تھے۔ دراصل وہ خانہ بدشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اکثر وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو قفل و حرکت کرتے رہتے تھے۔ جو لوگ پاندی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لقل مقام کرتے ہیں وہ ”خانہ بدش“ کہلاتے ہیں۔



تصویر 6.9: غار میں پانی گئی تصویر۔ جو پانڈا لاؤ آگ (ریگوٹا، جنہے شکر ضلع میں دستیاب ہوئی)

مصوری (پینٹنگ)

ابتدائی لوگ جانوروں اور شکاری مناظر کی تصویریوں کو کوئی غاروں اور چٹانوں کی پناہ گاہوں کی دیواروں پر بناتے تھے۔ مختلف رنگین پتھروں کے سفوف کو جانوروں کی چربی سے ملاتے تھے۔ اس کے بعد بانس کے برش سے تصویریوں کو پینٹ کرتے تھے۔ شاید ان کے لیے اس طرح کی تصویریوں کو اتنا مذہبی تھے۔ شاید ان کے لیے اس طرح کی تصویریوں کو اتنا مذہبی اہمیت رکھتا تھا۔

- کیا آپ کے مقام پر لوگ مذہبی رسومات اور تہوار کے ایک حصہ کے طور پر تصاویر یا خاکے اُتارتے ہیں؟

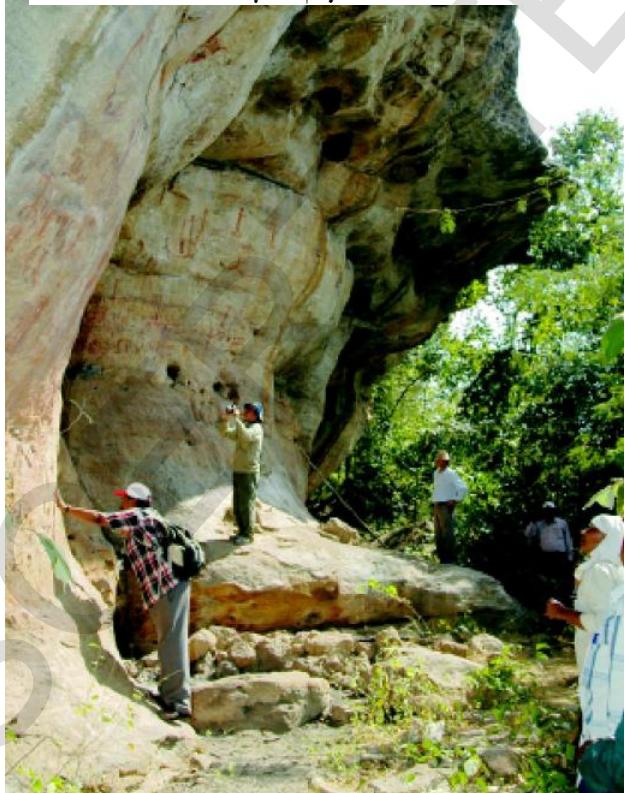
تلنگانہ کے پتھر کے دور کے مرکز

ابتدائی پتھر کے دور سے ہی ما قبل تاریخ زمانے کے لوگ تلنگانہ کے مختلف حصوں میں رہتے تھے۔ ریاست کے تقریباً تمام اضلاع میں ہمیں اس دور کے بنائے گئے پتھر کے اوزار دستیاب ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض مقامات ہیں۔ ضلع جے شنکر میں ایکالا، ضلع ناگر کرنوں میں امر آباد، ضلع علگندہ میں ایشورم، ضلع پدا پلی میں راما گنڈم، ضلع عادل آباد میں اٹنور، ضلع نظام آباد میں آرمور، ضلع سنگاریڈی میں مانجرا وادی اور ضلع بھدرادری میں چیرلا۔

☆ آپ کے ضلع میں واقع ایسے مقامات کے بارے میں اپنے ٹیچر سے معلوم کیجیے۔ اور ان مقامات کا دورہ کیجیے کسی قریبی شہر میں موجود میوزیم میں پتھر کے اوزار کا مشاہدہ کیجیے۔

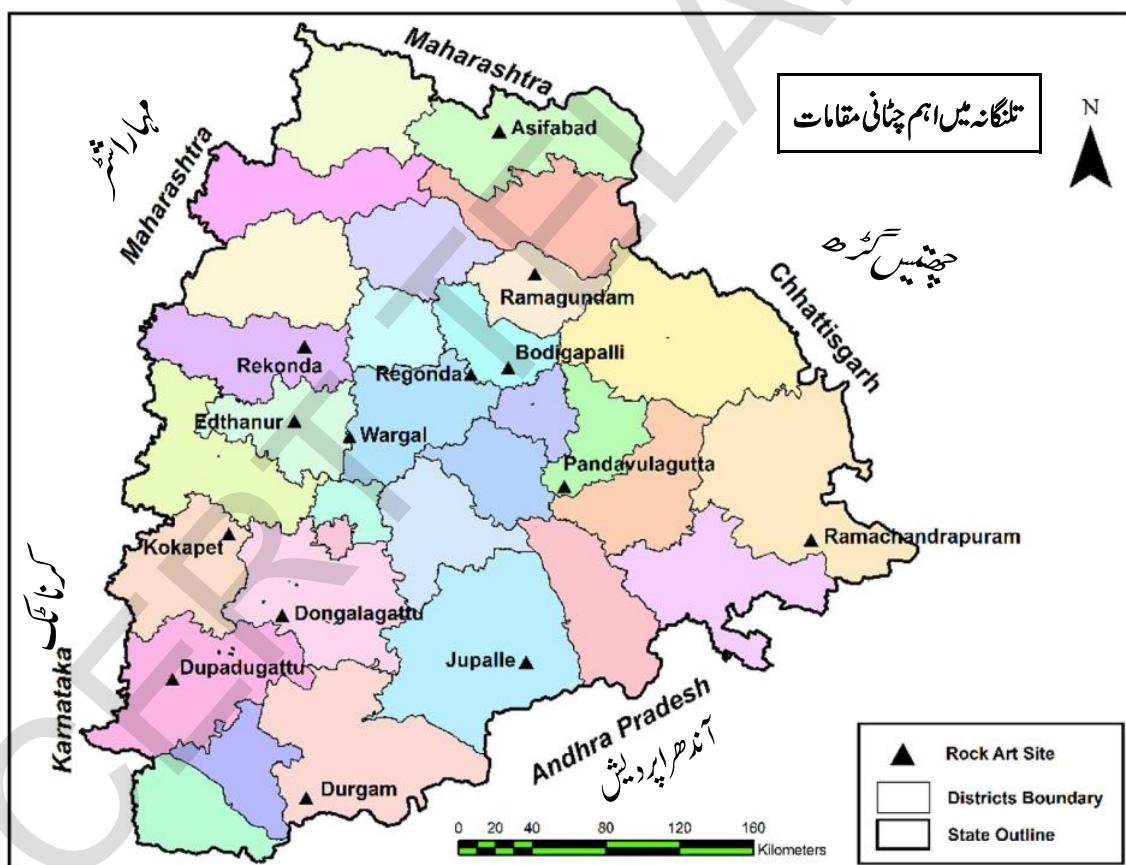
پتھر کے چھوٹے اوزار اور چٹانی آرٹ کے مرکز
تلنگانہ میں رہنے والے ما قبل تاریخ کے لوگوں نے اپنے پیچھے پتھر کے چھوٹے اوزار اور مصوری کے بے شمار نمونے چھوڑے ہیں۔ مصوری کے یہ نادر نمونے ہمیں ضلع ورنگل کے گاؤں ترولماگری کے قریب چٹانی پناہ گاہوں کی

تصویر 6.10: نیلادری پہاڑ میں ایک غار۔ جو ضلع کھنم کے پینوں بلی منڈل میں رام چندر اپورم میں ہے۔



☆ ان تصویروں کا رنگ کیا ہے؟ کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ ان تصویروں کو بنانے میں رنگوں اور برشوں کا استعمال کیا گیا ہے؟

☆ ذیل میں دیے گئے نقشے کو دیکھیے اور آپ کے ضلع میں واقع چٹانی آرٹ کے مراکز کی نشاندہی کیجیے۔ چٹانی آرٹ کی تصویریں شکار، لڑائی کے مقابلوں، شہد جمع کرنے، رقص و موسیقی، کے مناظر پر مشتمل ہیں۔ ان تصویروں میں بتائے گئے جانوروں میں ارنا، بھینسا، بھینس، چکارا، ہرن، ہاتھی، جنگلی بکری، شیر، مگر، مچھ، بچھوخار پشت، کیکڑا، مینڈک، رینگنے والے حشرات، مچھلیاں، کچھوا، چھپکلی، بندر، پیچھے اور کئے قابل ذکر ہیں۔ ان تصویروں میں پرندوں کو بھی بتایا گیا ہے۔ جیسے چیل، گدھ، بگلا، مور، کوا، مکھیوں کے چھتے اور تیلیاں وغیرہ۔ ان میں جیومٹری علامات اور انسانی شکلوں کو بھی ظاہر کیا گیا۔ ہتھیار جیسے تیر کمان، تلوار اور بھالے وغیرہ بھی ان تصویروں میں دکھائے گئے ہیں۔





شکل 6.11(c)

آج کے زمانے کے شکاری۔ نہ اکٹھا کرنے والے آج بھی لوگوں کے کئی گروہ شکار کرنے اور غذا جمع کرتے ہوئے دنیا کے مختلف حصوں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی ریاست میں ”یانادیس“، اور چھوپ حالیہ زمانے تک اسی طرح سے زندگی گزارتے تھے۔ بعض دانشوروں نے ان کے ساتھ رہنے اور ان کی زندگی کو سمجھنے کی کوشش کی۔ دنیا بھر میں کیے گئے کئی مشاہدات کے ذریعہ مورخین نے جنگلوں میں ہزاروں سالوں سے رہنے والوں کی زندگی کا تجزیہ کرنے کی کوشش کی ہے۔
تصویر 6.11(a,b,c) : چھوپ قبائل کے شکاری اور غذا اکٹھا کرنے والے 1930 کے دہائی میں



شکل 6.11 (a)

مشترکہ رہنمائی
ہم نے دیکھا ہے کہ ابتدائی لوگ چھوٹے گروہوں میں خانہ بدوسی کی زندگی گزارتے تھے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرد اور خواتین دونوں شکار کرنے اور غذا جمع کرنے میں حصہ لیتے تھے۔ خواتین اور بچے کو غذا جمع کرنے اور چھوٹے جانوروں کا شکار کرنے کا کام کرتے اور بڑے جانوروں کا شکار کرنے اور ان کی کھون کرنے کئی روز لگتے تھے۔ یہ شاید زیادہ تر مرد کیا کرتے تھے۔
شکار جمع کرنے والے اپنی جمع کی ہوئی غذا کو گروہ کے تمام اراکین میں تقسیم کرتے تھے۔ غذا کا ذخیرہ کرنے کی زیادہ گنجائش نہیں تھی کیونکہ یہ زیادہ تر سڑ جانے والی چیزیں جیسے گوشت، مچھلی، پھل، پتے، زیریز میں تنے اور جنگلی اناج کی تھوڑی سی مقدار ہوتی تھی۔
اناج اور دالیں جو آج ہم کھاتے ہیں اتنی جلدی خراب نہیں



شکل 6.11 (b)

زمانے میں کسان کی فصل کٹائی کی پوجا میں کوئی
یکسا نیت دیکھتے ہیں؟

غذا جمع کرنے سے غذا پیدا کرنے تک

ہزاروں سال انسان شکار کرنے اور غذا جمع کرنے کے ذریعے زندگی بس کرتا رہا۔

صرف 12,000 سال پہلے انہوں نے فصلیں اگانی شروع کیں۔ کیوں وہ اپنی زندگی کے طرز عمل کو بدلتے؟ چلے معلوم کریں: تقریباً 12,000 سال پہلے دنیا کی آب و ہوا میں بڑی تبدیلی آئی۔ کیونکہ یہ زیادہ گرم ہو گئی اور یہ فطری نباتات میں بڑی تبدیلی لائی یعنی جنگلوں کے بڑے خطوط گھاس کی زمین میں تبدیل ہو گئے۔ یہ گھاس کی زمین چرنے والے مویشیوں جیسے گائے، بیل، بھیڑ اور بکریوں کو سوکھی گھاس فراہم کی۔ وہ اناج بھی رکھتے تھے جسے انسان بھی کھا سکتے تھے۔ اس لیے وہ لوگ گھاس اور مویشیوں سے قریبی تعلق رکھنا شروع کیئے اور بتدریج انھیں کنٹروں بھی کرنا شروع کر دیئے۔ یہ پودوں اور مویشیوں کو پالنا کھلاتا ہے۔ چلے دیکھتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔

فصلوں کو اگانا اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنا

آہستہ آہستہ ابتدائی انسان یعنی مرد، خواتین اور بچے ایسے مقامات کا مشاہدہ کرنے لگے جو غذا کے حصول میں معاون ہوتے تھے۔ وہ بیجوں سے پودے کس طرح اُگتے ہیں اس بات کا بھی مشاہدہ کرنے لگے اس کے لیے وہ پودوں اور مویشیوں کی حفاظت کرنے لگے۔ جس کے نتیجے میں پودے نشونما پا کر فصل ہونے لگی۔ ایسے مقامات جہاں غذا کے لیے مددگار پودے اُگتے تھے لوگ ان مقامات پر رہنے لبنتے اور کاشت کاری کرنے لگے۔ اس طرح زمین کے مختلف مقامات پر کاشت کاری کرنے والے مختلف گروہوں کو کسان کہا جانے لگا۔

مختلف مقامات پر لوگ دھان، گیوں، باری، دالوں، باجرہ، بڑوں اور ترکاریوں کی کاشت کرنے لگے۔ جب لوگ ایک

ہوتے۔ ہمارے پاس انھیں مہینوں تک محفوظ رکھنے کے لیے مرتبان اور ڈبے ہوتے ہیں۔ لیکن، ابتدائی لوگ ایسی بھاری چیزوں نہیں رکھ سکتے تھے۔ کیونکہ وہ اکثر ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مقام کرتے رہتے تھے۔

چونکہ ان کی جنگلوں کے تمام مسائل تک مفت رہائی تھی اس لیے وہ تمام غذا کو تقسیم کرتے تھے، شکار جمع کرنے والوں میں کوئی امیر و یا غریب نہیں تھا۔ وہ سب مساوی تھے اور ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرتے تھے۔ وہ تمام اہم فصلیں ایک دوسرے سے بجٹ و مبارٹ کے ذریعے لیتے تھے۔ حالانکہ شکار جمع کرنے والے جنگلی جانوروں کا شکار کرتے تھے مگر وہ جنگلوں، پودوں، درختوں، جانوروں، دریاؤں اور پہاڑوں کا احترام کرتے تھے۔ وہ اکثر ان کی پوجا کرتے تاکہ تمام وقت وہ کافی غذا حاصل کرتے رہیں۔



شکل 6.12 شکار کی ہوئی ہر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم ابتدائی لوگوں کی زندگی کا تصور کر سکتے ہیں جو جنگلوں میں شکار کرتے اور غذا جمع کرتے تھے۔

- کیوں ابتدائی لوگ زیادہ عرصہ تک غذا کا ذخیرہ نہیں کر سکتے تھے؟
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر شکار جمع کرنے والے غذا تقسیم نہیں کرتے تو کوئی مسائل پیدا ہوتے؟
- کیوں ان میں غریب لوگ نہیں ہوتے تھے؟
- کیا آپ ابتدائی لوگوں کی طرف سے شکار کیے جانے والے جانور کا شکریہ ادا کرنے اور آج کے

درحقیقت تمام لوگ کاشت کاری اور جانوروں کو پالنے کے کام سے وابستہ نہیں تھے۔ بلکہ کئی لوگ جنگلوں میں شکار کرتے اور اسے جمع کرتے تھے۔ اسی طرح تمام لوگوں نے زراعت کے اسی طریقہ کو اختیار نہیں کیا۔ ابتداء میں کئی لوگوں نے تبادل طریقہ زراعت اپنایا جیسے پودو (Poudou) (اس کے بارے میں آپ ساتویں باب میں پڑھیں گے) اور کچھ لوگ جنگلوں سے شکار جمع کرتے اور ساتھ ہی کاشت کاری بھی کیا کرتے تھے۔

ان میں سے چند نے محسوس کیا کہ زمین کی زرخیزی ہل جوت کا اور کھاد کے استعمال سے برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ جب انھوں نے ہل چلانا اور جانوروں کی کھاد کو استعمال کرنا شروع کر دیا تو انھیں چند سالوں تک نئی زرخیزی زمین کی تلاش نہیں کرنی پڑی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ہمیٹی باڑی کے ساتھ ساتھ ایسے جانوروں کو بھی پالتے تھے جو ہل جوتے، نقل مقام کرنے اور زمین کی کھاد کے لیے ضروری ہوتے تھے۔

رہائشی زندگی

جب لوگوں نے پودوں کو اگانا شروع کیا تو وہ ایک طویل عرصہ تک ایک ہی مقام پر رہنے لگے۔ اناج کے کپنے تک وہ پودوں کی دیکھ بھال کرتے، پانی دیتے، گھاس پوس نکalte، جانوروں اور پرندوں کو اس سے دور رکھتے تھے۔ اس طرح کثیئی پرانھیں وافر مقدار میں اناج میسر ہو جاتا تھا۔ جسے وہ ایک ہی وقت میں استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ تقریباً 6 ماہ سے ایک سال کے طویل عرصہ تک محفوظ کیا جاتا تھا۔ ان تمام کے یہ معنی ہیں کہ لوگ ایک جگہ رہنے لگے اور اناج کو محفوظ کرنے کے لیے مکانات تغیر کرنے لگے۔



تصویر 6.13: ایک قدیم گھر۔ آپ کے خیال میں اس میں کیا محفوظ کیا جاتا ہو گا؟

دوسرے کے ربط میں آنے لگے تو وہ مختلف قسم کی فصلوں اور ترکاریوں کی کاشت کس طرح کی جاتی ہے اور ان کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے جان گئے۔

اسی طرح انسان بے ضر جانوروں کو ان کے خیموں کے قریب آنے اور گھاس اور دیگر چھوڑی ہوئی غذا کو کھانے کے موقع فراہم کیے اور ان جانوروں کی دوسری جنگلی جانوروں سے حفاظت بھی کرنے لگے۔ اس عمل سے ان کو بے حد فائدہ ہوا جیسے پابندی سے گوشت کی فراہمی، جانوروں کی کھال اور دودھ حاصل ہونے لگا۔ بعد میں وہ بیلیوں اور گدھوں کو بوجھ اٹھانے اور رحیمیوں میں ہل جوتے کے لیے استعمال کرنے لگے۔

پالتو بنانا

عام طور پر لوگ انہی پودوں اور جانوروں کا انتخاب کرتے جن سے اچھی پیداوار حاصل ہوتی تھی اور جو بیماریوں سے محفوظ رہتے تھے۔ ایسی ہی فصلوں کے بیجوں کا انتخاب دوسرے موسم میں تم ریزی کے لیے کرتے تھے۔ صرف مخصوص جانوروں کی ہی نسلوں کو فروغ دیتے۔ اس طرح ان کی جانب سے دیکھ بھال کردہ پودے اور جانور، جنگلی پودوں اور جانوروں سے مختلف ہو گئے۔ جب لوگ مخصوص فصلوں کو بوتے اور پھل آنے تک اُن کی حفاظت کرتے یا وہ مخصوص جانوروں کی افزائش کرتے اور اپنے استعمال کے لیے اُن کی حفاظت کرتے ہیں تو یہ عمل ”پالتو بنانا“ Domestication کہلاتا ہے۔

اس طرح لوگوں نے کئی سورسوں تک ان پودوں کو اگایا اور ان جانوروں کو پالا جو خاص طور پر ان کے لیے فائدہ مند تھے۔

- کیا آپ ایسا سمجھتے ہیں کہ کسان، بہتر بیجوں کے انتخاب کے لیے دوسرے سال بھی ”پالتو بنانے“ کا طریقہ استعمال کرتے ہیں؟
- آپ کس طرح سمجھتے ہیں کہ لوگ ان فصلوں کی حفاظت کرتے ہیں جو بونے کے لیے منتخب کی جاتی ہیں؟
- لوگ کس طرح ان جانوروں کی حفاظت کرتے ہیں جن کی وہ نسل بڑھانا چاہتے ہیں؟

میں بغایدی طور پر بہت سی تبدیلیاں لے آیا۔ اس نئے قسم کے پتھر کے اوزار کی ایجاد کے بعد کے زراعتی دور کو ”جدید پتھر کا دور“ کہا جاتا ہے۔



شکل 6.15 لکڑی سے بڑا ہوا کلہاڑی کا سرا۔
امر آباد نگر کرنول میں کھدائی کے دوران حاصل ہوا



شکل 6.16 جدید پتھر کے دور کے پتھر کے اوزار جو دھار رکھنے والے پتھروں سے بنائے گئے۔ یہ سر و پلی جو گولا مبامیں کھدائی سے حاصل ہوئے
ماخذ: تالگانہ آثار قدیمہ میوزم، حیدر آباد

- آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ اناج کو ذخیرہ کرنے کے لیے کیا کرتے تھے؟
- کیوں فضلوں کو اگانے والے ایک طویل عرصہ تک ایک ہی مقام پر رہا کرتے تھے؟
- ابتدائی لوگوں کی استعمال کی جانے والی جھونپڑیوں کا تصور کیجیے اور ان کی تصویر بنائیے۔ آپ کے خیال میں وہ ہمارے گھروں سے کس طرح مختلف تھے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

جب ایک مقام پر رہنا ناگزیر ہو گیا تو وہ لوگ پتھر، لکڑی، مٹی اور سوچی گھاس کی جھونپڑیاں بنانے لگے۔ اناج کو پکانے اور محفوظ کرنے پانی دودھ وغیرہ کے لیے برتنوں کی ضرورت پڑی جس سے انہیں مختلف قسم کے گھرے اور دیگر برتن بنانے کی ترغیب ملی۔ انہوں نے برتنوں کو خوشنا بنانے کے لیے ان پر پینٹنگ کرنا اور سنجانا بھی شروع کیا۔

پکانے کے لیے چلوں اور اناج پینے کے لیے پتھروں وغیرہ کی بھی ضرورت تھی۔ جب ماہرین آثار قدیمہ نے ابتدائی لوگوں کے زرعی مقامات کی کھدائی کی تو انہیں عام طور پر جھونپڑیوں کی عالمتیں، برتنوں کے باقیات، چولہے، چھوٹے چھوٹے سنگی اوزار اور پینے کے پتھر حاصل ہوئے۔ بعض اوقات وہ کچھ اناج کو برآمد کیتے جو آگ میں کافی بھونا ہوا تھا۔ اور اس طرح یہ اس زمانے میں محفوظ کیا جاتا تھا۔



شکل 6.14 ماہر آثار قدیمہ نے 12,000 سال قبل کے ذخیرہ کی گئی نذارے کے باقیات برآمد کئے
ابتدائی کسانوں کو درختوں اور شاخوں کی کٹائی کے ذریعہ جنگل کو صاف کرنے کی ضرورت پڑی اس لیے وہ ایک نئے قسم کے پتھر کے اوزار تیار کیے جسے ماہرین آثار قدیمہ ”جدید پتھر“ (Neolith) کہتے ہیں۔

ابتدائی کسان نے ایک بہترین قسم کے پتھر کا انتخاب کیا جسے پتھر پر رکڑا گیا تاکہ اس کی دھار کلہاڑی جیسی بنے۔ اس کلہاڑی کے سرے کو بعد میں لکڑی کے دستے سے جوڑ دیا اور اسے وہ درختوں وغیرہ کو کاٹنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ نئے اوزار سے فضلوں کو اگانے کے ذریعہ ابتدائی لوگوں نے ایک ایسے عمل کو شروع کیا جو تقریباً ان کی زندگی کے تمام پہلوؤں

پر دلیش کے کرنوں اور انت پور میں پائے گئے۔ اس کے علاوہ گائے کا گوبڑا راکھ نے پتھر کے اوزار، کلہاڑی، پتھروں کی پیتاں، ہاتھ سے بننے ابتدائی برتن حاصل ہوئے۔ چند سو سالوں کے بعد ان میں سے کئی لوگوں نے فصلوں کی کاشت کرنا اور گاؤں میں سکونت اختیار کرنا بھی شروع کیا۔

جدید پتھر کے دور کا تینگانہ

جدید پتھر کے دور کے مقامات ورنگل روول، ورنگل اربن، جنگلوں، جنچ شنکر، سدی پیٹ، ناگر کرنوں، محبوب نگر، کریم نگر اور عادل آباد جیسے اضلاع میں پائے گئے اور ان مقامات سے زیر زمین پتھروں کے اوزار حاصل کئے گئے۔

پاکنڈہ (ورنگل) کی کھداوی میں مٹی کے جلے ہوئے چوہے اور بڑی تعداد میں غذائی اجناس کا ذخیرہ کرنے والے برتن اور صراحی برآمد ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مقامات پر لوگ 3300 سال قبل زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

ہندوستان میں فصلوں کی کاشت کاری کے ابتدائی ثبوت ہم کو بلوچستان میں 10000 سال قبل کے دور میں اور ہندوستان میں، کشمیر میں 5000 سال قبل اور بہار میں چار یا پانچ ہزار سال قبل کے دور میں ملتے ہیں۔

جانوروں کے Domestication کے سب سے پہلے ثبوت دکن میں تلنگانہ، آندھرا پردیش اور کرناٹک کی سرحدوں سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان ریاستوں میں راکھ کے بڑے بڑے تودے کئی مقامات پر ملے ہیں۔

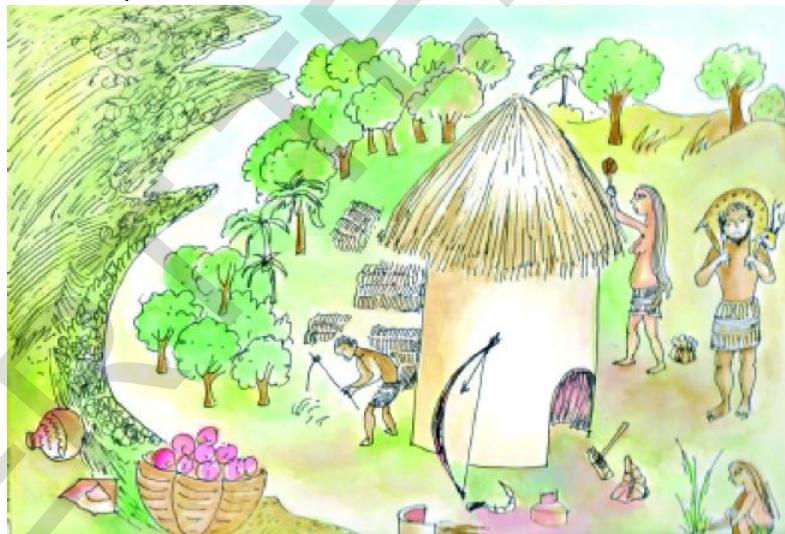
ماہرین آثار قدیمہ کا یقین ہے کہ تقریباً 5000 ہزار سال پہلے ان علاقوں کے شکاریوں نے مویشیوں کو پالنا شروع کیا۔ وہ مویشیوں کو ایک خاص جگہ کھونٹے سے باندھ دیتے تھے جس کی وجہ سے گائے کے گوبڑا بہت انبار لگ جاتا اور وہ سوکھ جاتا تھا۔ غالباً اسے وہ تہواروں کے دنوں میں جلایا کرتے تھے۔ ایسے راکھ کے تودے ہماری ریاست میں ناگر کرنوں اور آندھرا

کلیدی الفاظ

شکاری اور غذا جمع کرنے والے	چھوٹے پتھر کے اوزار
مشترک رہن سہن	خانہ بدوش
مویشیوں کو پالنے والا	رہائشی زندگی
ماہرین آثار قدیمہ	جدید پتھر کا دور
گلہ بانی	پوڈوز راعت

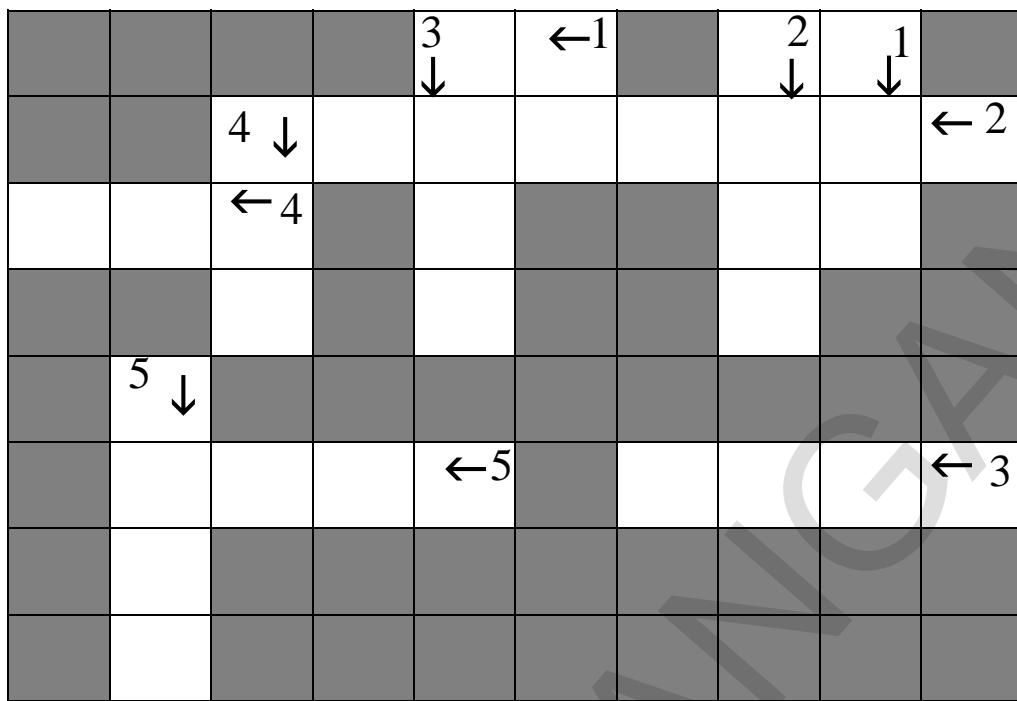
اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

- آپ کے خیال میں ابتدائی لوگ سوتی اور اوپنی کپڑے کیوں نہیں پہنتے تھے؟ (AS1) .1
 چلوں کو کانٹے کے لیے آپ کن اوزار کا استعمال کرتے ہیں؟ اگر یہ اوزار دستیاب نہ ہوتے تو آپ کیا کرتے؟ .2
 ابتدائی لوگوں کے استعمال کردہ اوزاروں سے جدید زمانے کے اوزار کا مقابلہ کریں۔ (AS1) .3
 ابتدائی لوگ کیوں ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے تھے؟ جن وجوہات کے لیے آج ہم سفر کرتے ہیں اس سے وہ کس طرح کیساں یا مختلف ہیں؟ (AS1) .4
 ذیل میں دیئے گئے تراشی گئی چیزوں پر آرٹ کے نمونوں کے مقامات کی تلنگانہ کے نقشہ میں نشاندہی کریں (AS5) .5
 (A) آصف آباد (B) پنڈ اولادگڑھ (C) کوکاپیٹ (D) درگم (E) ریمنڈہ (F) رام چندر اپورم
 موجودہ کسانوں اور چواہوں کی زندگی کس طرح جدید تکھر کے دور کے لوگوں سے مختلف ہے۔ کوئی تین بہلوؤں کا ذکر کریں۔ .6
 ابتدائی لوگوں کے پالتو جانوروں اور زراعتی پیداوار کی فہرست بنائیں اور ہر ایک پر چند جملے لکھیں۔ (AS3) .7
 اگر کوئی چولہا اور پینے کا پتھرنیں ہوتا تو ہماری غذا پر اس کا کیا اثر ہوتا؟ (AS4) .8
 پانچ سوالات کی ایک فہرست بنائی جو کہ آپ ایک ماہر آثار قدیمہ سے پوچھنا چاہیں گے؟ (AS4) .9
 یونیورسٹی گئی تصویریں کئی چیزیں ہیں ان میں سے کون ہی چیزیں شکار جمع کرنے والے لوگوں سے تعلق نہیں رکھتی ہیں؟ کون سی چیزیں شکار جمع کرنے والوں اور زراعت کرنے والوں دونوں سے تعلق رکھتی ہیں؟ ان کی پیچان کے لیے مختلف نشان لگائیے۔ .10



شکل 3.21

- آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ جانوروں کو پالنے سے ابتدائی انسان کی زندگی آسان ہو گئی؟ (AS6) .11
 صفحہ نمبر 47 پر خانہ بدوسٹ زندگی کے عنوان تحت دیے چکر کو پڑھ کر اس پر تبصرہ کیجئے۔ .12
 ذیل میں دیئے گئے معنے کو اشاروں کی مدد سے حل کیجیے۔



اشارے : دائیں سے بائیں

1. جانوروں کے گوشت کو اس پر بھوننا جاتا تھا۔ (2)
2. ایک مقام سے دوسرا مقام کو نقل مقام کرنے والے لوگ (8)
3. تبادل کا شکاری (4)
4. ابتدائی لوگ اوزار بنانے کے لیے اسکا استعمال بھی کرتے تھے۔ (3)
5. تلنگانہ، آندھرا پردیش اور کرناٹک کی سرحدوں کے قریب اس کے بڑے بڑے تودے ملے ہیں۔ (4)

اوپر سے نیچے

1. ابتدائی لوگ یہاں زندگی بسر کرتے تھے۔ (3)
2. حالیہ برسوں میں پائے جانے والے بیکاری اور غذا کاٹھا کرنے والے لوگ (4)
3. ابتدائی دور میں یہ جانور بار برداری اور ہال جوتے کے لیے استعمال کئے جاتے تھے۔ (4)
4. ابتدائی دور کے لوگوں کی اکٹھا کی جانے والی غذا میں یہ اہم شے تھی (3)
5. ابتدائی دور میں اگائی جانے والی فصلوں میں یہ اہم فصل تھی (4)

منصوبہ کام: معلوم کریں کہ کیا کوئی چٹانی پینٹنگ کے مقامات آپ کے گاؤں / شہر سے قریب ہیں اور اپنی جماعت کے ساتھ وہاں کا دورہ کریں۔ اس پر پورٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں منظاہرہ کیجیے۔

عصر حاضر کی زراعت

وینکلنا پورم میں موگ پھلی کی فصل کی کٹائی کا موسم تھا۔ کسانوں نے نومبر کے آخری ہفتے میں موگ پھلی کے بجou کو بوبیا۔ اور فروری میں فصل کی کٹائی ہوئی۔ ہم نے اس گاؤں کو جاتے ہوئے رما، لکشمما اور پدمانامی تین خواتین مزدوروں کو دیکھا جو کھیت میں بیٹھے ناشتا کر رہے تھے۔ ہم نے ان سے ان کے کام کے بارے میں گفتگو شروع کی۔

مصروف رہتے ہیں،” ہم نے پوچھا۔

”ہاں۔ مگر اس طرح کا کام ہم کو سال بھر میں صرف چند ہفتے ہی ملتا ہے۔ اور باقی دنوں میں ہم کو حکومتی اسکیمات کے تحت کام کا انتظار کرنا پڑتا ہے یا ہم بے کار گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ پدمانے بتایا۔

”حکومت کی اسکیم کے تحت بھی ہم کو سال بھر میں چند ہفتے ہی روزگار حاصل ہوتا ہے۔ رما کہنے لگی۔

لکشمما شکایتا کہنے لگی کہ پچھے نہیں کیوں ضروری غذائی اشیاء کی قیمتیں اور ترکاریوں، کپڑوں اور ہمارے اسکول جانے والے بچوں کی اسٹیشنری کی قیمتیوں میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے مگر ہماری اجرت میں اضافہ نہیں ہوتا،“

عموماً خاتون مزدور روزانہ 100 سے 130 روپے کماتی ہیں جب کہ مرد مزدور روزانہ 200 تا 250 روپے تک کام لیتے ہیں۔

بنج بونے یا کٹائی کے موسم میں خواتین 120 سے 150

وینکلنا پورم۔ موگ پھلی کے کھیتوں میں کام کرنے والے زرعی مزدور

”جھلسانے والی دھوپ میں کھیت میں اکڑوں بیٹھ کر موگ پھلی توڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ ہمارا آجر روی ہمیں اتنی ہی مزدوری دیتا ہے جتنی ہم موگ پھلی توڑتے ہیں۔ ہمیں کافی تیز کام کرنا پڑتا ہے ورنہ ہمیں دن بھر کی محنت کے بعد 100 تا 150 روپے مزدوری بھی نہیں مل پاتی،“ لکشمما نے بتایا۔

”شاید آپ لوگ موجودہ دنوں میں بہت زیادہ



شکل 7.1 موگ پھلی کی فصل کی تیاری

تلنگانہ میں تقریباً 2/5 دیہی خاندان زرعی مزدوری کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض چھوٹی چھوٹی اراضیات کے مالک ہیں اور ماقبلی لوگ بے زمین ہیں۔ غیر زرعی کاموں میں آمدنی کسی قدر زیادہ ہونے کے باوجود دیہی علاقوں میں ان کاموں کی قلت ہے۔ اسی لیے وینکنٹا پورم گاؤں کے بہت سے خاندان دوسرے قصبات اور شہروں کو چلے گئے ہیں۔

- وینکنٹا پورم میں مزدور کس قسم کے کام کرتے ہیں؟
- اپنے خاندان کی سال بھر کے اخراجات کی پابجائی کے لیے مزدور کن کن ذراائع کا استعمال کرتے ہیں؟
- مختلف پس منظر میں مرد و خواتین کی اجرتوں میں فرق کا مقابل کیجیے؟ آپ کے خیال میں اس فرق کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

وینکنٹا پورم کے چھوٹے کاشکار ہمیں مزدوروں سے گفتگو کرتے دیکھ کر ان کا آجر روی ہمارے قریب آیا اور ہم سے گفتگو کرنے لگا۔ وہ موگ چھلی کی فصل کی کثائی کے لیے ایک یادو مزدوروں اور کئی ایک خاتون مزدوروں کو کام پر رکھتا ہے۔ مزدوں کا کام موگ چھلی کے پودوں کو کھاڑنا اور انہیں گھٹوں کی شکل میں باندھ کر ایک جگہ بمع کرنا ہوتا ہے۔ جبکہ خواتین ان جمع شدہ پودوں سے موگ چھلی توڑنے کا کام کرتی ہیں۔

”میں عموماً فصل کی کثائی کے لیے مزدوروں کو رکھتا ہوں، کیونکہ دیگر کام میں اپنے خاندان کے ارکان اور پڑوئی کسانوں کی مدد سے کر لیتا ہوں،“ روی نے کہا۔ روی کی بیٹی بھی وہاں موگ چھلی توڑ رہی تھی۔ روی اسے کافی لمحہ نہیں روانہ کرتا جو قریبی قصبے میں واقع ہے کیونکہ کانچ کی فیس اور دیگر اخراجات اس کے بس کے باہر ہیں۔ اس لیے اس کی بیٹی بھی کھیت میں کام کرتی ہے۔

روپے تک کم الیتی ہیں جب کہ مرد مزدوروں کو 150 سے 0 02 روپے اجرت حاصل ہو جاتی ہے۔ حکومت کی روزگار اسکیم کے تحت مرد و خواتین دنوں کو لوگ بھگ 150 روزانہ اجرت ملتی ہے۔ غیر زرعی کاموں مثلاً ریت، اینٹ وغیرہ کوڑکوں میں لا دنے اور اتارنے اور تعمیری کام سے یہ لوگ کسی قدر زیادہ آمدنی حاصل کر لیتے ہیں۔ یعنی مردوں کو 300 روپے اور 180 تا 200 روپے خواتین کو حاصل ہوتے ہیں۔ مگر اس طرح کے کام بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

”ہم یہاں غیر زرعی کام کہاں حاصل کر سکتے ہیں؟ اچانک تعمیری مزدوری کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اس کے لیے ہم کو قصبوں اور شہروں کو جانا پڑتا ہے، پدمانے کہا۔

”ہمارے پڑوئی گاؤں کے بعض کسان انگور اور پھولوں کی کاشت کرتے ہیں۔ صرف ان لوگوں کو ہی وہاں روزگار ملتا ہے جو وہاں پابندی سے جاتے ہیں اور کام سیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہم انگور اور پھولوں کے باغوں میں اچانک یہ کام کس طرح کر سکتے ہیں؟ اور وہ بھی سال بھر میں صرف چند روز کے لیے؟ جب کہ وہاں ہمارے چھوٹے بچوں کو ساتھ لانے کی اجازت نہیں ملتی؟ ہم اپنے بچوں کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں؟، لکشمما نے سوال کیا۔“

ہم سرکاری اسکیم کے کام کرتے ہیں کیونکہ ان کاموں کے لیے خاص مہارتوں کی ضرورت نہیں ہوتی،“ رمانے کہا۔

رما، لکشمما اور پدماجیسے غریب محنت کش خاندانوں کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے درکار آمدنی کے حصول میں کافی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان خواتین کو امور خانہ داری کے لیے بھی کافی وقت صرف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً بچوں کو اسکول کے لیے تیار کرنا، کھانا پکانا، پانی لانا، لکڑیاں اکٹھا کرنا وغیرہ۔

ہے۔ اگر بیج اعلیٰ قسم کے نہ ہوں، یا کھاد کا مناسب استعمال نہ کیا گیا ہو تو فصل کیڑوں کا شکار ہو جاتی ہے اور پیداوار بہت کم اور غیر معیاری ہوتی ہے۔ کم پیداوار کی وجہ سے بسا اوقات کسان اپنے قرضوں کو واپس کرنے کے موقف میں بھی نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ انہیں اپنی پیداوار کو کمتر قیمتیوں پر بروکروں اور ساہوکاروں کے حوالے کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسان ان کے قرضدار ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کی پیداوار پر اچھی قیمت بھی حاصل نہیں ہو پاتی۔

مزید یہ کہ وہ اپنے خاندان کی گھریلو ضروریات کی تکمیل کی خاطر بھی قرض لیتے ہیں۔ لہذا قرض بڑھتے بڑھتے اس قدر رزیادہ ہو جاتا ہے وہ اپنی محدود آمدنی کے ذریعہ اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ جب کسی سال کسی وجہ نصیل کی بر بادی ہوتی ہے تو کسانوں کو شدید اذیت اور غم میں بنتا ہونا پڑتا ہے۔ حالیہ برسوں میں چھوٹے چھوٹے کسانوں کی یہ بے اطمینانی اور غم بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اس تکلیف دھ صورتحال سے نکلنے کا کوئی راستہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

معاہداتی کاشتکاری

اس صورتحال سے نکلنے کے لیے بعض کسانوں نے کارخانوں اور کمپنیوں سے معاہدے کرنے شروع کئے کہ وہ بعض مخصوص فصلوں کی پیداوار کو ان ہی کے حوالے کریں گے۔ حالانکہ یہ طریقہ بہت زیادہ مروج نہیں ہوا، تنگانکے کے بعض حصوں میں کمپنیاں کسانوں سے معاہدے کر رہی ہیں کہ وہ آمد، مکنی، موگ پھلی، سویا بین، کپاس اور مرچ کی فصل اگائیں، بدے میں یہ کمپنیاں کسانوں کی مالی امداد کرتی ہیں۔ فصل کی کٹائی کے بعد وہ کسانوں سے پہلے سے متعین قیمت پر پیداوار کو خرید لیتے ہیں، اور رقم کی ادائی سے قبل اپنا قرض منہما کر لیتے ہیں۔ یہ کمپنیاں اس پیداوار کو اپنے کارخانوں میں خام مال کی طرح استعمال کرتی ہیں مثلاً چسپ، ٹھاٹر ساؤس، ادویات وغیرہ یا اسے بیرون ملک برآمد کر دیتے ہیں۔

کئی کاشتکار اس نظام کو بہتر خیال کر رہے ہیں کیونکہ انہیں فصل کی کاشت کے لیے بروقت مالی امداد حاصل

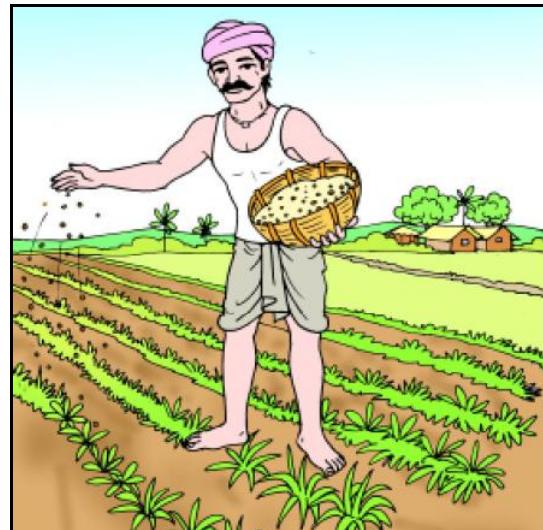
روی کے پاس چارا یکڑ زمین اور ایک بورو میل ہے۔ ابتداء میں وہ گاؤں کے تالاب سے پانی حاصل کر لیتا تھا مگر اب تالاب کا پانی اس کے کھیتوں تک نہیں پہنچ پاتا۔ کم و بیش پانچ سال قبل اس نے بورو میل کی کھدائی کے لیے 75,000 روپے قرض حاصل کیا۔ پہلے دو تین سال تک تو بورو میل کا پانی سال میں دو فصلوں کی کاشت کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ لیکن گذشتہ سال سے صرف ایک فصل کے لیے ہی بورو میل کا پانی مشکل سے کافی ہو رہا ہے۔

”میں نے گاؤں کے ایک درمیانی آدمی / ردال (Broker) سے بیجوں اور کھاد کی خریدی کے لیے قرض حاصل کیا۔ اس قرض کی واپسی کی خاطر مجھے موگ پھلی کی نصیل کا کچھ حصہ مارکٹ کی قیمت سے کمتر قیمت پر اس آدمی کو فروخت کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے حصہ کی پیداوار کے لیے مجھے فون کر چکا ہے“، روی نے بتایا۔

”آپ بُنک سے قرض کیوں نہیں حاصل کرتے؟“ ہم نے سوال کیا۔

”بُنک ہم کو بروقت قرض دینے کے لیے رضامند نہیں ہوتے جس کی بناء پر ہمیں اکثر دلالوں یا ساہوکاروں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔“

روی چیسے کسانوں کے لیے بیج، کھاد اور کیڑے مارادویہ وغیرہ کی خریدی کے لیے قرض کی ضرورت ہوتی



شکل 7.2 کسان کھیت میں کھاد ڈال رہا ہے

بڑے کاشتکار کے یہاں کام کرتا ہوں۔ وہ میری زمین کو پانی دیتا ہے اور کبھی اس سے ضرورت پر قرض بھی لیتا ہوں،”

رامو دوا یکڑی زمین کا مالک ہے وہ گاؤں کے تالاب کے پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔ لیکن چند ایک بڑے کاشتکاروں نے تالاب کے پانی کو اپنی زمینات کی طرف موڑ لیا اور انہیں اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ اس طرح رامو جیسے چھوٹے کسانوں کی زمینات کو پانی نہیں ملتا۔ چار سال قبل رامو نے وجہے کمار سے قرض لیکر ایک بورویل کی کھدائی کی۔ پانچ سو فٹ کھدائی کرنے کے باوجود بھی پانی حاصل نہ ہوا۔ اب رامو نے اپنے کھیتوں کو بورویل کے پانی سے سیراب کرنے کے خواب دیکھنا ترک کر دیا۔ اسے اب قرض ادا کرنا باقی ہے۔ وہ اپنی زمین پر خریف کے موسم میں ہی کاشت کرتا ہے۔ روی کی طرح وہ بھی کٹائی کے وقت چند ایک مزدوروں کو کام پر لگاتا ہے۔

چونکہ رامو اس کی زمینات سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل تین ماہ سے زیادہ نہیں کر سکتا، اس لیے وہ وجہے کمار کے یہاں ملازمت کرتا ہے۔ وجہے کمار، رامو کے دھان کے کھبیت کو پانی فراہم کرتا ہے۔ اور بد لے میں رامو کو، وجہے کمار کے وسیع و عریض دھان اور گنے کے کھیتوں میں آپاشی کا کام کرنا پڑتا ہے۔ راموڑ رائیونگ جانتا ہے اس وجہے سے وجہے کمار نے کھیتوں کو جوتے اور دھان اور دیگر اشیاء کو مارکٹ تک پہنچانے کے لیے بطور ٹریکٹر ڈرائیور رکھ لیا ہے۔

تلنگانہ کے چھوٹے کسان

تلنگانہ میں پانچ میں سے چار کسان روی اور رامو کی طرح چھوٹے کسان ہیں۔ ان کے پاس بہت چھوٹی زمینات ہیں اور آپاشی کی کمتر سہوٹیں پائی جاتی ہیں۔ انہیں قرض کی شدید ضرورت رہتی ہے جس کے لیے انہیں بنکوں، دولمند کاشتکاروں، ساہوکاروں یا

ہوتی ہے اور معین قیمتوں کا تیقن بھی حاصل رہتا ہے۔ اس کے باوجود کسانوں کو غیر معیاری پیداوار کا دھڑ کا ضرور لگا رہتا ہے۔ پیداوار کمپنی کے معیار کی نہ ہوتی وہ اسے لینے سے انکار کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے کسان مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لیے اعلیٰ قسم کی پیداوار کو حاصل کرنے کے لیے کسان کیمیائی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال کرتے ہیں اور زیریز میں آبی وسائل کا بے تحاشہ استعمال کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زمین کی زرخیزی ختم ہو جاتی ہے اور زیریز میں پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے۔ معابداتی کاشتکاری کے لیے بعض چھوٹے کسان ان زمینوں کا بھی استعمال کرتے ہیں جو خود ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے والی ہوتی ہیں۔ اس طرح ان کے خاندانوں کو غذا کی قلت درپیش ہوتی ہے۔

- چھوٹے کسان کٹائی کے موسم میں مزدوروں کو کیوں رکھتے ہیں؟
- کیا چھوٹے کسان کاشتکاری کے ذریعے اپنی گھریلو ضروریات کی تکمیل کر پاتے ہیں؟
- چھوٹے کسان اور مزدور جنس کے عوض میں نقد اجرت کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟

وینکٹا پورم کے چھوٹے کسان اور مزدور وینکٹا پورم میں ہم نے ایک کویلو کی چھت کا مکان دیکھا جس کے آگے ایک ٹریکٹر موونگ پھلی کی فصل سے لدا کھڑا تھا۔ ہم نے اس مکان میں بستے والے کسان سے بات چیت کی۔ اس کا نام رامو تھا۔ وہ بھی روی کی طرح ایک چھوٹا کسان تھا۔

”اگر آپ کاشتکاری کے بارے میں جانتا چاہتے ہیں تو کسی بڑے کاشتکار سے ملاقات کیجیے“، اس نے ہم سے کہا ”آپ کے مکان کے رو برو ایک ٹریکٹر کھڑا دیکھ کر ہم آپ سے ٹنگو کرنے چلے آئے۔ ہم نے جواب دیا۔“ ”اوہ! یہ میرا نہیں ہے۔ میں وجہے کمار نامی ایک

دیکھا۔ مزدور موگ پچلی کی کٹی فصل کو ٹریکٹر سے اتار رہے تھے۔ دس تا پندرہ عورتیں کو یلی کے سائبیاں میں موگ پچلی کے حلقے نکال رہی تھیں۔ وجہے کمار نے بتایا کہ اس سال موگ پچلی کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔

”اس فصل کو تم کب فروخت کر رہے ہو؟“ ہم نے سوال کیا۔

”ابھی نہیں۔ چند ہفتے اسے سکھانے کے بعد فروخت کروں گا؟“ وجہے کمار نے جواب دیا۔

وجہے کمار کے یہاں ایک بڑا گاہنے کا فرش (Kallam) ہے۔ جہاں پیداوار سکھائی جاتی ہے۔ ایک وسیع و عریض سائبیاں جیسا گودام ہے جہاں دھان، کھاد کے تحیلی اور زراعت کے آلات واوزار رکھے جاتے ہیں۔

”کٹائی کے موسم میں موگ پچلی کی بہت کم قیمت ملتی ہے۔ اسلئے میں اُسے چند مہینے بعد فروخت کرتا ہوں۔ خشک موگ پچلی کو تا جرا پچھے داموں پر خریدتے ہیں۔“ وجہے کمار نے بتایا۔

وجہے کمار کے پاس 125 ایکڑ میں ہے جس میں تین بورو میل ہیں۔ اس کے دھان کے کھیت گاؤں کے تالاب کے مرکزی علاقے میں آتے ہیں۔ اس نے Harvester Thresher اور فرمان دار بندی کی گئی ہے۔ اندر ہم نے ایک ہارویسٹر، تھریشر، ٹریکٹر کیا۔

بروکروں کے دست غیرہنا پڑتا ہے۔ انہیں کم تر قیمت پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی ضروریات کی تیکیل کی خاطر انہیں دوسروں کے کھیتوں میں مزدوروں کی طرح کام بھی کرنا پڑتا ہے۔

- سال میں دو یا تین فصلیں تیار کرنا رامو کے لیے کیوں ممکن نہیں ہے؟
- چھوٹے کسان کس طرح بڑے کسانوں پر انحصار کرتے ہیں؟ رامو کے حالات کے پیش نظر مثالیں دیجیے۔
- آپ کے خیال میں چھوٹے کاشتکار بندکوں سے قرض آسانی سے کیوں نہیں لے سکتے؟
- آپ کے خیال میں روی اور رامو کے حالات میں کیا مماثلت اور فرق پایا جاتا ہے؟

ایک بڑے کسان سے گفتگو

رامو ہم کو اس کے آجروں جہے کمار سے ملاقات کے لیے لے گیا۔ وجہے کمار کا گھر کافی بڑا ہے جس کے اطراف حصار بندی کی گئی ہے۔ اندر ہم نے ایک ہارویسٹر، تھریشر، ٹریکٹر



شکل 7.3 وجہے کمار کا گھر

اس کے باوجود پیداوار نہیں بڑھتی۔ ہمارے کئی پڑوسیوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں ہیں۔“ اس نے ہم کو بتایا۔

- وجہ کمار کے طرح پیداوار کے لیے اچھی قیمت کا انتظار کرنے کے موقف میں ہے جب کہ چھوٹے کسان کم تر قیمت پر پیداوار کو بینچنے پر مجبور ہوتے ہیں؟
- وجہ کمار کے پاس موجود زرعی آلات و اوزار کی فہرست بنائیے اور بتائیے کہ یہ آلات کس قسم کے کسانوں کے پاس ہوتے ہیں؟
- وجہ کمار کے ذرائع آمدنی کی فہرست بنائیے۔
- کیا آپ وجہ کمار کے والد کے اس خیال سے تنقیت ہیں کہ زراعت و کاشتکاری پہلے زمانے کی طرح بہتر نہیں ہے؟ اسباب بتائیے۔

تلنگانہ میں زراعت

زمانے کے ساتھ ساتھ تلنگانہ میں زراعت میں بھی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ حالانکہ دھان کی فصل آج بھی کافی اہم ہے۔ دیگر غذائی فصلیں جیسے راگی، جوار، لمی وغیرہ کی کاشت کم ہو گئی ہے اور ان کی جگہ پر نقدی فصلیں مثلاً کپاس گنا، موگ پھلی، ہلڈی، مرچ کی کاشت کی جا رہی ہے۔

ان تمام فضلوں کے لیے یہ جوں، آپاشی، کھاد، اور جراثیم کش ادویات کی شکل میں سرمایہ کاری ضروری ہوتی ہے۔ جس کے لیے کسانوں کو قرض حاصل کرنا پڑتا ہے۔

چند ہوں قبل تک اکثر کسان

آپاشی کیلئے گاؤں کے تالابوں اور نہروں پر احصار کرتے تھے۔ فی الحال تلنگانہ کے کسانوں کی نصف تعداد سے زیادہ بورولیوں پر احصار کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور بارش پر احصار بڑھ رہا ہے۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر

بچھی دیتا ہے۔ ویکٹلیا پورم کے کئی کسان اور آس پاس کے گاؤں کے کسان ان آلات کو استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے دھان اور گنے کے کھیت دیکھے جو اس کے مکان کے قریب ہی واقع تھے۔ ان تمام زائد رائج آمدنی کے ذریعے وجہ کمار اس موقف میں ہے کہ وہ مزید آلات کاشتکاری خرید سکتا ہے، بورویں کی کھدائی کر سکتا ہے۔ اور دوسرے کسانوں کی زمینات کو کرایہ پر لے کر اس پر کاشتکاری کر سکتا ہے۔ وجہ کمار کے پاس مرے نسل کی بیس بھیں ہیں، جن کے دودھ کی وہ تجارت کرتا ہے۔ گاؤں میں اس کی کھاد کی دکان بھی ہے۔ چونکہ وہ کسانوں اور مزدوروں کو وقت ضرورت قرض دیتا ہے، اس لیے اس کے کھیتوں پر کام کرنے کے لیے مزدور ہمیشہ مل جاتے ہیں۔ ایک قریبی شہر میں وجہ کمار کا ایک اور مکان ہے جہاں اس کے بیوی بچے وغیرہ رہتے ہیں۔

ہماری گفتگوں کر، وجہ کمار کا ستر سالہ ضعیف العمر باپ آکر ہماری گفتگو میں شامل ہو گیا۔

”میرے خیال میں آج کل کے دور میں زراعت پہلے کی طرح قابل ذکر نہیں رہی۔ وجہ کمار کے والد نے کہا۔ پہلے زمانے میں ہم بہت کم کھاد اور جراثیم کش ادویات کا استعمال کرتے تھے۔ تب غیر معیاری ہوتے تھے لیکن زیر زمین پانی کی سطح متحکم تھی۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میرے کھیتوں میں کبھی فصل تباہ ہوئی ہو۔ اب ہم کھادوں کی کثیر مقدار اور جراثیم کش ادویات کثیر سے استعمال کرتے ہیں اور کھیتوں میں ہل چلانے کے لیے ٹریکٹروں کا استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ذاتی Harvester اور Thresher موجود ہیں۔

شکل 7.4: کپاس کے کھیت



چھوٹے کسانوں کو فصلوں کی بربادی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ اپنے قرض ادا کرنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ ان میں سے کئی اپنی زینات کو فروخت کر کے مزدوری کرنے کے لیے شہروں کا رخ کر رہے ہیں۔ آج کل ہر پانچ میں سے چار چھوٹے کسانوں کا یہی حال ہے۔

اس کے بخلاف بڑے کسان جدید آلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زرعی اجنس کی پیداوار کو بڑھا کر ترقی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس مختلف النوع کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے کے موقع ہیں۔ مثلاً ڈیری فارم، پلٹری فارم، دکانات، اسکول، اور قرض دینے کے کاروبار وغیرہ۔

زرعی مزدوروں کو نہ صرف روزگار کی قلت کا مسئلہ ہے بلکہ ان کی اجرت بھی نہایت کم ہے۔ حکومت کے روزگار اسکیم کے تحت ان کو کچھ راحت ملتی ہے مگر سال میں چند دنوں کے لیے۔ ان خاندانوں کے پاس گاؤں سے باہر کام کی تلاش کرنے یا شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

کلیدی الفاظ

زرعی مزدور	چھوٹے کسان	نقل مکانی	سماہوکار	معاہداتی کاشتکاری
خریف	نقڈی فصلیں	جراثیم کش ادویات		

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. آپ کے خیال میں حکومت و یونکٹاپورم کے کسانوں کی کس طرح مدد کر سکتی ہے اور نقل مکانی کو روک سکتی ہے؟ (AS6)

2. درج ذیل جدول کی خانہ پری کیجیے۔ (AS3)

فرد	عام موسم میں اجرتیں	کٹائی کے موسم میں اجرتیں	غیر زرعی کاموں میں اجرتیں	حکومتی اسکیم کے تحت کاموں میں اجرتیں
مرد				
خواتین				

3. اپنے علاقے کے کسی بڑے کسان کا مقابل و یونکٹاپورم کے وجہے کمار سے کیجیے۔ (AS1)

4. یونکٹاپورم میں کس نے بنک سے قرض لیا؟ اور کس مقصد سے قرض لیا؟ (AS1)

5. بنک اور سماہوکار کسانوں کو کس طرح قرض دیتے ہیں؟ کیا آپ کے خیال میں سماہوکاروں سے قرض لینا بہتر ہے؟ اس کے مقابل ذرائع کیا ہیں؟ (AS4)

6. آپ کے خیال میں کسانوں کے حالات کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے؟ (AS6)
7. وینکنٹا پورم کے تین کسانوں کا مقابلی جائزہ لبھیے اور تفصیلات درج کیجیے۔ (AS1)

سلسلہ نمبر	امور	روی	رامو	وجہ کمار
1	زیمن کارقبہ (ایکڑ میں)			
2	آپاشی کا ذریعہ			
3	زرعی آلات واوزار			
4	کھاد کا استعمال			
5	موگ پچلی کی فروخت کا طریقہ کار			
6	دیگر کام			

8. چھوٹے اور معمولی کسانوں کے مسائل اور ان کے حل کے لیے حکومت کے اقدامات کے بارے میں اخباری اطلاعات جمع کیجیے۔ (AS3)
9. آج کل کسان غذائی فصلوں کی نسبت تجارتی فصلوں کو ترجیح دے رہے ہیں اس سے کس طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں؟ (AS4)
10. صفحہ نمبر 62 میں ”معاہداتی کاشنکاری“ پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
11. ہندوستان کے نقشہ میں موگ پچلی کی کاشت کے علاقوں کی نشاندہی کیجیے؟ (AS5)

منصوبہ کام

1. اپنے استاد کی مدد سے ایک چھوٹے کسان اور ایک بڑے کسان سے گفتگو کیجئے اور ان کی کاشنکاری کے حالات کے بارے میں دریافت کیجئے کہ وہ کتنے ایکڑ میں پر کاشنکاری کرتے ہیں؟ کیا اگاتے ہیں؟ کس طرح بیجتے ہیں؟ اور انہیں کس طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ وغیرہ۔ ان تفصیلات کا مقابل وینکنٹا پورم کی معلومات سے کیجئے۔
2. اگر آپ کا مدرسہ ایک بڑے شہر میں ہو تو، آپ کی گلی، محلے یا کالونی کے مختلف خاندانوں کے پیشوں کی ایک فہرست ترتیب دیجئے اور انہیں تین گروپوں میں درجہ بندی کیجئے۔
3. 1. خود روزگار 2. جزوی مزدور 3. مستقل تنخواہ یا فتحہ ملازم میں

زرعی پیداوار کی تجارت

ہر روز ہم چاول، خوردا جناس، دالیں، ترکاریاں، بچل، دودھ، شکر، چائے، کافی وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ان میں اکثر اشیاء کی پیداوار گاؤں میں کاشتکار کرتے ہیں اور مختلف ذرائع سے یہ اشیاء ہم تک پہنچائی جاتی ہیں۔ کیا آپ ذیل کے جدول میں ان اشیاء کی فہرست ترتیب دے سکتے ہیں جن کا استعمال ہم روزانہ کرتے ہیں؟ اس میں یہ بھی درج کیجیے کہ یہ اشیاء ہم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟

سلسلہ نمبر	اشیاء کی درجہ بندی	اشیاء کے نام	ان کو ہم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟
1	غذائی اجناس	DALIIN	
2		TIL	
3		MUSALI	
4		TRAKARIAN	
5		BACHEL	
6		SUGAR	
7		CHAAYE	
8		RAGHANI	

ہے اور انہیں ایک ٹوکری میں لیکر سر پر اٹھائے قریبی قبے میں لے جا کر فروخت کرتی ہے۔ وہ گھر گھر گھوم کر ترکاریاں بیچتی ہے۔ اس کے گاؤں کی دو تین عورتیں بھی یہی کام کرتی ہیں۔ گوری ہر روز صبح سویرے چار بجے اپنے گاؤں سے روانہ ہوتی ہے۔ اور قبے کے ہول سیل مارکٹ جاتی ہے۔ آنے جانے کے لیے اسے بس میں سفر کرنا پڑتا ہے جس کے لیے 25 روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ وہ عموماً تمام ترکاریوں کو اپنے گھر میں رکھتی ہے اور ایک ٹوکری بھر ترکاری اپنے ساتھ

لوگ زرعی اشیاء کو خوانچہ فروشوں، ہفتہ واری بازاروں، اور چھوٹی دکانوں سے خریدا کرتے ہیں۔ حالیہ عرصے میں کسان اپنی پیداوار یعنی ترکاریوں اور بچلوں وغیرہ کو ریتو بازاروں میں فروخت کر رہے ہیں۔ اس باب میں ہم ان میں سے کچھ کی کارکردگی کے بارے میں بحث کریں گے۔

گلیوں میں ترکاریوں کی فروخت

گوری ایک ترکاری فروش ہے جو سری پورم گاؤں میں رہتی ہے۔ وہ موسمی ترکاریاں ہول سیل مارکٹ سے خریدتی

گوری اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دوسرے دن کی خریدی کے لیے رکھتی ہے۔ ورنہ ترکاری کی خریداری کے لیے اسے ساہو کار یا کسی ہول سیل دکاندار سے قرض لینا پڑتا ہے۔ وہ قرض دینے سے کبھی انکار نہیں کرتے لیکن ان کی شرطیں بڑی سخت ہوتی ہیں۔ اگر اسے 500 روپے قرض لینا پڑے تو ساہو کار یا ہول سیل دکاندار 450 روپے ہی دیتے ہیں اور اسے دوسرے دن ہی 500 روپے واپس ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ ترکاری پوں کو اسی دن فروخت نہیں کر پاتی تو وہ تیزی سے خراب ہو جاتی ہیں اور بے حد کم قیمت حاصل ہوتی ہے۔

گوری ہماری ریاست تلنگانہ کی ہزاروں ترکاری فروشوں میں سے ایک ہے۔ شہروں میں اکثر دکانداروں کی مستقل دکانات ہوتی ہیں۔ جن کو وہ بلدیہ یا خانگی مالکین سے کرایہ پر حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ فٹ پاٹھوں پر بیٹھ کر زرعی اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ بدلتے میں ان کو قبصے کی پنچاہیت یا شہر کی بلدیہ کو معمولی سی رقم ادا کرنا پڑتا ہے۔

گوری جیسے ترکاری فروش بہت تکلیف وہ زندگی گذارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور بسا اوقات مسلسل قرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ چونکہ وہ ساہو کاروں سے قرض لیتی ہیں ان کی کمائی کا قابل لحاظ حصہ سود ادا کرنے میں چلا جاتا ہے۔ بہک عموماً ان کو قرض نہیں دیتے۔ ان لوگوں کے پاس ریفری گیریٹر نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ان کو کم ترین قیمت پر ترکاری وغیرہ فروخت کرنا پڑتا ہے۔ اس کے برخلاف بڑے تاجریوں کے پاس سردخانے یا گودام ہوتے ہیں۔ وہ بنکوں سے کم تر سود پر قرض حاصل کر سکتے ہیں۔

- قرض دینے کے لیے ساہو کاروں کی کیا شرائط ہوتی ہیں؟

- آپ کے خیال میں بنک بڑے تاجریوں کو جنکی مستقل دکانیں ہوتی ہیں کیوں قرض دیتے ہیں؟



شکل 8.1 گوری سبزیوں کا ٹوکرہ سرپرائٹھا نے ہوئے

لے جا کر فروخت کرتی ہے۔ جب وہ ترکاری فروخت ہو جاتی ہے تو وہ دوبارہ اپنے گھر آتی ہے اور پھر ترکاری بھر کر لے جاتی ہے۔ اس دوران وہ گھر میں کھانا پکانے، بچوں کو کھانا دینے اور خود کھانا کھانے کا کام بھی کر لیتی ہے۔ کبھی کبھار جب وہ بہت زیادہ تحک جاتی ہے یا یہار ہو جاتی ہے تو یہ کام نہیں کر پاتی اور گھر پر ہی آرام کرتی ہے۔

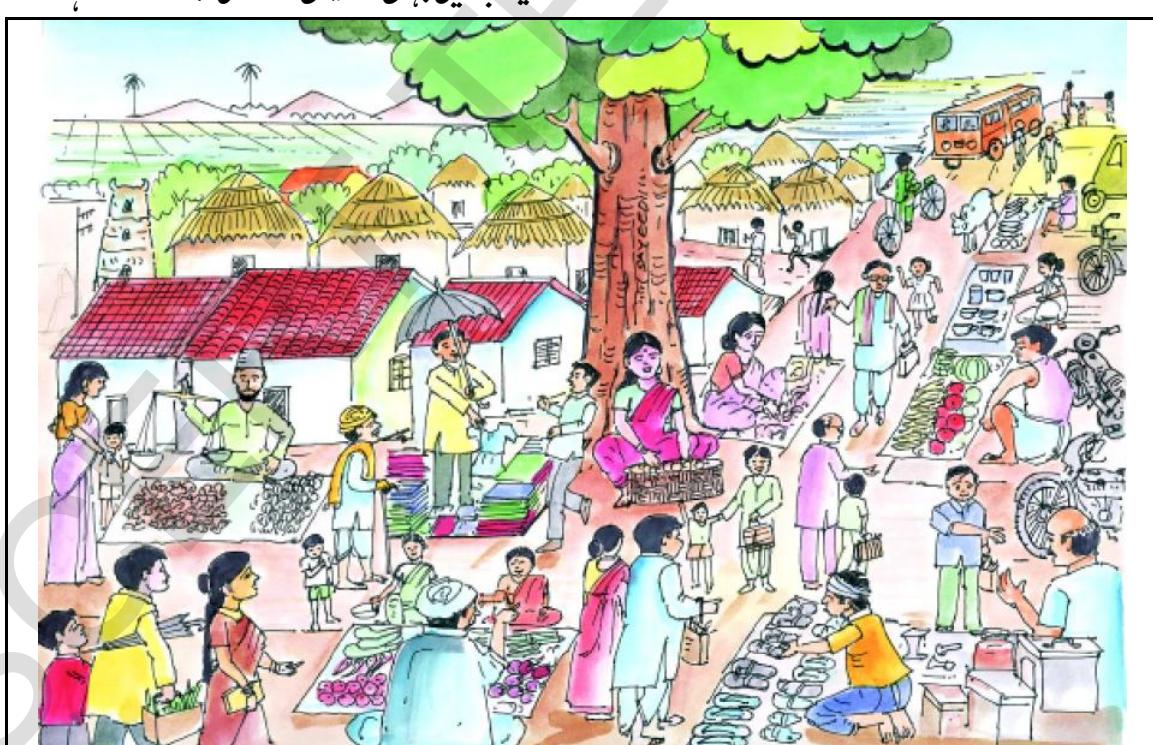
وہ گاہوں سے کس قدر قیمت لیتی ہے؟ مثال کے طور پر اگر وہ 10 کیلوگرام ٹماٹر 100 روپیوں میں خریدتی ہے تو وہ ان کو 15 روپے فی کیلو پیچتی ہے۔ اگر ٹماٹر بہت زیادہ پک جائیں تو اسے 10 روپے یا کبھی کبھی 5 روپے فی کیلو بھی فروخت کرنا پڑتا ہے صبح کو وہ 15 روپے فی کیلوگرام ٹماٹر فروخت کرتی ہے تو شام کو 8 یا 9 روپے فی کیلوگرام فروخت کرتی نظر آتی ہے۔ اس طرح دن بھر میں وہ 100 تا 150 روپے کمالیتی ہے جو اس کے خاندان کی ضروریات کی تکمیل کے لیے قطعی ناکافی ہوتے ہیں۔

- کیا آپ کے خیال میں فی کیلوگرام ٹماٹر 20 روپے میں فروخت کرنے سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہو سکتا ہے؟

• آپ کے خیال میں حکومت گوری جیسے ترکاری فروشوں کی مدد کس طرح کر سکتی ہے؟

ہفتہواری بازار

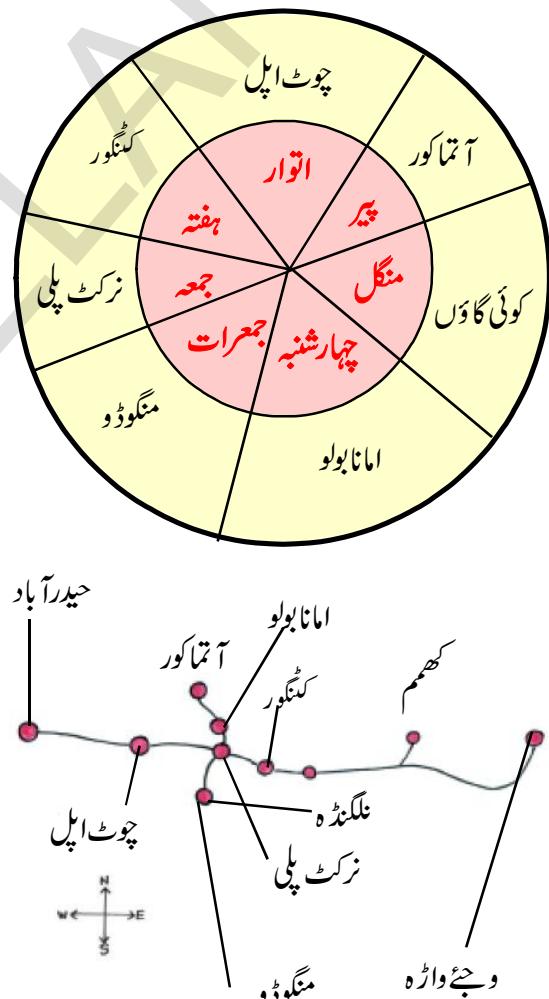
کیا آپ چھوٹے بڑے قصبات میں لگنے والے ہفتہواری بازاروں کے بارے میں جانتے ہیں؟ ان کو ہفتہواری بازار کہا جاتا ہے۔ تاجر لوگ ایک ہفتہواری بازار سے دوسرے ہفتہواری بازار کو جاتے ہیں اور اپنی اشیاء کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ لوگ شہروں کی ہول سیل دوکانوں سے اشیاء خریدتے ہیں اور عوام کی بڑی تعداد تک ان کو پہنچاتے ہیں۔ کیا آپ یقین کر سکتے ہیں کہ ہمارے ملک ہندوستان میں اس طرح کے 25000 ہفتہواری بازار چل رہے ہیں۔ یہ گاؤں اور قصبات میں کام کرتے ہیں۔ آئیے ملنگاہ کے ایک ایسے ہفتہواری بازار کے بارے میں جانکاری حاصل کریں۔



شکل 8.2 ہفتہواری بازار

اندر را۔ ایک مرچ فروش خاتون

36 سالہ اندر را نامی خاتون کئی سال سے ہفتہ واری بازاروں میں سوکھی مرچ فروخت کرتی ہے۔ وہ کٹنگر گاؤں کی رہنے والی ہے جو چوت اپل سے 50 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اس نے دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی ہے۔ اسے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہیں جو اسکوں میں زیر تعلیم ہیں۔ اندر را نے مرچ کا کاروبار اپنے والد سے سیکھا۔ اس کا شوہر بھی یہی کاروبار کرتا ہے۔ مرچ فروخت کرنے کے لیے ایک ہفتے کے دوران وہ چار ہفتہ واری بازار میں شریک ہوتی ہے اور تین گاؤں کو جاتی ہے۔ ذیل میں اس کا ہفتہ واری پروگرام دیا گیا ہے۔



اندر را روزانہ صبح سوریے جا گتی ہے اور اپنی گھر بیوکام کا ج سے فراغت کے بعد مرچ کے تھیلے لے کر اس دن کے مطابق ہفتہ واری بازار یا گاؤں کو جاتی ہے۔ صبح دس بجے سے لیکر شام سات بجے تک وہ مرچ فروخت کرنے کا کام کرتی ہے۔

دوسری خواتین کے ساتھ اندر اپنے مرچ کے تھیلوں کو لاری میں لاد کر ہفتہ واری بازار کو پہنچتی ہے۔ وہ گھم کے ایک ہول سیل تاجر سے مرچ حاصل کرتی ہے۔ وہ اس تاجر سے فون پر رابطہ قائم کر کے مرچ کی خریدی کرتی ہے۔ وہ تاجر ہفتہ کے دن اندر را کے گاؤں آتا ہے اور مرچ کی قیمت لے جاتا ہے۔

مرچ فروخت کرنے کے لیے اندر را کو دوسرے تاجروں کی طرح زمین پر مسلسل اکڑوں بیٹھے رہنا پڑتا ہے جو ایک دقت طلب کام ہے۔ ہفتے کے چھوٹوں میں اسے مختلف مقامات کو سفر کر کے مرچ بیچنا پڑتا ہے۔ جبکہ ایک دن اس نے اپنے گاؤں میں دکان لگانے کے لیے رکھا ہے۔ اسی دن وہ ہول سیل تاجر کو رقم کی ادائی کرتی ہے۔

اندر را ہر روز 200 تا 300 روپے کمائتی ہے۔ اس کو اس بات کا کوئی یقین نہیں ہوتا کہ اسے ہر وقت اچھے معیار کی مرچ حاصل ہوگی۔ وہ ہمیشہ فون پر خریداری کرتی ہے اس لئے وہ مرچ کو دیکھ بھال کر کے نہیں لے سکتی۔ کبھی کبھار اسے بہت غیر معیاری مرچ دستیاب ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے اندر را نے اپنے گاؤں کے سیلف ہیلپ گروپ سے 30000 روپے قرض لیے۔ جس کی وہ بھی ایک رکن ہے۔ وہ اس قرض کو ماہانہ قسطوں میں 1200/- ہر ماہ ادا کرتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ساہوکاروں کے مقابلے میں سیلف ہیلپ گروپ سے قرض لینا بے حد اچھا ہے کیونکہ ساہوکار بہت اونچی شرح سود پر قرض دیتے ہیں لیعنی ہر ماہ تین روپے نی صدر روپے۔ جب کہ سیلف ہیلپ گروپ میں سوروپے پر ہر ماہ صرف 25 پیسے سودا دا کرنا پڑتا ہے۔ یہ حکومت کی ایک ایکیم ”پاؤ لاوڈی“ کے تحت ہے جو کم آمدنی والے افراد کے لیے ہے۔

چھوٹے تاجر زرعی اشیاء کے ساتھ ساتھ کئی ایک روزمرہ

نہیں ہوتی۔ ہفتہ واری بازاروں کے تاجر اپنی تمام اشیاء اپنے مکانات میں رکھتے ہیں۔ اگر وہ ناپائدار اشیاء کو شام تک فروخت نہیں کر سکتا تو وہ ان کو واپس گھر لے جانا پڑتا ہے اور وہ تلف بھی ہو جاتے ہیں۔ اس لیے بھاری نقصان سے بچنے کے لیے وہ ان اشیاء کو قیمت خرید سے بھی کم داموں پر فروخت کر دیتے ہیں۔

اندر اجیسے مستقل تاجروں کے علاوہ کسان اور ترکاری اگانے والے دیہاتی افراد بھی ہفتہ واری بازاروں میں اپنی پیداوار فروخت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اس طرح یہ ہفتہ واری بازار لوگوں کی روزمرہ ضروریات کی تکمیل کا اہم ذریعہ ہیں اس کے علاوہ یہ بے شمار چھوٹے کسانوں، مزدوروں اور باربرداری کرنے والے ٹرانسپورٹر میں کے لیے روزگار اور معاش کی فراہمی کا ذریعہ ہیں۔

- مستقل بازاروں سے سنتے (مقامی ہفتہ واری بازار) کس طرح مختلف ہوتے ہیں؟
- کیا مستقل بازاروں کی موجودگی کے باوجود سنتوں کی ضرورت ہے؟
- آپ کے خیال میں کس طرح ہفتہ واری بازاروں کے چھوٹے تاجروں کے حالات زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے؟

تلنگانہ کے رعیتو بازار

اکثر زرعی اشیاء مثلاً اچناس اور دالیں وغیرہ راست طور پر ہول تاجروں کو فروخت کر دی جاتی ہیں۔ چھوٹے تاجر ان اشیاء کو ان سے خرید کر صارفین تک پہنچاتے ہیں۔ البتہ چند بازار ایسے ہوتے ہیں جن میں پیدا کار خود راست طور پر اپنی پیداوار کو صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔ ”رعیتو بازار“ ایسا ہی ایک بازار ہے۔

ہم نے رام گوپال نامی ایک کسان سے رعیتو بازار میں گفتگو کی۔ اس گفتگو کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

ضرورت کی صنعتی اشیاء مثلاً کپڑے، طاری لائٹ، دیا سلامی، گھرے، بتن، باسکٹ، اوزار، اور پلاسٹک کی اشیاء بھی ان ہفتہ واری بازاروں یا سنتوں میں فروخت کرتے ہیں۔ ان تاجروں کو قبصے کی پنچاہیت کو روزانہ دس روپے بطور ٹکس کے ادا کرنا پڑتا ہے۔ بعض مشہور اور مخصوص ہفتہ واری بازاروں میں مویشی، بھیڑ اور بکریاں بھی فروخت کی جاتی ہیں۔ جو کافی دور دراز کے علاقوں سے اور قریبی دیہاتوں سے لائی جاتی ہیں۔ کئی کسان یہاں پر مویشی خریدنے یا فروخت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ان سنتوں میں دلال یا برکر ہوتے ہیں جو کسانوں کی خرید و فروخت میں مدد کرتے ہیں اور اپنا کمیشن لیتے ہیں۔

ہفتہ واری بازاروں میں تاجروں کی تین چوتحائی تعداد خواتین پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہفتہ واری بازاروں میں اشیاء کی فروخت کرنا کئی تاجروں کے لیے روایتی کاروبار ہے۔ یعنی یہ لوگ کئی نسلوں سے یہ کاروبار ہی کر رہے ہیں۔ سنتوں میں کئی تاجروں کی جگہیں مخصوص ہوتی ہیں۔ کوئی دوسرا فرد یہاں اپنی دکان نہیں لگا سکتا۔ کئی تاجراپنے کاروبار کے لیے مختلف دنوں میں مختلف ہفتہ واری بازاروں کو جاتے ہیں۔ اس طرح ایک مقام پر وہ ایک ہفتے کے بعد آتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی سہولت کے ساتھ اپنے سفر کا پروگرام ترتیب دے لیتے ہیں۔

ہفتہ واری بازاروں میں تجارت کرنے والے چھوٹے تاجروں کی دشواریاں بھی گاڑری جیسی ہی ہوتی ہیں۔ مخصوصاً ناپائدار اشیاء جیسے پھل اور ترکاریاں بیچنے والوں کی دشواریاں بہت ہوتی ہیں۔ ان کے گھر ہفتہ واری بازاروں کے مقامات سے کافی دور ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں تمام اشیاء جو انہوں نے ہول سیل مارکٹ سے خریدی ہیں ایک ہی دن میں فروخت کرنا پڑتا ہے۔ ان کے پاس سامان محفوظ رکھنے کے لیے گودام کی سہولت

اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے کیا تمہیں کوئی کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے؟ نہیں، مدرس اور SHG کے تاجریوں کو انکی دکانوں کا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

تم نے ریتوبازار آن کیوں شروع کیا؟ ابتداء میں اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے ہول سیل ٹھوک بازار جایا کرتا تھا۔ جہاں میرے سامنے ہول سیل ٹھوک تاجریوں کی طے کردہ قیمت پر پیداوار کو فروخت کرنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں رہتا تھا۔ بسا وقات مجھے اتنی کم ترین قیتوں پر اپنی پیداوار کو فروخت کرنا پڑتا تھا کہ مجھے اپنا لگایا ہوا سرمایہ بھی حاصل نہیں ہوتا تھا۔ ریتوبازار میرے جیسے کسانوں کے لیے سہولت اور راحت کا ذریعہ ہیں۔ یہاں میری طرح کے کسان وس تا پندرہ گاؤں سے آتے ہیں۔ ہول سیل (ٹھوک) مارکٹ میں ہم اجنبیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہاں ہمارے لئے بیت الحلاٹ نہیں ہوتے۔ اور نہ ہی ہم کو وہاں اپنی ترکاریاں محفوظ کرنے کے لیے کوئی جگہ ملتی ہے۔

یہاں تمہاری پیداوار کی قیمت کا تعین کس طرح ہوتا ہے؟ روزانہ بازار میں لائی گئی اشیاء کی قیمت کا تعین عہدیدار ایک کمیٹی سے مشاورت کے بعد کرتے ہیں جو اسی مقصد کے لیے بنائی جاتی ہے جس میں تین کسان بھی ہوتے ہیں۔ قیمت کے تعین کے لیے یہ اصول اپنایا جاتا ہے کہ یہاں کی قیمت، ہول سیل (ٹھوک) قیمت سے 25 فی صد زیادہ ہو اور خودہ قیمت (Retail price) سے 25 فیصد کم ہو۔

کیا تمہارے خیال میں گاہک ریتوبازار سے مطمئن اور خوش ہوتے ہیں؟

بی ہاں! گاہوں کو یہاں نہ صرف چھل اور ترکاریاں



شکل 8.3 ریتوبازار

تم نے اس بازار کو آنکب سے شروع کیا؟ میں نے 2003 سے اس بازار کو آنکب شروع کیا ہے۔ میرا پڑوں سی یہاں سنہ 2000 سے آ رہا ہے۔

کیا ریتوبازار میں صرف تمہاری طرح کسان ہی اشیاء فروخت کر سکتے ہیں؟

ابتداء میں اس ریتوبازار کو چلانے والے سرکاری عہدیداروں نے ہمارے گاؤں کا دورہ کیا اور ہم کو شناختی کا رڈ جاری کیا۔ جس میں ہمارا نام، پتہ، اگائی جانے والی پیداوار، زمین کا رقبہ وغیرہ درج تھے۔ ریتوبازار میں صرف شناختی کا رڈ رکھنے والے افراد ہی اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کے لیے داخل ہو سکتے ہیں۔ ریتوبازار میں دکانیں پہلے آپہلے پاؤ کی بنیاد پر روزانہ کسانوں کو دی جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ بازار صرف کسانوں کے لیے ہے میں نے چند ایک مدرس اور سیلف ہیلپ گروپ سے تعلق رکھنے والے تاجریوں کو بھی اپنی دکانیں لگاتے دیکھا ہے۔ مدرس ہم سے دھان حاصل کرتے ہیں اور SHG کے ارکان ترکاریاں فروخت کرتے ہیں، جو ہمارے ضلع میں اگائی جاتی ہیں۔



شکل 8.4 ریتوبازار میں قیتوں کی فہرست

دستیاب ہوتی ہیں بلکہ دالیں، املی، سوکھی مرچ، خوردنی تیل بھی ملتے ہیں اور انہائی واجبی داموں پر ملتے ہیں۔ میں ترکاریاں آگاتا ہوں اور جب بیہاں میں اپنے گاہکوں کو شوق سے مول توں کرتے اور خریدتے دیکھتا ہوں تو میری خوشی کی کوئی انہائیں رہتی۔ مجھے اپنی محنت کی مکمل قیمت وصول ہوجاتی ہے اور گاہکوں کو ان کی رقم کے بد لے اچھی اشیاء مل جاتی ہیں۔ اگر ہم بڑھے لکھے ہوتے تو انٹرنیٹ پر ہر بازار کی قیتوں کا حال جانتے اور اپنی پیداوار وہاں فروخت کرتے تھے۔ اس بازار میں تجارت کرتے ہوئے کیا تمہیں کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جی ہاں! بعض اوقات۔ اگر میں بیہاں دیر سے پہنچتا ہوں تو مجھے ترکاری فروخت کرنے کے لیے مناسب جگہ نہیں مل پاتی۔ مجھے کسی کونے یا دور کی جگہ پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ بیہاں ہماری گاڑیوں کو پارک کرنے کے لیے کافی جگہ نہیں ہے۔ اور کبھی کبھار یہ نقصانہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ میں نے بیہاں چند افراد کو کسانوں کے بھیس میں آ کر ترکاریاں بیچتے دیکھا ہے۔ دور دراز کے مقامات پر رہنے والے کسان بھی ان بازاروں سے نفع نہیں اٹھاسکتے۔

کلیدی الفاظ

ٹھوک بیوپاری
سنچتا
تجارت
خوانچ فروش
بازار
ریتوبازار
پاؤ لاوڈی
خداما دادی گروہ

- ریتوبازار میں صرف کسان ہی پیداوار کو فروخت کرتے ہیں۔ صحیح یا غلط
- ریتوبازار سے استفادہ کرنے والے کون ہیں؟ وجہات بتلائیے۔
- کسانوں کو ریتوبازار سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
- ریتوبازار میں قیمتیں کس طرح معین کی جاتی ہیں؟

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. زرعی پیداوار کی تجارت کس طرح ہوتی ہے؟ (AS1)
2. درج ذیل امور پر گاؤری، اندر اور ریتو بازار کے رام گوپال کے درمیان فرق بتلائیے۔ (AS1)

امور	گاؤری	اندر	ریتو بازار کارکارام گوپال
یہ تجارت کے لیے رقم کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟			
وہ کن اشیاء کی فروخت کرتے ہیں؟			
قیمت کا تعین کس طرح ہوتا ہے؟			

3. خورده فروشوں کی چند دشواریوں کی فہرست بنائیے جو انہیں دوران تجارت پیش آتی ہیں؟ (AS1)
4. وہ کون سے طریقے ہیں جن کے ذریعے خورده فروش اپنی آمدی کو بڑھاتے ہیں؟ (AS1)
5. ساہوکاروں کے بجائے سیلف ہیلپ گروپ (خود امدادی گروہ) سے قرض لینا کیوں بہتر ہے؟ (AS6)
6. ساہوکاروں، بنکوں اور سیلف ہیلپ گروپوں سے قرض لینے میں کیا مشابہتیں اور فرق ہیں؟ (AS1)
7. آپ کے خیال میں ہول سیل دوکانوں کو فروخت کے بجائے ریتو بازاروں میں فروخت کیوں بہتر ہے؟ (AS1)
8. صفحہ نمبر 66 پر آخری پیراگراف پڑھیے ”گوری جیسے ترکاری فروش.....“ اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
9. معلم کی مدد سے آپ کے ضلع کے نشانہ میں ان مقامات کی نشاندہی کیجیے جہاں ہفتہ واری بازار (سنچا) لگتا ہے؟ (AS5)
10. ریتو بازار کیا ہے؟ اس کے فائدے اور مسائل کیا ہیں؟ (AS1)
11. چوتھا پل ہفتہ واری بازار میں پنچاہیت یا بلڈیتاجروں سے رقم کیوں وصول کرتے ہیں؟ (AS1)

منصوبہ کام

1. مختلف میوہ فروش کے پاس جا کر ان سے بات چیت کرو۔ ان کے کام کرنے کے بارے میں مسائل وغیرہ کے بارے میں۔
2. اپنے قریبی ہفتہ واری بازار جا کر یہاں کے کام اور حالات کے بارے میں معلوم کیجئے اور ایک خاکہ اتنا کر کاپنی جماعت میں لگائیے۔

گذشتہ باب میں ہم نے خورده فروشی (Retail Trade) کی مختلف صورتوں کا مشاہدہ کیا کہ کس طرح چھوٹے تاجر اپنی پیداوار کو گاؤں اور شہروں کے صارفین تک پہونچاتے ہیں۔ اس باب میں ہم دھان کی ہول سیل تجارت کے مختلف شکلوں کے بارے میں پڑھیں گے چاول کے مل (کارخانہ) کے مالکین اور بڑے تاجر کسانوں سے کافی بڑی مقدار میں دھان کو خریدتے ہیں۔ آئیے دیکھیں یہ کس طرح کیا جاتا ہے۔

کم از کم امدادی قیمت

حکومت ہر سال مختلف فصلوں کے لیے مثلاً چاول، گیہوں وغیرہ کے لیے کم از کم امدادی قیتوں کا اعلان کرتی ہے جس کے لیے کاشکاروں کی جانب سے لگائے گئے سرمایہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی تاجر زیادہ قیمت پر پیداوار کو خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتا تو سرکاری ادارے جیسے فوڈ کار پوریشن آف انڈیا اس پیداوار کو کم از کم امدادی قیمت پر خرید لیتے ہیں۔ اس طرح حکومت اس بات کو لیکنی بناتی ہے کہ کسان کو اس کی پیداوار کے لیے کم از کم قیمت حاصل ہو جائے۔ اگر کوئی تاجر زیادہ قیمت پر پیداوار خریدنے کے لیے تیار ہو جائے تو کسان کو اس بات کی آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اس تاجر کو پیداوار فروخت کر دے۔

ہر اج میں دھان کے لیے بولی لگائی جاتی ہے۔ بولی سے مراد وہ قیمت ہے جس پر خریدار (یہاں پر تاجر) پیداوار کو خریدنا چاہتا ہے۔ ایک تاجر کی جانب سے بولی لگانے کے بعد زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کمیٹی کا عہدیدار تین تک گنتی کرتا ہے۔ اگر کوئی اور تاجر تین تک گنتی پوری ہونے سے قبل مزید زیادہ قیمت کی بولی لگاتا ہے تو ہر اج جاری رہتا ہے۔ اور زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کمیٹی کا عہدیدار نئی بولی کے لیے تین

رعیتو بازار کی طرح زرعی مارکٹ یارڈ بھی ایک بازار ہے جو حکومت کی جانب سے چلا جاتا ہے جہاں کسان اپنی پیداوار کو فروخت کر کے فوری قیمت حاصل کر لیتے ہیں۔

چند رشیکھر علگنڈہ گاؤں کا ایک کسان ہے۔ اس سال اس کے یہاں دھان کی بہترین فصل ہوئی ہے جو تقریباً 60 کشل ہے۔ اس نے دھان کے تھیلوں کو ٹریکٹر پر لا اور علگنڈہ

زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کو لے آیا۔ اس نے یہاں تھیلوں کو اتنا را اور ہر اج کے لیے قطار میں کھڑا ہو گیا۔

وہ بجے کے قریب زرعی مارکٹ یارڈ (AMY) کے ارکان وہاں آئے اور انہوں نے پیداوار کے تھیلوں پر شناختی پرچے لگادیئے۔ جس میں کسان کا نام اور دھان کی مقدار وغیرہ درج تھی۔ گیارہ بجے کے قریب ہول سیل تاجر اور چاول کے مالکین وہاں آئے اور انہوں نے دھان کے معیار کا مشاہدہ کیا۔ تب کمیٹی کے ارکان نے ایک کسان کے دھان کے پہلے ڈھیر سے ہر اج کا آغاز کیا۔ چونکہ حکومت نے کم از کم امدادی قیمت (MSP) 1080 روپے فی کنٹل مقرر کی ہے، اس لیے کمیٹی کے عہدیداروں نے اس قیمت سے ہر اج کا آغاز کیا۔

تک گنتی کرتا ہے۔ اس طرح یہ سلسلہ تب تک جاری رہتا ہے جب تک کسی بولی پر تین تک گنتی مکمل نہ ہو جائے۔ جب ایک مرتبہ تین تک گنتی مکمل ہو جائے تو پھر کسی زائد قیمت پر بولی نہیں لگائی جاسکتی۔

کئی تاجر اور مل مالکین چندر شیکھر کے دھان کے ڈھیر کے پاس جمع ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کی دھان خشک اور

بہت کم ناقص دھان والی

ہے۔ جب ہراج کا آغاز ہوا تو تاجروں اور چاول کے مل ایجنٹوں نے دھان کے معیار کے مطابق قیمت بڑھاتے ہوئے بولی لگانی شروع کی۔ چندر شیکھر کو اس دن بہت اچھی قیمت حاصل ہوئی۔ ایک مل کے ایجنت نے فی کنفل 1150 روپے کی پیش کش کی۔ جب کہ کئی کسانوں کو 1100 روپے فی کنفل قیمت حاصل ہوئی۔

زرعی مارکٹ یارڈ کمیٹی کے عہدیداروں نے دھان کے مختلف ڈھیروں کے لیے تاجروں کی جانب سے لگائی گئی قیمت کو درج کر لیا اور وہ دفتر کو واپس ہو کر تاجر کا نام اور دھان کے ڈھیر کا شناختی نمبر درج کر لیا۔ پھر انہوں نے سب سے زیادہ بولی لگانے والے تاجر کے بارے میں اور قیمت کے بارے میں چندر شیکھر کو اطلاع دی۔ چندر شیکھر اس قیمت پر دھان کی فروخت کے لیے راضی ہو گیا۔ تب کمیٹی کے ارکان نے دھان کی قیمت، اس کی مقدار، اور اس کی جملہ قیمت وغیرہ لکھ کر چندر شیکھر کے حوالے کی۔ اگر کوئی کسان کسی تاجر کی جانب سے لگائی گئی زیادہ تر قیمت پر بھی فروخت کے لیے راضی نہیں ہوتا تو وہ دوسرے دن کے ہراج کے لیے انتظار کر سکتا ہے۔ اس طرح ایک ہفتے تک اسے موقع دیا جاتا ہے۔



شکل 8.5 زرعی بازار کا احاطہ

زرعی مارکٹ یارڈ سے دھان خریدنے کے لیے ہر تاجر کو لائنس فیس ادا کرنا پڑتا ہے۔ جب دھان کا سودا ہو جائے تو انہیں ہر سو روپے کے سودے پر ایک روپیہ کمیٹی کو میشن کے طور پر ادا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ کسانوں کو کوئی ادائی نہیں کرنی پڑتی مگر عملی طور پر مال اتارنے کی مزدوری، صفائی اور انتظامات کے نام پر انکو ہر سو روپے کے سودے پر 3.50 روپے ادا کرنا پڑتا ہے۔ کسانوں کو قیمت ادا کرنے سے پہلے تاجر ان اخراجات کو منہا کر کے کسان کو ادائی کرتا ہے اور ان اخراجات کی رقم کو زرعی مارکٹ یارڈ کے دفتر میں جمع کر دیتا ہے۔

♦ آپ کے خیال میں کیا یہ نظام بہتر ہے؟ اس سے کسان کس طرح مستفید ہو سکتے ہیں؟

کبھی کبھار کسانوں کو زرعی مارکٹ یارڈ میں پیداوار فروخت کرنے کے لیے بار برداری اور دیگر اخراجات کے طور پر فی کنفل کے لیے 10 روپے ادا کرنے پڑتے ہیں۔ جو گاؤں میں فروخت کرنے کے اخراجات کے مقابلے میں کافی زیادہ ہوتے ہیں۔ مل کا ایجنت، چندر شیکھر کے پاس آیا اور شناختی پر چھی کو دیکھ کر زرعی مارکٹ یارڈ کے اخراجات کو منہا کر کے مکمل قیمت ادا کر دیا۔

چندر شیکھر جیسے کاشٹکار جن کے پاس پیداوار کی کافی مقدار ہو AMY زرعی بازار کے احاطہ میں اپنی پیداوار کو فروخت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ عموماً یہاں پر گاؤں کی طرح قیمت کی ادائی میں دینہ نہیں ہوتی بلکہ برس موقع ادائی کر دی جاتی ہے۔ فروخت کا عمل کھلے ہر اج کے ذریعے ہونے کی وجہ سے کسانوں کو بہتر سے بہتر قیمت کے حصول کی امید رہتی ہے۔ چند ایک زرعی مارکٹ یارڈوں میں رشوت خور افسروں اور تاجریوں کی ملی بھگت کی وجہ سے کسانوں کو کم قیمت حاصل ہو رہی ہے۔ مگر یہ تمام مارکٹ یارڈوں میں نہیں ہوتا۔

تلنگانہ میں لگ بھگ 100 زرعی مارکٹ یارڈ موجود ہیں۔ جن میں ریاست کی زرعی پیداوار کے ایک چوتھائی حصہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ پھر آپ کے خیال میں باقی تین چوتھائی پیداوار کیا ہوتا ہو گا؟ وہ کہاں فروخت کی جاتی ہو گی؟ وہ کسان اور کاشٹکار زرعی مارکٹ یارڈ میں کیوں فروخت نہیں کرتے؟ آئیے اس کے بارے میں غور کریں۔

چاول کے مالک کو فروخت کرنا

وہ دھان کی کٹائی کا موسم ہے۔ اور وینکا پورم گاؤں کا کسان ملیا چاول کے مالک چندوالاں کے گماشتہ کا انتظار کر رہا ہے۔ ملیا کی ایک ایکڑ زمین پر صرف 14 کنٹل دھان کی پیداوار ہی ہوئی ہے۔ اسکے بیچ غیر معیاری تھے اور وہ مناسب مقدار میں کھادوں اور کیڑے مارا دو یا کا استعمال نہیں کر سکا۔

چندوالاں کا گماشتہ ایک ٹریکٹر لے آیا اور اس نے دھان کی جانچ کی کہ وہ خشک ہے یا نہیں اور اس میں بہت زیادہ ناقص دھان تو نہیں۔ اس گماشتہ نے دھان کے تھیلوں کو ٹریکٹر پر لا دا اور مزید دھان لینے کی خاطر دوسرے کسانوں کی طرف چلا گیا۔ چاول کی مل میں ملیا کے دھان کے تھیلوں کو تولا گیا۔ وہ 14 کنٹل تھے۔ گماشتہ نے ایک مٹھی بھر دھان لیکر چندوالاں کو دکھایا۔

* کیا آپ حساب لگا سکتے ہیں کہ کارخانہ کے دلال نے چندر شیکھر کو کتنی رقم ادا کی ہے؟

دھان کی جملہ مقدار
فی کنٹل کی قیمت

روپے فی کنٹل
جملہ قیمت
..... x =

بار برداری کے اور صفائی کے اخراجات
..... x =

3.50
چندر شیکھر کو ادا کی گئی جملہ قیمت:
..... - =

* زرعی بازار کے احاطہ میں کسانوں کی پیداوار کی فروختگی سے ہونے والے فائدے اور نقصانات کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ప్రధానమైన మార్కెట్ కొమిటీ, చెంతుప్పుల్	
అధికారి: సమయం:	
Ro. 3295	రూ.
1. దురుస్తి:	మంగళవారం
2. ప్రాంగణ:	చెంతుప్పు
3. విషయాలు: ప్రాంగణ విషయాలు నుండి వీటి విషయాలు	వీటి
4. విషయాల వివరాలను " రాష్ట్రము " మార్కెట్ వివరాలను (అంశాల)	మార్కెట్
5. సాఫ్ట్ కు కుటుంబాలల విషయాలు:	సాఫ్ట్

- మాటలాలు:
1. ఉపాంత విషయాల వివరాల విషయాల పోలి సాఫ్ట్ కు కుటుంబాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల
 2. మంగళ విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల
 3. మంగళ విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల
 4. మంగళ విషయాల విషయాల
 5. మంగళ విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల
 6. మంగళ విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల విషయాల

شکل 8.6 مارکٹ کمیٹی کی رسید

آخ کار میا کو کتنے روپے حاصل ہوئے۔

میا کی جانب سے لیا گیا قرض = 5,000 روپے
چار ماہ کا سود = 400 روپے
جملہ منہا شدہ رقم = 5,400 روپے
دھان کے لیے جملہ ادا طلب رقم = 13,100 روپے
(ادا کی گئی جملہ رقم) (13,100 - 5,400) = 7,700 روپے

(نوٹ: تمام حسابات روپیوں میں)



شکل 8.7 چاول کے کارخانے کو لے جانے کے لیے دھان کے تخلیلاری میں رکھے جا رہے ہیں

چندوالال نے دھان کی خشکی اور بھوسی کے مطابق فی کنٹل کی قیمت 950 روپے مقرر کی۔ یہ قیمت زرعی مارکٹ یارڈ کی قیمت یعنی فی کنٹل 1100/- روپے سے بہت کم تھی۔ میا کو رقم کی بہت ضرورت تھی لہذا اس نے فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ جس پر چندوالال نے ہر سو روپے پر 1.50 روپے منہا کر دیئے (یعنی 14.25 روپے فی کنٹل)۔ نیلوں میں اسی طرح چاول مل کے مالک اور تاجر خریداری کرتے ہیں۔ آئیے دیکھیں کہ میا کو دھان فروخت کرنے سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی۔

دھان کا کل وزن = 14 کنٹل
چاول مل کے مالک کی جانب سے طے کی گئی دھان کی قیمت
950/- روپے فی کنٹل = 14 کنٹل دھان کی قیمت
 $950 \times 14 = 13,300$ روپے
فوری ادائی کیے لیے منہا کی گئی رقم
 $14.25 \times 14 = 200$ روپے
جملہ ادا طلب رقم
 $13,300 - 200 = 13,100$ روپے
(اگر میا 15 دن تک انتظار کر لیتا ہے تو بر سر موقع ادائی اور کمیشن منہا نہیں کیا جائے گا)۔

♦ کیا آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ میا نے چندوالال کو کم تر قیمت پر دھان کیوں فروخت کیا؟

چار ماہ قبل میا نے کھاد اور کیڑے مارادویہ کی خریدی کے لیے چندوالال سے 5000 روپے قرض لیے۔ کئی چھوٹے کسان چندوالال سے اسی طرح قرض لیتے ہیں۔ اس لیے وہ اس کی طے کردہ قیمت پر اپنی پیداوار کو چندوالال کو فروخت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس لیے چندوالال میا کو جملہ قیمت ادا کرنے کے بجائے اپنا قرض اور سو بھی منہا کر لیتا ہے۔ آئیے دیکھیں کہ

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

- وینکلٹا پورم کے کسانوں سے دھان حاصل کرنے کے معاملے میں زمینداروں اور چاول کے مل مالکین کا مقابلہ کیجیے۔

دلalloں (بروکروں) کے ذریعہ فروختگی

شانتی وینکلٹا پورم کی ایک اور کسان ہے۔ اس نے اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنے کھیت کی دیکھ بھال شروع کی ہے۔ وہ ایک مقامی سیلف ہیلپ گروپ کی ممبر بھی ہے۔ جس سے اس نے زراعت کے کاموں کے لیے 20,000 روپے قرض لیا ہے۔ اس کی زمین 11.5 ایکڑ ہے۔ جس سے اس کو اس موسم میں 14 کنفل پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس نے سات کنفل الگ کر لیے اور انہیں فروخت کے لیے رکھ دیا اور باقی کو اس نے گھر یا استعمال کے لیے رکھا۔

دوسرے دن نلگنڈہ کے ایک بڑے چاول کے مل کا بر و کر دھان خریدنے کے لیے گاؤں آیا اور کسانوں سے ملاقات کی۔ اس نے شانتی کے دھان کا مشاہدہ کیا اور کافی مول تول کے بعد 1000 روپے فی کنفل کی پیشکش کی۔ شانتی کی سات کنفل دھان کو بر و کرنے تول کر بتایا کہ وہ 6.5 کنفل ہے۔ لیکن جب شانتی نے زور دیا کہ وہ سیلف ہیلپ گروپ کے ممبروں کے سامنے ٹھیک سے دھان کو تو لے تب وہ برابر سات کنفل نکلی۔ بر و کر دھان کو لے گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ پندرہ دنوں میں شانتی کو رقم کی ادائی کردے گا۔ وہ دو ہفتے بعد واپس آیا اور شانتی کو 6825/- روپے حوالے کیے۔ اس نے فی کنفل 25/- روپے بر و کر کی کمیشن کے طور پر منہما کر لیے۔

ہم نے شانتی سے ملاقات کی اور اس سے چند سوالات کیے۔ ”تم نے کسی تاجر سے قرض نہیں لیا ہے پھر تم نے اپنی دھان کو زرعی مارکٹ یارڈ میں کیوں نہیں فروخت کیا؟“ ”نلگنڈہ جانے کے لیے مجھے ٹریکٹر کا کرایہ مال لادنے اور اتارنے کے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ نلگنڈہ

تلگانہ کے اکثر کسان ملیا کی طرح چاول مل کے مالکین، ساہوکاروں اور دولتمند زمینداروں سے قرض لیتے ہیں اور ان کی چاول مل کے مالکین کسان کو قرض دے کر نہ صرف اپنے کارخانے کے لیے خام مال حاصل کر لیتے ہیں بلکہ اپنی طے کردہ قیمت پر حاصل کرتے ہیں۔

- اگر ملیا زرعی مارکٹ یارڈ میں اپنی دھان کو فروخت کرتا ہو تو اسے کتنی رقم حاصل ہوتی تھی؟
- ملر کے ہاتھ فروخت کرنے کی وجہ سے اسے کتنا نقصان ہوا؟
- اگر ملیا ملر کے بجائے بنک سے قرض لیتا تو کیا فرق ہوتا تھا؟
- اگر ملیا کسی سرکاری بنک سے قرض لیتا تو اسے کتنی آمدنی حاصل ہوتی تھی؟

وینکلٹا پورم کے بڑے کاشتکار یا زمیندار چھوٹے کسانوں کو قرض دیتے ہیں اور ان سے دھان خرید لیتے ہیں۔ یہ بڑے کاشت کار اور زمیندار اپنی پیداوار اور چھوٹے کسانوں سے خریدی گئی پیداوار بازار میں یا بڑے شہروں میں ہول سیل پوپاریوں یا رائیس ملر کو فروخت کرتے ہیں۔ چھوٹے کسان زمینداروں کے کئی طرح سے مقرض ہوتے ہیں۔ وہ ان سے رقم ادھار لیتے ہیں، اس کے علاوہ تیج، ٹریکٹر اور پانی بھی ادھار لیتے ہیں۔ اس طرح وہ زمینداروں کو ان کی طے کردہ قیمت پر دھان فروخت کرنے کے پابند ہو جاتے ہیں۔ کسانوں کو قرض دینے والے فصل کو اپنے قرض کی ضمانت خیال کرتے ہیں اور فصل کو خرید کر اپنے قرض کی رقم بھی حاصل کرتے ہیں۔ بہر حال اس طریقہ میں کسان اس موقف میں نہیں ہوتے ہیں کہ اپنی پیداوار کو بہترین قیمت پر فروخت کر سکیں اور انہیں کم تر قیمت پر پیداوار فروخت کرنا پڑتا ہے۔

تلنگانہ میں دھان کی تجارت

تلنگانہ میں اگائی جانے والی دھان کا بڑا حصہ مارکٹ میں فروخت کر دیا جاتا ہے جب کہ کسان بہت تھوڑی مقدار اپنے ذاتی استعمال کے لیے رکھتے ہیں۔ شانتی جیسے چھوٹے کسانوں کی دھان کا بڑا حصہ ان کے ذاتی استعمال میں صرف ہوتا ہے۔ بڑے بڑے کسان اپنی پیداوار کو مارکٹ میں فروخت کرتے ہیں۔

تلنگانہ کے کسان اپنی پیداوار کا تین چوٹھائی حصہ گاؤں میں فروخت کرتے ہیں اور ایک چوٹھائی حصہ زرعی مارکٹ یارڈ تک آتا ہے۔ بڑے بڑے کسانوں کی پیداوار، ہی زرعی مارکٹ یارڈ تک آتی ہے۔ ان کے پاس حمل و نقل کی سہولت مثلاً ٹریکٹر وغیرہ ہونے کی وجہ سے آمد و رفت کے اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔

گاؤں میں ہمہ اقسام کے تاجر دھان کو حاصل کرتے ہیں مثلاً زمیندار، بروکرس، چاول مل کے مالکین وغیرہ۔ اکثر اوقات ملیا اور چند رشکھر جیسے کسان، ان تاجر ہوں کے مقروض ہو کر انہیں پیداوار فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

مقروضیت اور دھان کی فروخت

ہم نے دیکھا کہ چھوٹے اور درمیانی سطح کو زراعت کو بہتر بنانے کے لیے خصوصاً بیجوں، کھادوں، جراشیم کش ادویات کی خریداری اور آپاشی کی سہولتوں کی فراہمی کی خاطر قرض لینا لازمی ہے۔ چونکہ بیکوں سے قرض کا حاصل کرنا ان کے لیے دشوار ہوتا ہے وہ لوگ ساہوکاروں، تاجر ہوں اور ملروں سے قرض لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جب کوئی کسان قرض لے لیتا ہے تو اس کے پاس اپنی پیداوار کو ان کی طے کردہ قیمت پر فروخت کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں رہتا۔ دھان کے خریدار ان کسانوں کو نہ صرف کم قیمت دیتے ہیں بلکہ تو لئے میں کمی بھی کرتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ اور

میں پیداوار کی فروخت سے جو زائد رقم ملتی ہے وہ میرے آمد و رفت کے اخراجات کو بھی پورا نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ مجھے یا میرے بیٹے کھցیوں پر کام کو چھوڑ کر ایک یا دو دن کے لیے فارغ ہونا پڑتا ہے۔ ہمارے پاس فروخت کے لیے بہت کم پیداوار ہے۔ کیونکہ مقدار میں دھان رکھنے والے کسان ہی علکنڈہ جاتے ہیں، ”شانتی نے جواب دیا۔

”تم اچھی قیمت کا مطالبہ کیوں نہیں کرتیں جیسا کہ دوسرے کسان زرعی مارکٹ یارڈ اور چاول مل کے مالکین کو 1100 تا 1150 روپے میں فروخت کرتے ہیں۔“

”بروکرس اتنی اچھی قیمت نہیں دیتے۔ ہم لوگ آمد و رفت کی دشواریوں سے بچنے کی خاطر مکان پر ہی فروخت کر دیتے ہیں۔“

بروکرس، کسانوں اور شہر کے مل مالکین یا چاول کے ہول سیل تاجر ہوں کے درمیان رابطہ کا کام کرتے ہیں۔ وہ شانتی جیسے کسانوں سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دھان حاصل کرتے ہیں۔ اور تاجر ہوں تک پہنچتے ہیں۔ ان کے پاس نہ تو کوئی مستقل دکان ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی گودام۔ وہ فصل کی کٹائی کے موسم میں ہر کسان سے ملتے ہیں اور دھان کی خریدی کے لیے سودا کرتے ہیں۔ جب کسان فروخت کے لیے راضی ہو جاتے ہیں تو وہ ہول سیل تاجر یا چاول مل کے مالکین کو اطلاع دیتے ہیں۔ تب وہ لوگ رقم اور حمل و نقل کے لیے گاڑیاں روانہ کرتے ہیں۔ بروکرس، کسانوں اور ملروں دونوں سے کمیشن وصول کرتے ہیں۔ بعض بروکرس کسانوں کو ساہوکاروں کی طرح قرض بھی دیتے ہیں۔ اور دھان کی خریداری کے بعد رقم کی ادائی کے وقت اپنا قرض سود کے ساتھ منہا کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چند ولایاں کے معاملے میں بتالیا گیا ہے۔

♦ ملیا کوئی کنٹل 935 روپے حاصل ہوئے جب کہ شانتی کو 975 روپے نی کنٹل حاصل ہوئے۔ آپ کے خیال میں ان میں کوئی فرق ہے؟ اگر ہے تو کیسے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

کلیدی الفاظ

زرعی بازار کا احاطہ
کم از کم امدادی قیمت
فوڈ کار پوریشن آف انڈیا
تاجر
ٹھوک تاجر
دلال

اکثر کسانوں کو قوم تا خیر سے ادا کی جاتی ہے۔ اس کے باوجود کسان یہ خیال کرتے ہیں کہ زمینداروں اور تاجروں نے ان کو ضرورت کے وقت قرض مہیا کیا ہے لہذا انہیں دھان فروخت کرتے وقت ترجیح دینا چاہیے۔

♦ غور کیجیے کہ تمام کسانوں کو ان کی پیداوار کے لیے مناسب اور بہتر قیمتوں کے حصول کے لیے کیا متبادل اختیار کیے جاسکتے ہیں؟ ان متبادل اقدامات کے فائدے اور نقصانات کے بارے میں کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. وینکٹا پورم کے مختلف تاجروں اور ان کے دھان کی قیمت فی کنٹل کی ایک فہرست تیار کیجیے؟ (AS3)
2. اگر آپ گاؤں میں رہتے ہوں تو معلوم کیجیے کہ وہاں دھان کون خریدتے ہیں؟ دھان کی قیمت کس طرح طے کی جاتی ہے؟ اور مختلف تاجر، زمیندار وغیرہ کس طرح دھان کی قیمت ادا کرتے ہیں؟ (AS3)
3. کسی کراند کان کو جائیے اور ایک کیلوگرام چاول کی قیمت معلوم کیجیے۔ اور کسانوں کی جانب سے لی گئی ایک کیلوگرام دھان کی قیمت سے اس کا مقابل کیجیے۔ (یاد رہے کہ ایک کنٹل = 100 کیلوگرام) (AS1)
4. کیا آپ کے خیال میں حکومت کی جانب سے دھان کی کیساں قیمت مقرر کرنا ضروری ہے؟ (AS4)
5. آپ کے خیال میں سیلف ہیلپ گروپ سے کسانوں کو کس قسم کے فوائد حاصل ہو رہے ہیں؟ (AS4)
6. صفحہ نمبر 78 اور 79 پر عنوان ”مقر وضیت اور دھان کی فروخت“ پر چھپے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔
7. تصور کیجیے کہ آپ کے گاؤں کے قریب زرعی مارکیٹ یا روڈ AMY نہیں ہے۔ ایسے حالات میں کسانوں کو کون مسائل کا سامنا ہوگا؟

منصوبہ کام

1. چند طلباء کو قریبی مارکٹ یا روڈ لے جائیں۔ وہاں کے کام کا جام کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسکول میں Role Play کے ذریعہ بتلائیے کہ تاجر کس طرح دھان اور دیگر پیداوار کی بولی لگاتے ہیں اور ہر اج کیسے کرتے ہیں؟
2. ملنگانہ کے چھوٹے کسانوں کی حالت زار پر ایک مختصر ڈرامہ تحریر کیجیے۔

ایک قبیلہ میں کمیونٹی کے فیصلے کا طریقہ کار

وہ لوگ جو کثیر تعداد میں ایک جگہ اکٹھا رہتے ہیں۔ وہ اپنے مشترکہ مسائل کے متعلق کس طرح فیصلے کرتے ہیں؟ ان کے درمیان پیدا ہونے والے تباہات کی کس طرح یکمیوںی کرتے ہیں؟ قائدین کا کیا کردار ہوتا ہے۔ وہ اپنی خدمات کے صلے میں کیا پاتے ہیں۔ اس طرح کے کچھ اور مسائل ہیں جن کا ہم مطالعہ کریں گے۔ اس باب میں ہم اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ ایک سماج میں کس طرح فیصلے کیے جاتے ہیں؟ جہاں صرف ایک کمیونٹی کے افراد رہتے ہیں۔ اور جہاں کم و بیش سب کا مساوی درجہ رہتا ہے۔

جنگلات، چراگا ہیں، پانی تمام قبیلہ کا مشترکہ اٹاٹہ ہیں۔ وہ کسی ایک شخص، خاندان یا افراد کی ملکیت نہیں ہیں۔ ان تمام وسائل کو قبیلے کے اراکین استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ ان کے اپنے بنائے ہوئے قوانین پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

iii. قبائلی سماج میں امیر اور غریب کے شدید اختلافات نہیں رہتے۔ قبیلہ کے مشترکہ وسائل میں سب کا حق رہتا ہے۔ مثال کے طور پر قبائلی زمین تمام خانانوں میں ان کی ساخت کے اعتبار سے مساوی طور پر تقسیم کی جاتی ہے۔ بعض دفعہ چند برسوں میں خاندانوں میں زمین دوبارہ تقسیم کی جاتی ہے۔ کوئی فرد بھی زمین فروخت نہیں کر سکتا۔ سارے قبیلہ کو زمین کا مالک مانا جاتا ہے۔ کوئی بھی فرد کاشت کاری یا اپنی ضرورت سے زیادہ زمین اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکتا۔

قبائل۔ معاشرے جہاں سب لوگ مساوی ہوتے ہیں

مختلف قسم کے معاشرے قبائل کھلا تے ہیں۔ تلنگانہ میں چچو، کنڈاریڈی، گونڈ، کویا، یانادی، سوارا وغیرہ ہیں۔ ہمارے ملک کی تمام ریاستوں میں قبائل جنگلوں میں رہتے ہیں۔ ان کی طرز زندگی مختلف ہوتی ہے۔ ان کی زبانیں اور ثقافتیں بھی الگ ہوتی ہیں۔ ان اختلافات کے باوجود وہ قبائل کھلا تے ہیں۔ اس کا سبب ان کی یکساں خصوصیات ہیں۔ وہ کیا ہیں؟

i. عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد اپنے آپ کو ایک مشترکہ جد علی کے وارث تصور کرتے ہیں۔ اس لیے ایک قبیلہ کے افراد ایک دوسرے کو اپنا رشتہ دار سمجھتے ہیں۔

ii. ان کا ماننا ہے کہ ان کے تمام وسائل جیسے زمین،

- قبائل کے اہم پیشے کیا تھے؟
- کس طرح قبیلے کے افراد مساوی درجہ رکھتے ہیں؟

چھوٹے چھوٹے دیہاتوں اور وسیع بودو باش کے علاقوں میں ایک قبیلہ رہائش پذیر ہوتا ہے۔ کس طرح قبیلہ مشترکہ مسائل کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے؟ وہ افراد کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات کی کس ڈھنگ سے یکسوئی کرتا ہے؟ ہم دیکھیں گے کہ عادل آباد میں رہنے والا گونڈ قبیلہ ایسے مسائل سے کس طرح نمٹتا ہے ہم یہاں ہمین ڈارف کی کتاب سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔

iv. عام طور پر ایک قبیلہ کے افراد مختلف قسم کے کام انجام دیتے ہیں مثلاً کاشت کاری، جنگلوں سے غذا کا حصول، جانوروں کو چرانا، ٹوکری، کپڑا تیار کرنا، ٹھکانوں کی تعمیر، اوزار بنانا وغیرہ وہاں خصوصی ہنسمندوں کا فقدان ہوتا ہے۔

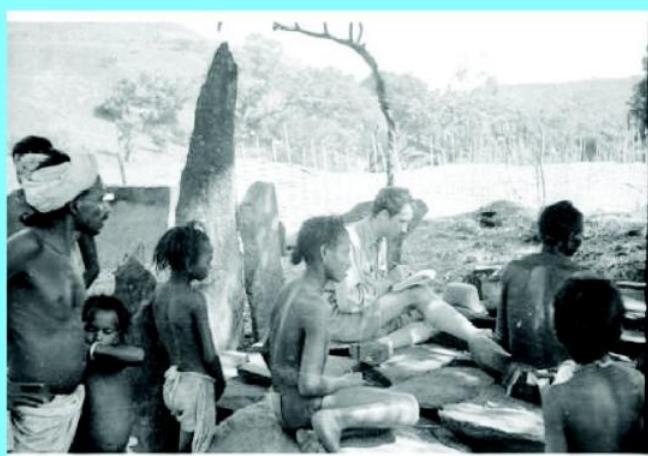
v. مردوزان اور بچے خاندان کے کاموں میں شریک رہتے ہیں۔ تا ہم فیصلوں میں عورتوں سے زیادہ مردوں کا اختیار زیادہ رہتا ہے۔

vi. قبائل رسومات اور تہواروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان میں قبائلی دیوتاؤں اور آبا اجداد کو خوش کرنے کی خواہش رہتی ہے۔ ان کی کہانیاں تھے، رسم و رواج، گانے بجائے کے طریقے ہوتے ہیں۔ وہ قبیلے کے تمام افراد میں یکساں ہوتے ہیں۔

وہ دانشور جنیں ماہر علم بشریات کہا جاتا ہے۔ وہ قبائل کے افراد کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے قبائل کے درمیان رہنے ہوئے ان کی ثقافت، طرز معاشرت، عقیدے اور فیصلوں کے طریقہ کار کو ضبط تحریر میں لایا ہے۔ ایسا ہی ایک مشہور و معروف اسکالر فیورر ہمین ڈارف تھا۔ وہ تلگانہ میں 1940 میں آیا تھا۔ اس نے ریاست کے قبائل کا مطالعہ کیا۔ اس نے چچو، کنڈا ریڈی اور گونڈوں کا مشاہدہ کیا۔ ان پر کتابیں لکھیں۔ اس نے ہندوستان کے دیگر قبائل کا بھی مطالعہ کیا۔ اس نے خاص طور پر شمال مشرقی ریاستوں کا بھی مشاہدہ کیا۔



9.1 فیورر ہمین ڈارف



9.2 گونڈ کے ساتھ ہمین ڈارف

پہلا کام معاملہ کے تعلق سے حقوق کا حصول ہوتا ہے۔ دونوں فریقوں کو اپنے نقطہ نظر کو پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ پھر کمیونٹی کا معمرا فرد حقیقتی واقعات کو معلوم کرنے کے لیے ائمہ سید ہے سوالات کرتا ہے اور معاملے کے گواہوں سے شہادت دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد پنج گونڈوں کے روایتی رسم و رواج کے قاعدوں پر بحث کرتی ہے۔ اس قسم کے معاملہ کے تعلق سے گزشتہ فیصلوں کے بارے میں گفتگو کرتی ہے۔ جب معاملہ کے تمام پہلوں پر بحث ہو جاتی ہے تو بزرگ ارکین فیصلہ کی تجویز رکھتے ہیں لیکن یہ تجویز حتمی نہیں ہوتی۔ متاثرہ فرد تجویز میں کچھ ترمیم کا خواستگار ہوتا ہے۔ مرد یا عورت کا جواب سن کر پنج آخري فیصلہ کرتی ہے۔

- گونڈ پنچایت کے کون ارکین نہیں ہوتے۔
- کیا پنج میں تمام گھروں کی نمائندگی ضروری ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- ایک تازعہ کی یکسوئی کے لیے پنج کس طرح کے حقوق پر غور کرتی ہے۔ وہ کس طرح فیصلہ صادر کرتی ہے؟ یہاں اس کی ایک دلچسپ مثال پیش کی گئی ہے۔



شکل 9.3 ایک گونڈ پنچایت اپنی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے

یہ کتاب حکومت تلگانے کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 20-2019

گونڈ پنج اور پاٹلہ

گاؤں کے صدر کے اختیارات گاؤں کی پنج یا ٹھکانوں جوان مردوں کی کونسل سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ اس کونسل یا مجلس کا گاؤں کے معاملات کے تعلق سے فیصلہ حرف آخر ہوتا ہے۔ گاؤں کا صدر اس کونسل کا صدر نشین یعنی چیر مین ہوتا ہے۔ گاؤں کی پنج ایک لحاظ سے گونڈ سماج کی مکمل نمائندگی کرتی ہے۔

پنج کی مسلسل بیٹھک نہیں ہوتی۔ وہ ضرورت کے وقت ہی بیٹھتی ہے۔ جب اہم معاملات پر بحث ہوتی ہے تو تمام بالغ مرد موجود ہوتے ہیں۔ نوجوان اڑکے اور عورتیں کارروائی کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ عورتوں کی کونسل میں کوئی آواز نہیں ہو تی۔ لیکن وہ اپنی بات کو کونسل کے آگے پیش کر سکتی ہیں۔

پنج کے فرائض میں بڑے تھواروں کی تواریخ کا تعین، شادیوں کی اجازت، طلاق کی منظوری، شادیوں کے قواعد کی تشكیل موت کی رسومات کے قاعدے اور تازعات کی یکسوئی ہے۔ پنج جرمے عائد کر سکتی ہے۔ فرد کو گاؤں چھوڑنے کے لیے مجبور کر سکتی ہے۔

دیگر گونڈوں کو اس ناپسندیدہ فرد کے ساتھ تعلقات کو منقطع کرنے کا حکم صادر کر سکتی ہے۔

جب کسی جھگڑے میں کئی دیہاتوں کے لوگ ملوث ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں تمام دیہاتوں کی کونسل مشترکہ پنج کی شکل میں بیٹھتی ہے۔

جب ایک تازعہ پنج کے رو برو پیش کیا جاتا ہے تو پنج کا

تعادن کرتا ہے۔ وہ گاؤں میں مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے۔ اس کی خدمت کے صلہ میں سال میں ایک مرتبہ گاؤں کے تمام مرد اور عورتیں اس کے کھیت میں کام کرتی ہیں۔ اس امداد سے وہ اپنے خاندان کے علاوہ وسیع و عریض رقبہ پر زیادہ کاشت کر سکتا ہے۔ تاکہ وہ گاؤں میں مہمانوں کی ضیافت کر سکے۔

جب کبھی صدر مغرب رو ہو جاتا ہے اور عوام کی خواہشات کے خلاف عمل کرتا ہے تو پنج اسے معزول کر سکتی ہے۔ دوسرے خاندان گاؤں چھوڑ کر دوسرے نئے مقام پر قیام کر سکتے ہیں۔

- صدر کون بتتا ہے؟
- پنج اور پائلہ کے درمیان کیا تعلق ہوتا ہے؟
- پائلہ کا خصوصی کردار کیا ہے؟
- ایک پائلہ کو اس کے عہدہ سے کب ہٹایا جاسکتا ہے۔

یمن ڈارف نے نشاندہی کی ہے کہ یہ نظام بذریعہ تبدیل ہو رہا تھا۔ 1940 اور 1950 میں گونڈوں کے دیہا توں میں دوسری کمیونٹی کے لوگ جیسے مر ہیں، تلگو بھی فروش ہونے لگے تھے۔ جدید پنچایت راج کے انتخابات ہونے لگے تھے۔ کئی لوگ اپنے تنازعات کی یکسوئی کے لئے پولیس اور عدالتوں سے رجوع ہونے لگے۔ دیہات کے صدر کی اہمیت کا خاتمه ہو گیا۔ عام انتخابات کے زرعیہ نئے سرپنچوں کا انتخاب ہونے لگا۔

- اس نظام کے اہم خدو خال اور خامیوں کے بارے میں انطباقی خیال بیجیے۔
- گونڈ پنچایت کے بارے میں پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

ایک دن ایک لڑکی پنج کے آگے ایک شخص کے خلاف شکایت کرتی ہے۔ وہ آدمی اسے ستارہاتھا تو اس نے اسے ایک طما نچر سید کیا۔ اس نے اسے دھکیل دیا تو وہ زمین پر گر پڑی اور وہ آدمی بھاگ کھڑا ہوا۔ پنج نے ملزم سے پوچھا کہ اسے کچھ کہنا ہے۔ اس نے اقبال جرم کر لیا۔ پنج نے لڑکی سے پوچھا کہ وہ اس شخص کو کس قسم کی سزا دلانا چاہتی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ (میں چاہتی ہوں کہ اس کی زیادہ سے زیادہ تو ہیں کی جائے اور وہ لکھ کر دے کہ اسے وہ مزید نہیں ستائے گا۔ پنج نے حکم دیا کہ وہ پنج کے درمیان کھڑا ہو جائے اور لڑکی کے آگے سر جھکا کر اس سے معافی مانے گے)۔

- وہ لڑکی جو شکایت کی تھی پنج کے فیصلہ سے مطمئن ہوئی۔
- کیا پنج نے متاثرہ فرد کے جذبات کو ٹھہٹا کیا یا نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

گاؤں کا صدر (پائلہ)

ہر دیہات میں ایک صدر یا پائلہ ہوتا ہے۔ جو عام طور پر موروٹی ہوتا ہے۔ (لڑکا یا لڑکی کو والدین کے گزر جانے کے بعد باپ یا ماں کا خطاب یا جا نیداد حاصل ہو جاتی ہے۔ اسے موروٹی کہا جاتا ہے۔) صدر پنج کے آگے جواب دہ ہوتا ہے۔ بہت سے امور میں وہ ایک موثر قائد بھی ہو سکتا ہے۔ پنج کی بیٹھ کبھی کبھار ہوتی ہے۔ صدر روزمرہ کی اساس پر کام کرتا ہے۔ وہ عام طور پر اس شخص کے خاندان سے ہوتا ہے جس نے ابتداء میں گاؤں کو بسا یا تھا۔ پائلہ کا اہم فریضہ دیہا توں کی وحدت کو یقینی بنانا اور یہودی افراد اور حکومت کے اداروں سے بات چیت کرنا ہے۔ وہ گاؤں کی بہت سی سرگرمیوں یعنی تہواروں وغیرہ میں

ہے کہ قبائلیوں کے تین اس کی خدمات کے عوض اسے کچھ خصوصی مراعات ملتی ہیں جیسے اس کے کھیت میں مزدور مفت کام کرتے ہیں۔ اس سے اس کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ تاکہ اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنا پیسہ قبیلہ کی فلاں و بہبود پر خرچ کرے۔ بہت سے قبائل میں اس قسم کا انتظام تھا۔

کلیدی الفاظ

- موروٹی
- مل جل کر خوشیاں منانا
- ماہر علم بشریات
- مشترکہ ذرائع

i. کیا کسی دوسری ذات کا فرد بیخ کارکن ہو سکتا ہے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

ii. ہمیں ڈارف کے خیال کے مطابق ایک معروف پاٹلہ کے ہاں زیادہ سے زیادہ اراضیات کی کاشت غیر معروف پاٹلہ سے زیادہ ہوتی ہے؟

ایسا کیوں ہوتا ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتیں گے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ قبیلہ کے رسم و رواج کو کمیونٹی کے مرد بروئے کا رلاتے ہوئے کمیونٹی کے معاملات کو سمجھاتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ ہر خاندان کمیونٹی کے معاملات میں اپنی رائے دیتا ہے۔ وہ اکٹھے ہو کر صدر سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ صدر کمیونٹی کے افراد کی دلجمی کرتا ہے۔ تاکہ اس کا عہدہ برقرار رہ سکے۔ وہ گاؤں والوں کی خواہشات کے خلاف قدم نہیں اٹھاسکتا۔ ہم نے یہ بھی پڑھا

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. اس کے افراد کم و بیش مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ کیا یہ صرف ایک قبیلہ میں ممکن ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر افراد مساوی درجہ نہ رکھیں تو کیا ہوگا؟ اگر دوسری کمیونٹی کے لوگ بھی وہاں قیام پذیر ہوں؟ (AS6)
2. کیا آپ اپنے علاقہ میں ایسی کمیونٹی پنچایت کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ اس کے فرائض کے بارے میں اپنے اساتذہ صاحبان، والدین اور بزرگوں سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ کیا وہ لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ AS4
3. کیا آپ پولیس اور عدالت سے مساوا پنچایت کے فیصلے کو تسلیم کریں گے؟ (AS4)
4. اگر ایک قبیلہ کے خلاف پنچایت فیصلہ سناتی ہے تو تبادل قانونی رائے کیا ہے؟ (AS1)
5. تلنگانہ کے نقشہ میں حسب ذیل اضلاع کی نشاندہی کیجیے جہاں زیادہ قبائلی لوگ رہتے ہیں۔ (AS5)
 - الف) کھم
 - ب) عادل آباد
 - ج) محبوب نگر
6. صفحہ نمبر 83 پر پیرا گراف ”گاؤں کا صدر“ پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)

سلطنوں اور جمهوریتوں کا ظہور

ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا ہے کہ قبائلی سماج اپنے معاملات کی کس طرح یکسوئی کرتا ہے۔ آپ نے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے بارے میں سننا ہوا گا جو وسیع و عریض سلطنوں پر حکومت کرتے تھے۔ وہ سلطنتیں ابتدائی دور میں کس طرح معرض وجود میں آئیں۔

تقریباً 4000 سال پہلے لوگ کثیر تعداد میں ان دریاؤں کے کنارے بستے چلے گئے۔ انہوں نے پتھر، تابہ، پیتل اور لوہے کے بنے اوزاروں سے بندرنگ جنگلوں کو صاف کر کے دھان اور دیگر فصلوں کی پیداوار کے لئے کھبٹی باڑی شروع کر دی۔ اس طرح ان حصوں میں بڑے دیہا توں اور شہروں کو فرود غ حاصل ہوا۔ وہاں لوگ آباد ہونے لگے۔ ان کا غالباً مختلف قبائل سے تعلق تھا۔ اسی طرح کے بڑے دیہا توں اور شہروں کو مہاجنا پدا کہا گیا۔

- اپنے استاد کی مدد سے ان جناؤں (قبائل) کی ملاش کیجیے جو ابتداء میں وادی گنگا میں قیام پذیر ہوئے۔
- جنا پدا سے آپ کیا مطلب اخذ کرتے ہیں؟ مہاجنا پدا سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

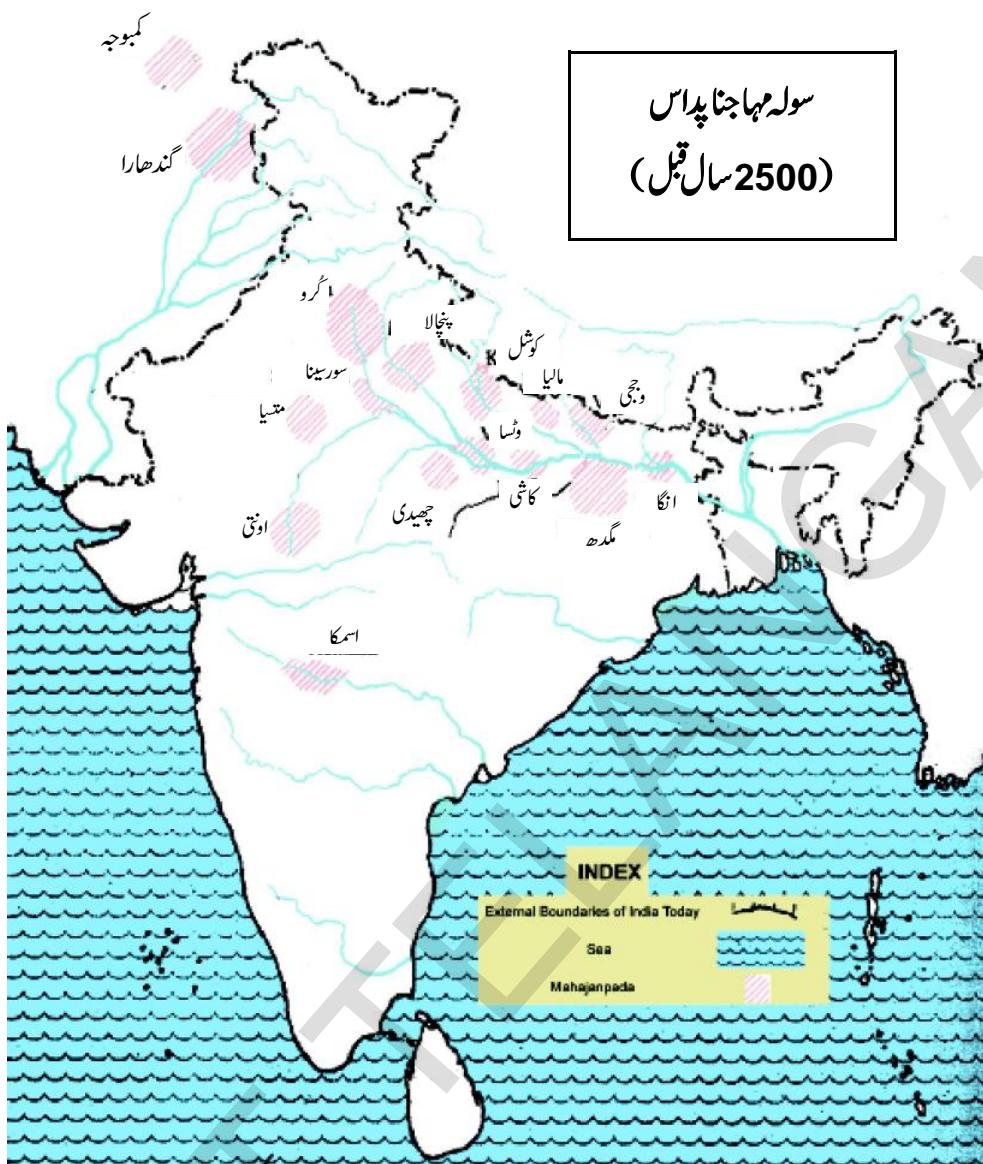
آپ مہاجنا پداوں سے کس طرح واقف ہوئے؟
ہم ان دیہا توں اور شہروں کے بارے میں دو ماخذوں کے ذریعہ واقف ہوتے ہیں۔ مختلف مقامات پر آثار قدیمہ کی جانب سے کی گئی کھدائیوں اور اسی دور میں لکھی جانے والی کتابوں سے ہمیں معلومات حاصل ہوئیں۔

وادی گنگا : جنا پدا سے مہاجنا پدا تک

- ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے اور ان میدانوں کی شناخت کیجیے جن سے دریائے گنگا و جمنا بہتی ہیں۔ (ہلی، اللہ آباد، وارناسی، لکھنؤ، کانپور اور پٹیانہ جیسے جدید شہروں کی نشاندہی کیجیے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ علاقہ پنامہ کور و ڈکور اور پینو گلو کی طرح ہوگا۔

یہ میدان وادی گنگ و جمن کہلاتا ہے۔ (گنگا اور جمنا ہمالہ کے پربتوں اور دکن کے سطح مرتفع کے درمیان بہتی ہے۔) اسی لیے یہ بہت زرخیز ہے۔ یہ دریا، ہمالہ سے ریت (Silt) لاتے ہیں اور سال بھر بہت رہتے ہیں۔

ابتداء میں مختلف قبیلوں کے لوگ کاشت کاری کے لیے وادی کے اچھے حصوں میں قیام پذیر ہو گئے۔ ان قبیلوں کو سنسکرت میں جنا کہا جاتا ہے اور وہ مقام جہاں وہ رہا لیش پذیر تھے۔ اسے جنا پدا کہا جاتا ہے۔



نقشہ 1 مہاجناپداں

مہاجناپدا کی فہرست بنائیے جو وادی گنگا میں تھے۔
شہروں کی بھی نشان دہی کیجیے۔

شہر	مہاجناپدا

مندرجہ بالا ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے۔

☆ اس میں آپ کو مہاجناپدا کا وسیع و عریض علاقہ دکھائی دے گا۔ اسی میں بڑے شہروں کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ جو مہاجناپداوں سے مر بوٹ تھے۔ آپ اس دریا کا نام بھی پاسکتے ہیں جو مہاجناپدا سے گزرتی تھی۔

کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ وہ غلاموں ”داسا“ (اطاعت گزار خادم) کو بھی ملازم رکھتے تھے۔ مزدوروں کو ”بھر تکاں“ کہا جاتا تھا۔ جواہر تپکھیتوں اور گھروں میں کام کرتے تھے۔ کچھ امیر گرہا پتیوں کے ہاں زیادہ زمین ہوتی تھی۔ اس میں کام کرنے کے لیے زیادہ غلاموں کو رکھا جاتا تھا۔ عام طور پر زیادہ اراضیات رکھنے والا مالک گاؤں کا صدر بن جاتا تھا۔ وہ گونڈ پائلہ کی طرح گاؤں کا قائد ہوتا تھا۔ اسے راجہ دوسرے دیہاتوں سے مخصوصات وصول کر نے پر مامور کرتا تھا۔ وہ بعض مرتبہ منصف کے فرانچ بھی انعام دیتا تھا اور گاؤں میں امن و ضبط کی برقراری کے لئے پولیس والے کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

بہت سے دیہاتوں میں ہرمند افراد بھی تھے جیسے لوہار جوز راعت کے لیے ضروری اوزار بناتا تھا۔ (مشالاً ہل کا پھالا، درانتی، بھالے، تیر وغیرہ) کمہار کھانا پکانے، اناج رکھنے کے گھڑے بناتا تھا۔ نجابر بندیاں، ہل، ہلکڑی کا ساز و سامان تیار کرتا تھا۔ جو لاہے دیہاتیوں کے لیے کپڑا بنتے تھے۔ گرہاپتی ان کی مزدوری اور مصنوعات کے عوض انہیں اناج مہیا کرتا تھا۔ ہرمندوں کی تیار کردہ اشیا زراعت، کھجتی باڑی کے لیے ضروری تھیں۔ گرہاپتی کے ہاں ان اشیا کو تیار کرنے کا وقت نہیں تھا یا اس کے پاس انہیں بنانے کی صلاحیتیں نہیں تھیں۔

- گونڈوں وغیرہ جیسے قبائل کے دیہاتوں اور مہاجنا پدا کے گاؤں سے مقابل کروتا کہ ان میں مشابہت اور تفریق کا پتہ چل سکے۔
- گرہاپتی اور گاؤں کے ہرمندوں کے تعلق کیوضاحت کیجیے؟

مہاجنا پدا کے شہر
آپ کے بنائے ہوئے جدول میں شہروں کی

ماہرین آثار قدیمہ نے وادی گنگا میں سینکڑوں مقامات پر کھدائی کی اور اس دور کے لوگوں کے تعلق سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اس زمانے میں ویداں کے مقلد، بدھ مت، جین مت کے راہبوں نے زیادہ تر کتابیں لکھیں۔ اگرچہ وہ مذہبی کتابیں ہیں۔ لیکن وہ ہمیں اس زمانے کے شہروں، دیہاتوں، بادشاہوں اور حکمرانوں کے بارے میں بتاتی ہیں۔ بعض کتابیں تو دور دراز ملکوں والے یونانیوں نے بھی لکھیں۔ یہاں ہم مختلف ماذدوں سے حاصل کردہ معلومات کو پیش کرتے ہیں۔

مہاجنا پداوں کے دور کے چند اہم آثار قدیمہ کے مقامات میں دہلی، اٹراخنی کھیرا، کومبی (الہ باد کے قریب) (پٹنہ، ایودھیا راج گیر وغیرہ۔

اس دور میں لکھی گئی چند اہم کتابیں اپنیشید، دھرم شاستر، ڈیگانکایا، ماج ہیما نکایا، ہیر و ڈوؤس کی تاریخ، اسٹرابو وغیرہ ہیں۔

- اگر ایک ماہر آثار قدیمہ دو ہزار سال بعد ہمارے دور کے دیہاتوں، شہروں کی کھدائی کرے گا تو اسے کیا ملے گا؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- ایک مقام دیہات تھا یا شہر اس کا فیصلہ وہ کیسے کریں گے۔
- اگر ایک کتاب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی شہر صرف سو نے اور چاندی سے بنایا گیا تھا اور ہزاروں لوگ وسیع و عریض محلوں میں رہا کرتے تھے تو آپ کس طرح معلوم کریں گے کہ یہ محض خیالی باتیں ہیں یا حقیقت؟

مہاجنا پداوں کے دور میں گاؤں

ہمیں اس زمانے کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے مالک زراعت کیا کرتے تھے۔ انہیں گری ہاپتی یا گاہاپتی کہا جاتا تھا۔ عام طور پر اپنے اراکین خاندان

وہاں بڑے سوداگر بھی تھے۔ جو ہنرمندوں اور گرہاپتی سے مصنوعات خریدتے اور انہیں دور دراز کے علاقوں میں فروخت کرتے تھے۔ ان سے کافی منافع کماتے تھے۔ وہ ان مقامات سے خصوصی اشیا خرید کر لاتے اور انہیں مہاجنا پداوں میں فروخت کرتے تھے۔ وہ اپنے تجارتی ساز و سامان کو مختلف جانوروں جیسے بیل، گدھے، اونٹ پر لادتے اور قافلوں کی شکل میں دن رات ہفتلوں، مہینوں سفر کرتے۔ دریاؤں میدانوں، پہاڑوں اور صحرائوں سے گزرنے۔ وہ اپنی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔ عالی شان مخلوقوں میں رہتے تو کراور غلام ان کی خدمت میں رہا کرتے۔

- شہروں کے لوگوں کو انجام، دودھ، گوشت وغیرہ کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ یہ چیزیں انہیں کہاں سے دستیاب ہوتیں۔ جب کہ شہر کے بہت سے لوگ کھیتوں میں کام نہیں کرتے۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

بادشاہ، فوج اور مخصوصات

بہت سے مہاجنا پداوں پر بادشاہوں کی حکومت تھی۔ یہ بادشاہ اپنی ایک فوج رکھتے تھے۔ تاکہ لوگ ان کے احکامات کی تعمیل کریں۔ اور کوئی دوسرا بادشاہ ان کی سلطنت پر حملہ آور نہ ہو سکے۔ وہ بڑے شہروں میں رہتے تھے اور وہاں لکڑی، پتھر، اینٹ اور ریگڑ کی مٹی سے مضبوط قلعے بناتے تھے۔ (نیچے دی گئی تصویر دیکھیے) ان قلعوں پر بہت سرما یگلتا تھا۔ اینٹ بنانے والے لاکھوں اینٹیں بناتے تھے۔ ان کو معاوضہ دینا پڑتا تھا۔ ہزاروں مرد اور عورتیں ان عوایی عمارتوں میں کام کرتے تھے۔ انہیں بھی اجرت ادا کرنی پڑتی تھی۔ سپاہیوں اور ان کے خاندان کو بھی سہولتیں اور پیسے دینے پڑتے تھے۔

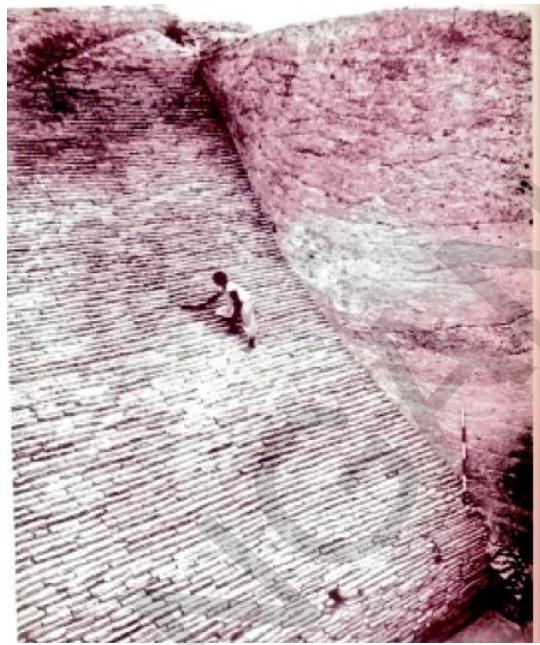
- بادشاہ ان تمام اخراجات کی پابجا کی کے لیے روپے پیسہ کا بندوبست کیسے کرتا تھا آپ کی کیا رائے ہے؟

فہرست دیکھو۔ سوچوہاں کس قسم کے لوگ آباد تھے ہوں گے؟ آج کی طرح اس زمانے کے شہروں میں بھی زیادہ تر غریب لوگ رہا کرتے تھے ہو گے۔ اپنے روزگار کے لیے وہ دوسروں کے لیے سخت منحت کرتے تھے ہوں گے۔ ان میں بعض غلام اور مزدور تھے۔ ان میں بہت سے ہنرمندوں افراد تھے جو مصنوعات فروخت کرنے کے لیے بنا یا کرتے تھے۔ وہ کیا بناتے تھے؟ وہ خوبصورت اور نفیس مٹی کے گھڑے بناتے تھے جن کی تمام بڑے شہروں میں مانگ تھی۔ وہ نفیس کپڑے بناتے تھے جسے دوسرے مہاجنا پدا کے لوگ بھی خریدا کرتے تھے۔ وہ سونے اور چاندنی کے زیورات تیار کرتے تھے۔ وہ صرایح اور جست، تانبے اور لوہے کے اوزار بنایا کرتے تھے۔ وہ لکڑی کی بنڈی اور فرنپچر بھی تیار کرتے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی بے شمار پیشہ ور لوگ تھے جیسے سپاہی، محاسب، مسٹری (معمار عمارت)، گھوڑوں کی تربیت کرنے والے سائنس، جاروب کش، شقہ [پانی بھرنے والا] لکڑی اور ہائی دانت پر نقش و نگار بنانے والے وغیرہ ان کے بنائے ہوئے گھڑے، اینٹ، لوہے اور تانبے کی چیزیں کھدا یوں میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان چیزوں کے بارے میں ہمیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔



شکل 10.1 سبزرنگ کیا ہوا مرتباً، رکابیاں اور پیالے عام طور پر استعمال ہونے والے ظروف تھے۔ جن پر سبزرنگ چڑھایا جاتا تھا۔ یہ نہایت نفیس ہوتے تھے۔ یہ مہاجنا پدا کے دور سے پہلے کے تھے۔

مہاجنا پاؤں کے بادشاہ قبائلی صدر یا سرداروں سے مختلف تھے۔ بادشاہ عوام سے محصولات وصول کرتے تھے۔ ان کے عہدہ دار گرہاپتی، ہنرمندوں اور سوداگروں سے محصول وصول کرتے تھے۔ اگر کوئی محصول ادا کرنے سے انکار کر دیتا تو اسے بادشاہ کے سپاہی سزا دیتے تھے۔ یہ عہدہ دار اور سپاہی بادشاہ کے ملازمین تھے۔ وہ اس کے احکامات پر لازمی طور پر عمل کرتے تھے۔ بادشاہ عام لوگوں کے متعلق احکامات کی تعمیل کرواتا تھا۔



- مہاجنا پادا کے بادشاہوں کو فوج کی ضرورت کیوں تھی؟
- آمدی و خرچ کی نسبت میں گونڈ پاٹلہ اور مہاجنا پادا کے بادشاہوں میں کیا فرق ہے؟



شکل 10.3

بادشاہ شہر کے قلعہ سے باہر نکلتے ہوئے۔

شکل 10.2 کوئی شہر کے قلعہ کی دیوار ایک اچھا پاٹلہ بھی بسا اوقات بیرونی افراد کے حملوں سے اپنے گا ول کی حفاظت کرتا ہے۔ ایسے موقع پر تمام گاؤں کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور گاؤں کے لیے لڑتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ پاٹلہ چنکی نوں کی خاطر مارات اور تھواڑوں کے انعقاد کے لیے اخراجات اپنی زائد آمدی سے پورے کرتا ہے۔ تمام گاؤں والے ایک دن اس کے کھیت میں مفت کام کرتے ہیں۔ اسی سے وہ زائد اخراجات کی تکمیل کرتا ہے۔ لیکن یہ آمدی ایک قبائلی صدر کے لیے قلیل ہوتی ہے۔ وہ امیر یا طاقتوں نہیں بن سکتا۔ قبیلہ کے عام لوگ صدر کی تائید یا اس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ جب وہ ان کے مفادات میں ہوں۔

شکل 10.4 یہ تصویر سانچی اسٹوپا کے مجسموں میں سے لی گئی ہے۔ انہیں دو ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اس میں آپ بادشاہ کی نشاندہی کس طرح کریں گے؟

محصولات حاصل کر سکیں۔ اسی طرح انہوں نے تاجروں کو بھی دور دراز کے مقامات سے تجارتی تعلقات استوار کرنے کی حوصلہ افزاں کی کی۔ بادشاہ گاؤں کے صدر کے ذریعہ محصولات وصول کیا کرتے تھے۔ اس سے بہت سے صدور کو دیہاتوں میں اپنی طاقت اور وسائل کے بڑھانے کا موقع ملا۔

بادشاہ ایک دوسرے کے خلاف مسلسل جنگیں کیا کرتے تھے۔ تاکہ ان کی قلمرو میں اور علاقے آسکیں۔ ان جنگوں میں تنخوا یا فتح فوجیں حصہ لیتی تھیں۔ وہ بسا اوقات کھڑی فصلوں کو تباہ و تاراج کرتیں اور دیہاتوں میں لوٹ مار کرتی تھیں۔ اس طرح وہ عام لوگوں کو تقصیان پہنچاتی تھیں۔ اکثر و پیشتر مفتوحہ سلطنتوں کے عوام کو غلام بنایا جاتا تھا۔ انہیں گرہا پتی، سوداگروں اور عہدہ داروں میں نیلام کر دیا جاتا تھا۔

ایک گاؤں کی کہانی لکھنے کی کوشش کرو جو جنگ سے متاثر ہو چکا ہے۔ اسے بادشاہ کی خدمت میں محصولات دینے پڑ رہے تھے۔ کہانی لکھنے وقت اس دور کے دیہاتوں کے حالات نگاہ میں رکھیں۔

- مہاجنا پدا کے بادشاہ ہنرمندوں اور تاجروں کی تجارت کافروں غیر کیوں چاہتے تھے؟
- با دشا ہوں کی جانب سے محصولات میں اضافہ سے دیہاتوں کے صدور کو کس طرح فائدہ ہوتا تھا؟

مگدھ - ایک طاقتور سلطنت

کیا تمہاری فہرست میں مگدھ ہے۔؟ تم محسوس کیے ہوں گے کہ یہ دریائے گنگا کی دونوں جانب پھیلی ہوئی تھی۔ دریا سے زمین زرخیز ہو گئی تھی۔ گرہا پتی ان اراضیات پر زراعت آسانی سے کر سکتے تھے۔ دریاوں کو اشیا اور افونج کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ مگدھ کے دیگر حصوں

یہ کتاب حکومت تلگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

بہت سے بادشاہ امیر و کبیر اور طاقتور بننا چاہتے تھے۔ اس مقصد کو وہ دو طرح حاصل کر سکتے تھے۔ پہلا اپنی رعا یا پر محصولات میں اضافہ اور دوسرے پڑوںی سلطنتوں کی تحریر۔ بادشاہ کاشت کرنے والے گرہا پتی سے باقاعدہ محصول وصول کرنے لگے۔ گرہا پتی اپنی فصلوں کو چھوٹے مساوی حصوں میں تقسیم کرتے اور ایک حصہ بادشاہ کو دیتے تھے۔ اسے بجا گا کہا جاتا تھا۔ ہنرمندوں افراد بھی محصولات ادا کرتے تھے۔ وہ مہینہ میں ایک بار بادشاہ کے لیے مفت کام کرتے تھے۔ مویشیوں کو چرانے والے چروانے ہے بھی بادشاہ کو دودھ وغیرہ کی شکل میں محصول دیا کرتے تھے۔ سو اگر بھی فروخت کی جانے والی اشیا پر محصول ادا کرتے تھے۔ قریب کے جنگلوں میں شکار کرنے والے افراد بھی کھال، لکڑی وغیرہ بادشاہ کو پیش کرتے تھے۔ اس طرح بادشاہ کے پاس مختلف قسم کی اشیا ہوتی تھیں جو اسے محصول کی شکل میں ادا کی جاتی تھیں۔ اس زمانے میں سکوں کا رواج ہوا تھا۔ بعض محصولات سکوں کی شکل میں ادا کیے جاتے تھے۔

- اگر ہر آدمی اس کی گاڑھی کماں سے ایک حصہ محصول کی شکل میں ادا کرنے پر مجبور تھا تو اس طریقہ سے ان کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟
- وہ محصول ادا کرنے پر کیوں راضی ہو گئے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
- بجا گا کسے کہتے تھے؟ کیا ہمارے زمانے کی حکومت بھی کسانوں کی پیداوار کو اسی طرح حاصل کرتی ہے؟

مورخین کا خیال ہے کہ بادشاہ کسانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ کاشت کاری کے اچھے طریقہ اپناتے ہوئے، آپاشی کے ذرائع بڑھاتے جائیں تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور بادشاہ زیادہ



شکل 10.4

وجھی۔ ایک گانہ
وجھی مہاجنا پدا مگدھ کے شمال میں واقع تھا۔ وہاں گانہ
طرز حکومت تھی۔ گانہ میں ایک حکمراں کے بجائے حکمرانوں
کا ایک گروہ تھا۔ بعض مرتبہ بہت سے لوگ مل کر حکومت
کرتے تھے۔ ہر فرد خود کو حکمراں کہا کرتا تھا۔

وہ رسومات انجام دیا کرتے تھے۔ اسمبلی میں
بحث و مباحثہ کے زرعیہ مشترکہ مفادات سے تعلق رکھنے والے
مسائل کو حل کرتے تھے۔ ان اسمبلیوں میں غلام خواتین اور
اجرت پر کام کرنے والے مزدور حصہ نہیں لیتے تھے۔
گوتم بدھ اور مہاجنا پدا گانہ سے تعلق تھا۔ وہ عظیم
معلم تھے۔ ان کی تمام مہاجنا پداوں میں عزت و توقیر تھی۔
اگرچہ کہ حکمرانوں نے گاناوں کو سخیر کرنے کی کوشش کی لیکن
وہ پندرہ سو برس سے زیادہ لمبے عرصہ تک سرگرم رہے۔

کلیدی الفاظ

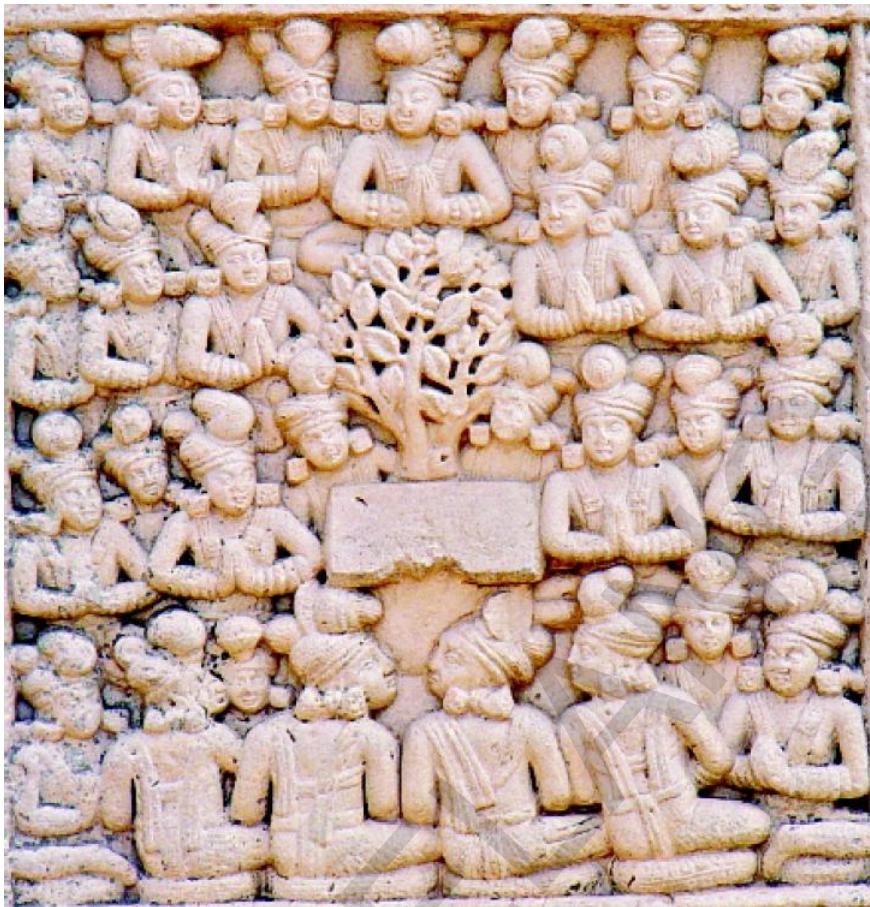
- سلطنت
- جمهوریہ
- جنایپدا
- مہاجنا پدا
- داسا
- بروتوكا
- گرہاپتی

میں جنگلات تھے۔ وہاں سے ہاتھیوں کو لا یا جاتا تھا۔ ان کی
جنگلوں کے لیے تربیت کی جاتی تھی۔ جنگلات کی لکڑی کو
قلعوں، محلوں اور رخوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ مگدھ
کے جنوبی حصوں میں لوہے کے ذخائر تھے جنہیں ہتھیار بنانے
کے لیے کام میں لایا جاتا تھا۔

ان تمام عوامل سے مگدھ ایک طاقتور سلطنت
بن کر ابھری۔ بھی سارا اور اس کا بیٹا اجات شتر و ابتدائی
حکمراں تھے جنہوں نے مگدھ کو طاقتور بنایا۔ مہاجنا ندا مگد
ھ کا دوسرا طاقتور حکمراں تھا۔ ان تمام حکمرانوں نے دوسری
ریاستوں کو فتح کرنے کے لیے اپنی فوجوں کو استعمال کیا۔
مہاجنا کے دور میں سلطنت ہندوستان کے شمال مغربی حصہ
سے ادھیشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام مہاجنا بدوں میں
مگدھ کی طرح حکمراں حکومت نہیں کرتے تھے۔ بعض
مقامات پر حکمراں گونڈ قبیلہ کی مانند تھے جو عام لوگوں پر
بھروسہ کرتے تھے۔ ساری ریاست کی فلاج و بہبود کے لیے
رسومات انجام دیتے اور تہوار مناتے تھے۔

- مگدھ کے حکمراں ایک طاقتور سلطنت کی تشكیل
کے لیے علاقہ کے قدرتی وسائل کو کس طرح
استعمال کرتے تھے؟ مگدھ کے قدرتی وسائل پر
مختصرًا لکھیے؟ کس طرح حکمراں ان وسائل کو
استعمال کرتے تھے؟



شکل 10.5 سانچی سے ایک گانہ سمبلی کا منظر

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. گانہ سے کیا مراد ہے؟ وہ حکمرانوں کی زیر نگیں سلطنتوں سے کس طرح مختلف تھے؟ (AS1)
2. گانہ کا گونڈ پتھر سے مقابل کیجیے۔ ان دونوں کے درمیان مشابہت اور فرق کیا پایا جاتا ہے؟ (AS1)
3. آج کے گاؤں اور مہاجنا پاؤں کے زمانے کے گاؤں کے نظام میں کیا فرق تھا۔ کیا آپ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔؟ (AS1)
4. آج کی حکومت کس طرح ہنرمندوں پر محصول عائد کرتی ہے۔ کیا اسی طرح مہاجنا پاؤں میں بھی حکومت محصولات عائد کرتی تھی؟ (AS4)
5. صفحہ نمبر 87 کا دوسرا پیرا گراف ”بہت سے دیہاتوں میں ہنرمند۔۔۔“ پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
6. ہندوستان کے نقشے میں 16 جنما پاؤں کی نشاندہی کیجیے (حوالہ کے لیے نقشہ نمبر 1 صفحہ نمبر 86 دیکھیے)۔ (AS5)

ابتداٰ سلطنتیں

مہاپادماندا کے چند برسوں بعد ایک نوجوان آدمی جسے چندر گپت موریا کہتے ہیں۔ وہ مگدھ کا حکمران بنا۔ اس نے ایک موریا سلطنت کا آغاز کیا۔ چندر گپت کے لڑکے بندوسر اور پوتے اشوک نے مگدھ کی سلطنت پر حکومت کی۔ اسے وسعت دی اور بر صیر ہند کو شامل کیا ہندوستان کے نقشہ میں اس سلطنت کی وسعت دیکھو۔ یہ سلطنت جدید افغانستان سے جنوب میں کرناٹک اور مشرق میں بنگال تک پھیلی ہوئی تھی۔

بندرگا ہیں اور دوسرے ممالک مربوط تھے۔ بعض علاقے قیمتی و نایاب دھاتوں جیسے سونا اور نیکنیوں کے لیے اہم تھے۔

- موریا سلطنت کے بارے میں ہمیں کن ماخذوں سے پتہ چلتا ہے؟
- موریا سلطنت کے تجارتی راستوں کی نشاندہی کرو۔ وہ تجارتی راستے بادشاہ کے لیے کیوں اہم تھے؟
- مہاجنا پدا اور سلطنت میں کیا فرق ہوتا ہے؟

موریا حکمران مختلف مقامات کے علاوہ عوام سے اشیا اور محصولات حاصل کرتے تھے۔ کس طرح حکمران اتنی وسیع و عریض سلطنت پر حکومت کرتے تھے؟ فرض کرو کہ دریائے کرشنا کے قریب کے کچھ دیہات محصول ادا کرنے سے انکار کرتے تو بادشاہ پڑنے میں رہتے ہوئے کیسے اس کی خبر رکھتا تھا۔ وہ اپنی فوج کے ذریعہ انہیں سزا کیسے دیتا تھا۔ فوج اتنا لمبا سفر کرتے ہوئے وادی کرشنا تک کیسے پہنچ پاتی تھی۔ ان دیہاتوں کا پتہ کیسے معلوم کرتی تھی؟ انہیں سزادی تھی۔ یہ تمام امور کیسے انجام دیے جاتے تھے؟

موریا سلطنت

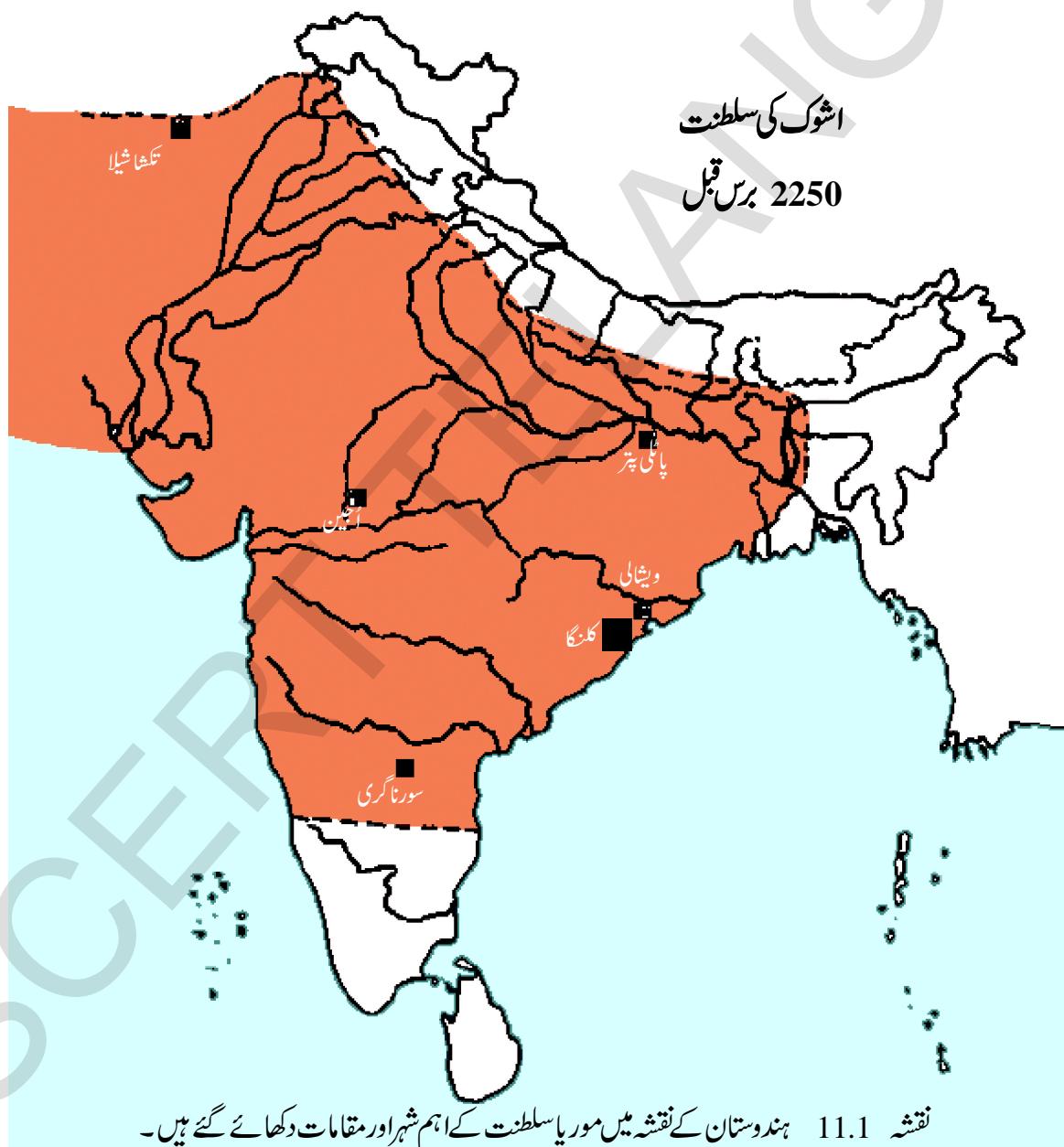
وسیع و عریض سلطنت شہنشاہیت کھلا تی ہے۔ اس کا حکمران شہنشاہ کھلا تا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چندر گپت موریا بر صیر ہند کے ابتدائی بادشاہوں میں تھا۔ ابتداء میں مگدھ کی سلطنت مگدھ اور قریبی علاقوں تک محدود تھی۔ بعد میں اس میں اس زمانے کے تمام مہاجنا پدا بھی شامل کر لیے گئے۔ شمال مغرب میں ہندوکش پہاڑیاں، عظیم صحرائے ہند، گجرات، دریائے سندھ، وادی گنگا، مالوہ کا سطح مرتفع، وسط ہند کے جنگلات، وادی کرشنا و گنبدرا، وادی گودا اوری۔ کیا تم سلطنت کی وسعت کا اندازہ کر سکتے ہو جہاں مختلف قسم کے لوگ اس میں رہا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض علاقے جیسے وادی گنگا، دریائے کرشنا کی وادی، مالوہ، گجرات، پنجاب نہایت زرخیز تھے۔ وہاں گنجان آبادی والے گاؤں اور شہر آباد تھے۔ بعض دیگر علاقے تجارت اور پیشوں کے اعتبار سے اہم تھے۔ ان سے اہم راستے جڑے ہوئے تھے۔ جن سے بڑے شہر،

ارٹھ شاستر

یہ کہا جاتا ہے کہ چاکلیہ یا کوٹلیا نے اس اہم کتاب کو لکھا۔ اس میں ریاستوں کی تحریر اور ان پر حکومت کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اس کتاب میں باشہوں کو سازشوں سے محفوظ رہنے کی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ کس طرح مختلف قسم کے پیشہ ورروں پر محصول عائد کیا جائے۔ برصغیر ہندو غیرہ میں کس طرح کے وسائل موجود ہیں۔

ہمیں کیسے معلوم ہوا؟

ہمیں اس سلطنت کے بارے میں کئی کتابوں سے پتہ چلا۔ جو اس زمانے میں لکھی گئیں۔ ایک اہم کتاب ارٹھ شاستر ہے۔ جسے چندر گپت کے ایک وزیر نے لکھی تھی۔ اُسے کوٹلیا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسری کتاب یونانی سفیر میگھا سقینیز نے لکھی جو چندر گپت کے دربار میں آیا تھا۔ ہمیں اور بہت سی معلومات اشوك کے کتابات سے حاصل ہوتی ہیں۔ جنہیں اشوك کے حکم سے پھر کے ستونوں اور چنانوں پر اصولوں کی شکل میں کندہ کیا گیا تھا۔



نقشه 11.1 ہندوستان کے نقشہ میں موریا سلطنت کے اہم شہر اور مقامات دکھائے گئے ہیں۔

تھے۔ لیکن اُن راہوں سے سوداگر، فوجیں اور قاصد سفر کرتے تھے۔ موریہ حکمراء اُن پر کنٹرول رکھنے کے لیے خصوصی انتظامات کرتے تھے۔ اُن راستوں سے موریہ حکمراء سورنا گیری جاتے جہاں سونے کی معدنیات تھیں۔ وہ تکشا شیل سے دیگر مالک سے آئی ہوئی اشیاء لاتے تھے۔ اُن علاقوں سے وہ محصولات کھال، جنگلی جانوروں، قیمتی پھرروں، سونے وغیرہ کی شکل میں حاصل کرتے تھے۔ ان علاقوں میں صحرائی قبائل کو رہنے کی اجازت تھی۔ اُن کے معاملات میں زیادہ مداخلت نہیں کی جاتی تھی۔

- موریہ حکمراء مختلف علاقوں سے مختلف قسم کے وسائل کا حصول کیوں کرتے تھے؟ آپ کی کیا رائے ہے؟
- کسانوں، ہنرمندوں، تاجردوں، جنگلی قبائل، چرداہوں کو محصولات کی ادائیگی کے عوض کیا ملتا تھا؟
- موریہ حکمراءوں کے لیے تکشا شیل، سورنا گیری وغیرہ جیسے شہراہم کیوں تھے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟
- کس وجہ سے موریہ حکمراء پارٹیلی پتھر کے علاوہ صوبوں اور جنگلات کے علاقوں میں مختلف طریقوں سے حکومت کیا کرتے تھے؟ اس بارے میں آپ کیا سوچتے ہیں؟ کیا انہیں تین علاقوں کے لیے مشترکہ قوانین بنانا چاہیے تھا؟

اشوک۔ بے مثال حکمراء
اشوک ایک مشہور موریہ حکمراء تھا۔ وہ پہلا حکمراء تھا جس نے اپنے پیغام کو عوام الناس تک کتابت کے ذریعہ پہنچایا۔ اُس کے بہت سے کتابت پر اکرت میں تھے اور انہیں بڑی سرمشی میں لکھا گیا۔

موریہ حکمراء سلطنت کے مختلف علاقوں پر مختلف انداز سے حکومت کرتے تھے۔ پاٹلی پتھر کے اطراف کا علاقہ راست بادشاہ کی نگرانی میں تھا۔ وہ محصولات کی وصولی کے لیے عہدہ داروں کا تقرر کرتا تھا۔ جو لوگ شاہی احکامات کی خلاف ورزی کرتے تھے انہیں سزا میں دی جاتی تھیں۔ جاسوسوں سے معلومات حاصل ہوتی تھیں۔ کیا واقعات ہو رہے ہیں۔ عہدہ دار کس طرح اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ تمام اطلاعات بادشاہ کو فراہم کی جاتی تھیں۔ بادشاہ کے احکامات قاصدوں کے ذریعہ عہدہ داروں تک پہنچائے جاتے تھے۔ بادشاہ وزیروں اور شاہی خاندان کے اراکین کی مدد سے تمام امور کی نگرانی کرتا تھا۔

- بادشاہ اپنی راست نگرانی میں رہنے والے علاقوں پر اپنی دسترس رکھنے کے لیے کون سے طریقے اختیار کرتا تھا؟
- کیا سلطنت میں جاسوسوں کی ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔

دوسرے صوبوں اور علاقوں پر صوبائی دارالخلافے جیسے تکشا شیل، اُجین یا سورنا گری سے حکومت کی جاتی تھی۔ شہزادوں کو گورنزوں کی حیثیت سے معمور کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے صوبوں کے تعلق سے خود فصلے کرتے تھے۔ اُن کی مدد کے لیے عہدہ دار اور فوج ہوتی تھی۔ بادشاہ قاصدوں کے ذریعے پیامات روانہ کرتا تھا۔ گورنر اس علاقے کے سرکردہ خاندانوں سے مدد لیتے تھے۔ وہ ممتاز لوگ صوبہ کی مرجب رسمومات اور قوانین سے اچھی طرح واقف ہوتے تھے۔

اُن صوبوں کے درمیان بڑے علاقے ہوتے تھے جہاں گھنے جنگلات تھے۔ وہاں متعدد گاؤں اور شہر نہیں

کلگ کی لڑائی

کلگ ساحلی اڑیشہ (نقشه دیکھو) کا قدیم نام ہے۔ اشوک نے کلگ کی تحریر کے لیے جنگ کی۔ اُسے جنگ کی تباہ کاریوں، تشدید خون خرابی سے دلی صدمہ ہوا۔ اُس نے مزید جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ تاریخ میں پہلا بادشاہ ہے جس نے جنگ جیت کر فتح وظفریابی کے راستے کو ترک کر دیا۔

اشوک کے کتبات میں کلگ کی لڑائی کا تذکرہ

اشوک نے اپنے ایک کتبہ میں اعلان کیا۔ بادشاہ بننے کے آٹھ سال بعد کلگ کو فتح کیا گیا۔ ڈیڑھ لاکھ افراد کو گرفتار کیا گیا۔ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے۔

اس سے میں رنجیدہ ہو گیا۔ کیوں؟

جب ایک آزاد ملک کو فتح کیا جاتا ہے تو لاکھوں لوگ ہلاک ہوتے ہیں اور کئی لوگوں کو قیدی بنایا جاتا ہے۔ جنگ میں برہمن اور راہب بھی مرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے عزیز واقارب، غلاموں اور نوکروں کے ساتھ رحم دلی کا برتاؤ کرتے ہیں وہ بھی مارے جاتے ہیں اور ان کے چیزیتے بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اسی لیے میں عملیں ہوں اور دھرم پر چلنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ دوسروں کو بھی اُس کی تلقین کی جائے گی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ طاقت کے ذریعہ لوگوں کو فتح کرنے کے بجائے دھرم کی وساطت سے انہیں آسانی سے جیتا جا سکتا ہے۔

میں اس پیغام کو مستقبل کے لیے کندہ کر رہا ہوں۔ تاکہ میرا بیٹا اور پوترا جنگ کے بارے میں غور نہ کرے۔ اس کے بجائے وہ دھرم کی اشاعت کے بارے میں سوچیں۔

(‘دھما’ پر اکرت لفظ ہے۔ سنکرت میں اس کے لیے دھرم کی اصطلاح ہے)

- کس طرح کلگ کی لڑائی نے جنگ کے متعلق اشوک کے رویہ میں تبدیلی پیدا کی۔
- اشوک نے کلگ کی لڑائی کے تعلق سے اپنے احساسات کو چٹانوں پر کندہ کروا یا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
- برصغیر ہند میں رہنے والے عوام پر جنگیں مسلط نہ کی جائیں تو کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

اشوک کا ”دھما“ کیا تھا؟

اشوک کے دھمے میں کسی خدا کی پرستش کا یا قربانیوں کا تصور نہیں تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ ایک باپ کی طرح اُسے اپنے بچوں کو درس دینا چاہیے۔ اُسے اپنی رعایا کی ہدایت کرنی چاہیے۔ وہ گوتم بدھ کی تعلیمات سے بھی متاثر تھا۔

بہت سے مسائل اُسے پریشان کر رہے تھے۔ اُس کی سلطنت میں لوگ مختلف مذاہب پر کار بند تھے۔ اور اس سے بسا اوقات اتصادم ہوتا تھا۔ جانوروں کی قربانیاں دی جاتی تھیں۔ غلاموں اور نوکروں کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ خاندانوں اور پڑوسیوں میں بھگڑے تھے۔ اشوک نے محسوس کیا کہ ان مسائل کا حل اُس کا فریضہ ہے۔ اسی لیے اُس نے اُن عہدیداروں کا تقرر کیا جنہیں دھما مہما مترکا کہا جاتا تھا۔ وہ ایک مقام سے دوسرے مقام جاتے اور لوگوں کو دھما کے بارے میں تلقین کرتے۔ اس کے علاوہ اشوک نے پیام کو چٹانوں اور ستونوں پر بھی کندہ کروا یا۔ اُس نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ناخواندہ لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔

اشوک نے قاصدوں کو بھی بھیجا تاکہ وہ دھما کے اصولوں کا پرچار کریں۔ اُن قاصدوں نے شام، مصر، یونان اور سری لنکا میں دھرم کا پرچار کیا۔

اُس نے سڑکیں تعمیر کروائیں۔ کنویں کھدوائے اور سرائے خانے بنوائے۔ اس کے علاوہ اُس نے انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لیے اسپتال بھی تعمیر کروائے۔

- اشوک دھما کو روشناس کرتے ہوئے کن مسائل کو حل کرنا چاہتا تھا۔
- غلاموں اور نوکروں کے ساتھ بدلسوکی کی جاتی تھی؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بادشاہ کے کتبات سے اُن کی حالت میں کچھ سدھار آیا تھا؟ آپ اپنے جواب کی وجوہات لکھیں۔
- اشوک نے عوامِ الناس میں دھما کی اشاعت کے لیے کیا قدم اٹھایا؟
- اشوک نے رسومات کی جگہ کن اصولوں کو فروع دینے کی کوشش کی؟
- نقشہ میں مندرجہ بالا ممالک سری لنکا، مصر اور شام کی نشاندہی کیجیے اور پڑنے سے اُن ممالک تک جانے والے راستوں کی وضاحت کیجیے۔

دکن کے حکمران اور سلطنتیں:
 موریا حکمرانوں نے اُس عرصہ میں دکن کو فتح کیا (دریائے گوداواری سے دریائے کرشنا و تیگبھدر را وادیوں تک)۔ اس علاقے کے بہت سے حصوں میں دیہات اور چھوٹے شہر فروغ پا چکے تھے۔ جن میں لوہے کے اوزار اور دوسری اشیا بنائی اور فروخت کی جاتی تھیں۔ بعض علاقوں میں سونے کے زیورات بھی بنائے جاتے تھے۔ تاہم دوسرے علاقوں میں جنگلات تھے جن میں شکاری، غذا جمع کرنے والے اور چرداہے، چھوٹے چھوٹے بیسروں میں فروش تھے۔

ان علاقوں میں غالباً لوگوں کے وہ گروہ سکونت پذیر تھے جو اپنی بیدائش اور شادی بیاہ کے تعلقات سے ایک دوسرے سے مریبو تھے۔ ایسے مریبو گروہوں کو قبائل کہا جاتا تھا۔ ان قبائل میں بعض اہم افراد طاقت ور صدور بن گئے اور داخلی تنازعات کو حل کرنے لگے۔ وہ بتدریج دولت مند اور طاقتور بننے پلے گئے اور قبائلی علاقے

شكل 11.1

اشوک اعظم



اشوک کا پیغامِ رعایا کے لیے:

”جب لوگ بیمار ہو جاتے ہیں تو بہت سی رسوماتِ انجام دیتے ہیں۔ جب اُن کے بچوں کی شادی ہوتی ہے جب بچے جنم لیتے ہیں جب وہ کسی سفر پر جاتے ہیں تو رسوماتِ انجام دی جاتی ہیں۔ یہ رسومات مفید نہیں ہوتیں۔ اس کے بجائے عوام کو دوسرے اعمالِ انجام دینے چاہیے جو زیادہ کارآمد ہوں گے۔ وہ اعمال کیا ہیں؟

غلاموں کے ساتھِ رحم دلی کا سلوک کیا جائے۔ بزرگوں کا احترام کیا جائے۔ تمام مخلوقات کے ساتھِ رحم دلانہ برتاو کیا جائے۔ بہمنوں اور راہبوں کو تحفہ تھائیں دیے جائیں۔“

”یہ بات اچھی نہیں ہے کہ ایک آدمی اپنے مذہب کی تعریف کرے اور دوسرے مذہب پر نکتہ چینی۔ ہر فرد ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرے۔“

اگر ایک شخص صرف اپنے مذہب کی تعریف کرتا ہے اور دوسروں پر تنقید کرتا ہے تو ایسا شخص حقیقی طور پر خود اپنے مذہب کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

اسی لیے ہر فرد کو دوسرے فرد کے مذہب کو سمجھنے کی کوشش اور اس کا احترام کرنا چاہیے۔“

پر حکومت کرنے لگے۔



شکل 11.3 سکوں پر گوتی پترا شترنی کی تصویر

ستواہن عہد میں کوئی لنگالا
ریاست تلنگانہ کے ضلع جگتیال میں کوئی لنگالا پدا
واگو اور دریائے گودواری کے سینم اور سری پڈا یلما پلی
پراجکٹ کے ندی کے قریب واقع ہے۔ یہ قدیم ہندوستان
میں 16 مہا جنا



شکل 11.3 کوئی لنگالا کے سکے

کھدوائیوں کے
دوران مابل ستواہن، ستواہن اور اکشاکلو کے دور کے
چاندی کے سکے قیمتی مٹی کے برتن ریت اور گارے کے مجسمے،
بت اور تجارتی اشیا برآمد ہوئے۔ پکی اینٹوں سے تعمیر کردہ



شکل 11.4 کوئی لنگالا - مٹی کے برتن

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

• ابتدائی زمانے کے ان شہروں میں مضبوط قلعے
تھے۔ وہ کن خطرات کا سامنا کر رہے تھے؟ انہیں
ان قلعوں کی کیا ضرورت تھی؟ آپ کا کیا خیال
ہے؟

• وادی گنگا اور وادی کرشنا و تیکجہدرا میں کیا
مشابہت تھی جس کی وجہ سے دیہاتوں میں اور
شہروں کو فروع حاصل ہوا؟

موریا سلطنت کے خاتمے کے بعد ان قبائل کے
بہت سے صدور چھوٹے موٹے راجہ بن گئے۔ ان میں
ستواہانہ تھے جو ایک وسیع و عریض سلطنت تشکیل دینے میں
کامیاب ہوئے جو دریائے نرما کے کنارے سے دریائے
کرشنا و گودواری کے دو آبے تک پھیلی ہوئی تھی۔ ستواہانہ
سلطنت کے نامور راجاؤں میں گوتی پترا شترنی، وشنو
پترا اپومائی اور یگنہ سری شترنی تھے۔ انہوں نے دو ہزار برس
قبل کم و بیش دو سو سال تک حکومت کی۔ ان میں سے بعض
راجاؤں نے دریائے کرشنا کے کنارے امراوی کو اپنی
راجدھانی بنائی۔ اُسے دھنیا کا نامکہ کہا جاتا تھا۔ ستواہانہ
حکمرانوں نے کئی قبائل کے صدور اور چھوٹے راجاؤں کو
اپنے زریں کرنے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں ان کے قبائلی
علائقوں میں آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دی اور اُس
میں مداخلت سے گریز کیا۔

ان میں بہت سے صدور، خواتین، سوداگروں نے
امر اویت، بھٹی پرلو، وڈلا مانو وغیرہ کے مقامات پر بدھمت
کی خانقاہیں اور اسٹوپا تعمیر کرنے میں مالی امداد کی۔ اُس
زمانے میں بنگال اور روم سے تجارتی تعلقات استوار تھے۔
ہمیں بہت سے روی طرز کے سکے اور ظروف و ستیاب
ہوئے ہیں۔ تجارتی اشیا کشتوں کے ذریعہ منتقل کی جاتی
تھیں۔ دریائے کرشنا کے ساحل سے اندر ورنی شہروں جیسے
امر اویت تک اشیا منتقل کی جاتی تھیں۔

اس تالاب کو صاف کروایا۔

1. ویپورادیہات میں کون سا قبیلہ رہتا تھا؟
2. اس کا صدر کون تھا؟
3. جنапد اکا عارضی کا رگزار کون تھا جس میں وہ دیہات موجود تھا؟
4. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گہاپتی سماں نے اُس تالاب کو تعمیر کیا تھا؟

ستواہانہ



شکل 11.5 سکوں پر وشوٹی
پتر اسری پلوماوی کی تصویر

سلطنت کے خاتمه کے بعد ایک خاندان جس نے خود کو اکش واکاس کہا اور مختلف شاہی القابات اختیار کیے اور ایک سلطنت کی تنشیل

دی۔ اُس کی راجدھانی وجہ پوری تھی جو غالباً جو دریائے کرشنا کے کنارے وجہ پوری میں تھی۔ اس سلطنت کے اہم حکمرانوں میں شانتا مولا اور ویرا پروشوت تھے۔ ان راجاؤں نے مختلف صدور اور چھوٹے سرداروں کو بین القبائل شادیوں کے ذریعہ کیجا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ وہ خود کو منفرد بتانے کے لئے بہت سی رسومات جیسے اشوا میدھا، وجہ پیا وغیرہ کو بھی انجام دینے لگے اور برہمنوں کو تھنے تھائف سے نواز جانے لگا۔ انہوں نے خود کو راماائن کے رام کا وارث بتلا�ا۔ ایک دلچسپ بات یہ رہی ہے کہ ایکشاواک خاندان کی خواتین بدھ مت کے راہبوں سے عقیدت رکھتی تھیں اور وہ ناگار جنا کنڈا میں اسٹوپاؤں اور خانقاہوں کی تعمیر میں مالی امداد کرتی تھیں۔ اس مقام پر ایک وسیع و عریض و خانقاہ اور اسٹوپا تعمیر کیا گیا۔

دائیروی کنوں بھی پایا گیا۔ سری مکھ (ستواہن سلطنت کا بانی) اور دیگر حکمرانوں جیسے کنہا اور شکری کے دور کے سکے بھی برآمد ہوئے مختلف باب الداخلوں کے ساتھ مٹی کے قلعے اور چار سمتیوں میں نگرانی کے ٹاورس بھی پائے گئے۔ اس کے علاوہ ریاست تلنگانہ کے علاقے پھنگنگیری، نیلا کونڈہ پلی، کونڈہ پور دھولی کٹھ، پڈا بکنور، کیسرا گٹھ، میں کوٹی لنگالا کے گنبد استوپا، ویہار، بدھست چیتیاں، پائے گئے۔

- کیا آپ کے مکانات کی تعمیر میں پکی اینٹوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ کیا آپ کے پاس دائیروی کنوں اور گندے پانی کی نکاسی کے لئے زیریز میں پائپ کا نظام ہے۔

- کیا آپ نے بھی لوہار کی دکان دیکھی ہے۔ کمرہ جماعت میں اپنے مشاہدات بیان کیجئے۔

- تصور کیجئے کہ آپ ایک تاجر ہیں اور پیداواری اشیاء کی تجارت پڈا بکنور سے روم کو تجارت کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں کہاںی لکھئے۔

کس طرح بعض قبائل کے صدور چھوٹے راجہ بنے؟

بلاری ضلع میں مایا کا ڈونی دیہات کے کتابات:

- ستواہانہ حکمرانوں کے زمانے کا ایک کتبہ پڑھیے جو اس دیہات میں ایک چٹان پر لندہ کیا ہوا پایا گیا ہے۔

- شاتاواہانہ حکمران سری پلوماوی کے دور حکومت کے آٹھویں سال اُس کے سپہ سالار اس کا نگاہ کے جنپا میں پایا گیا جو ستواہانہ ضلع تھا۔

- اس دیہات میں کمارا دتھ کی قیادت میں ایک گہاپتی جس کا نام سماں تھا وہ اس دیہات کا باشندہ تھا اور وہ کٹھے قبیلے سے تعلق رکھتا تھا اور اُسی نے

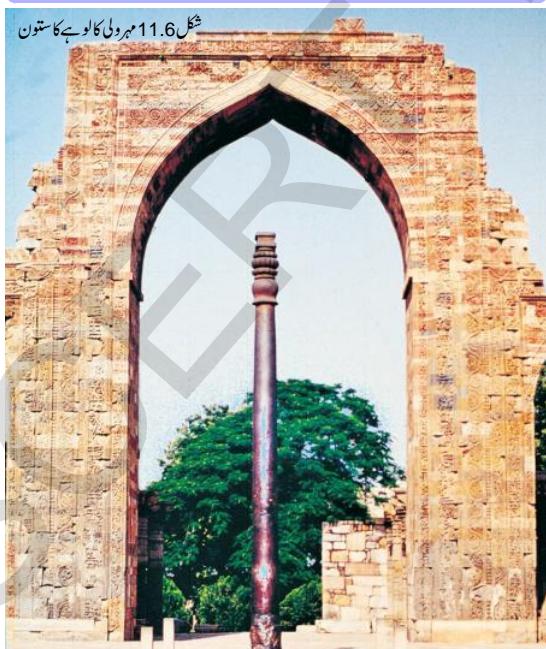
ذیلی برا عظم ہندوستان کی اہم سلطنتیں

کشان

سلطنت پر قبضہ کرتے تب وہ قدیم بادشاہوں کو گپت بادشاہوں کی برتری کو تسلیم کرتے ہوئے حکمرانی کرنے کی اجازت دیتے تھے اور انھیں اپنے فرماں مانے کے لئے رضا مند کرتے تھے۔ اس لئے کئی قدریم بالخصوص جنوبی ہند کی سلطنتیں شکست ملنے کے بعد بھی شکست خورده بادشاہوں نے حکومت جاری رکھی۔ گپت حکمرانوں نے شاہی ہند کے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کیا۔ دوسرا یہ کہ گپت حکمرانوں اور ان کے ماتحت حکمرانوں نے برہمنس کوئی دیہات پر انتظامی حقوق عطا کئے۔ چنانچہ یہ دیہات بادشاہ کو ٹکس ادا نہیں کرتے تھے اور عہدیداران بھی ان ریاستوں میں دخل اندازی کے مجاز نہیں تھے۔ برہمن ان دیہاتوں میں قیام پذیر ہوتے، یگنہ کرتے اور نوجوان برہمنوں کو شنزی اور ولیش کو ویداں کی تعلیم دیتے تھے۔ یوگ عوام کو تاریخ اور پُران کی تعلیم دیتے تھے۔

مہروی ستون

مشہور مہروی ستون جو کہ اب قطب بینا ر کا مپلکس (دہلی) میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسے چندر گپت دوم نے تیار کیا تھا۔ چندر گپت دوم کو وکر مادتیہ بھی کہا جاتا تھا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ گزشتہ 1700 سال سے کھلی ہوا میں رہنے کے باوجود بھی اس ستون کو زنگ نہیں لگا۔



یہ کتاب حکومت تبلیغانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

کشان چین سے نقل مقام کرتے ہوئے بتارجع دو ہزار سال قبل وسط ایشیاء میں سلطنت کی تشکیل دی۔ کشان سلطنت کا مشہور بادشاہ کنشک 78 عیسوی میں تخت نشین ہوا۔ انھوں نے موجودہ پاکستان اور ہندوستان کے وسیع علاقے ہبھرا اور الہ آباد تک حکومت کی۔ افغانستان کے بیشتر علاقوں کے علاوہ انھوں نے اس (آمو) دریا کے علاقوں تک کنٹرول حاصل کیا۔ انھوں نے ہندوستان، چین، ایران اور روم کے درمیان کے اہم تجارتی راستوں پر بھی کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ یہ ان ممالک میں تجارتی ترقی، پھیلاؤ، مذہبی تحریکات، سائنس اور مصوری کا عظیم دور تھا۔ اس دور میں لوگ مذہب، فلسفہ، مصوری اور طرز تعمیر کو جاننے کے لئے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کرتے تھے اور پیداوار کا تبادلہ بھی کیا کرتے تھے۔ جس کے نتیجے میں ملک کے تمام علاقوں میں شہری مرکز ترقی پائے اور ہندوستان میں سونے کا رواج عام ہوا۔ اس دور میں بڑی تعداد میں سونے کے سکہ وغیرہ دیکھے جاسکتے تھے۔

شاکا دور

78 عیسوی میں کنشک تخت نشین ہوا جس سے شاکا دور کا آغاز ہوا۔ جنوبی ہند میں اس دور کی مناسبت سے کلینڈر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دور عام دور کے مقابلے میں 78 سال پیچھے مانا جاتا ہے۔

گپت دور

گپت بادشاہت کا آغاز موجودہ بہار کی چھوٹی سلطنتوں سے ہوا لیکن تین جانشینوں کے بعد انھوں نے شاہی ہند میں گجرات سے بنگال اور دہلی سے موجودہ مدھیہ پردیش تک کنٹرول حاصل کر لیا۔

اس دور کے اہم بادشاہ چندر گپت اول، سمر گپت، چندر گپت دوم، مکار گپت اور سکنڈا گپت تھے۔ گپت بادشاہ ہندوستان کے سیاسی نظام میں دو اہم طریقوں کو متعارف کروانے کے لئے مشہور ہیں۔ پہلا، جب وہ نئی

سماجی اسٹوپا اور جین خانقا ہوں کو عطیات بھی عطا کئے۔ گپت دور میں کئی خوبصورت منادر تعمیر کئے گئے جس میں سے بعض کو موجودہ دور میں دیوگڑھ اور اودے گری (مدھیہ پردیش) بھی شری اگاؤں اور ایرین (اترپردیش) میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس میں ہندوستان کے خوبصورت پتھر کے بنائے گئے کتبات بھی ہیں اور یہ وشنو اور شیوا سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ گپت دور بدھ کے مشہور کتبات جیسے سارنا تحفہ کے لئے بھی کافی مشہور ہے۔

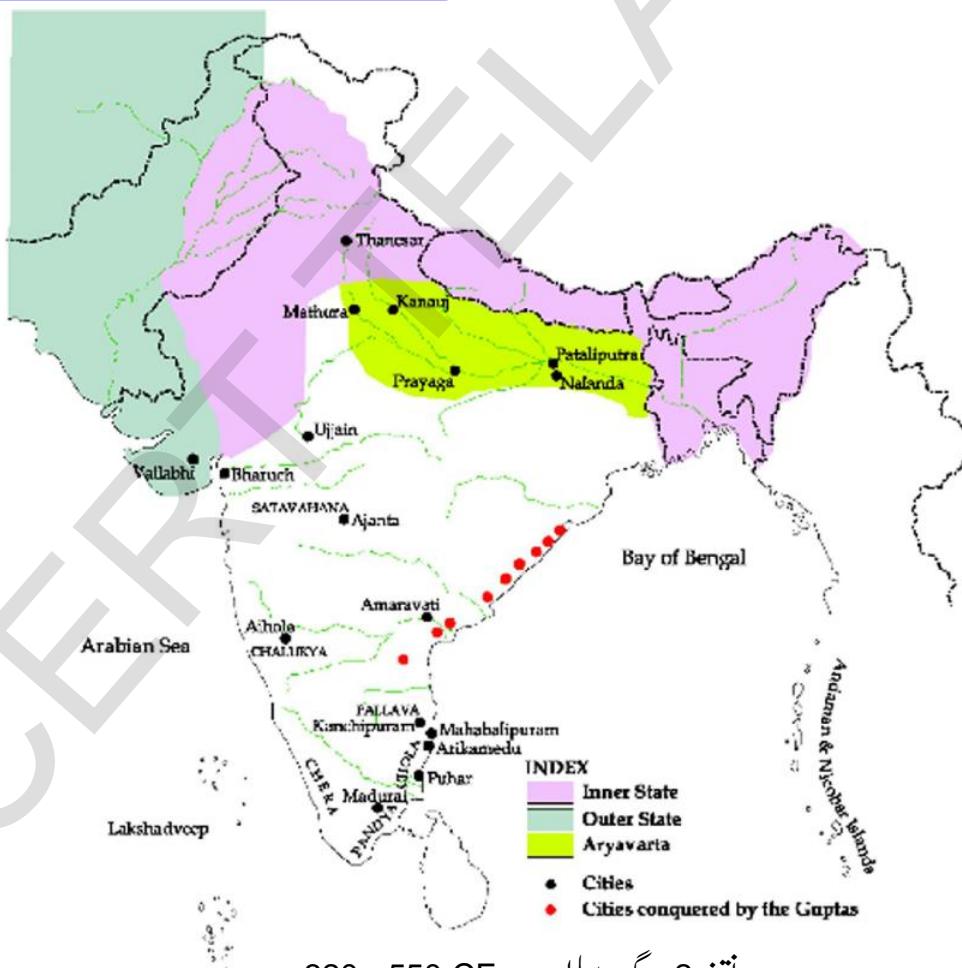
آپ کیوں سوچتے ہیں کہ گپت حکمرانوں نے ویدک قربانیوں، منادر پرستش اور بدھست اور جین خانقا ہوں کی سرپرستی کی۔

☆ نقشہ دیکھئے اور معلوم کیجئے کہ کیا ملکانہ گپت سلطنت کے تحت تھا؟

☆ آپ کیوں سوچتے ہیں کہ گپت حکمرانوں نے جنوبی ہند کے شکست خور دہ بادشاہوں کو حکمرانی کی اجازت دی؟

☆ آپ کیوں سوچتے ہیں کہ بہمنس کو گاؤں عطا کرنے سے گپت حکمرانوں اور ان کے اتحادیوں کو مدد ملی؟

گپت بادشاہوں نے ویدک مذہبی رسمات بالخصوص اشوامیدھا قربانی کی رسم کو پروان چڑھایا۔ انہوں نے ہندو مت کے پرانوں بالخصوص وشنومت و شیومت کی سرپرستی کی اور ان کے اوتار و شنو، شیوا اور درگا کی عقیدت میں منادر تعمیر کرائے۔ گپت بادشاہوں نے بدھ مت کے استوپا جیسے کہ



نقشہ 2 گپت سلطنت 320 - 550 CE

کلیدی الفاظ

سلطنت، ارتھ شاستر، دھرم امہام ترا
دھما، جاسوس،
گینہ (رسومات)، خانقاہ، ذیلی برآ عظم

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. ایک شواہ حکمرانوں نے مختلف قبائل کے صدور سے خود کو منوانے کے لیے کیا کیا؟ (AS1)
2. اشوك ایک بے مثال حکمران تھا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟ (AS6)
3. دو ہزار برس قبل دکن میں سلطنتوں کے قیام میں کون سی چیزیں مدد و معاون ثابت ہوئیں؟ (AS1)
4. نقشہ نمبر 1 میں تین دریا اور دو علاقائی دارالحکومتوں کی نشاندہی کیجیے۔ (AS5)
5. جنگ کنگ کے بعد راجہ اشوك نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ (عہد) کیا۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے فعلے عالمی امن کے فروغ کے لیے مدد و معاون ہوتے ہیں؟ (AS6)
6. دنیا کے نقشوں میں حسب ذیل کی نشاندہی کیجیے۔ (AS5)
 - (الف) شام
 - (ب) مصر
 - (ج) یونان
 - (د) سری لنکا
 - (ھ) ہندوستان
7. راجہ اشوك کے دور میں موروٹی حکومت رانج تھی۔ موجودہ حکومت اس دور سے کس طرح مختلف ہے؟ (AS4)
8. پیرا گراف ”اشوك کا پیغام رعایا کے لیے“ پڑھیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
9. گپت دور کی سماجی پالیسیاں کیا تھیں؟ بحث کیجئے۔ (AS1)

منصوبہ کام

- اگر آپ کے پڑوس میں کوئی قدیم کتبہ مل جائے تو اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

جمهوری حکومت

یچے دی گئی اخباروں کی سرخیاں دیکھیے۔ آپ کو حکومت کی جانب سے مختلف امور پر انجام دی جانے والی کارگزاریاں دکھائی دیں گی۔ ان میں سے بہت سی سرگرمیوں کا تعلق ملک کے عوامی معاملات سے ہو گا۔

حکومت غیر منظم مزدوروں کے حقوق کا تحفظ چاہتی ہے۔

حکومت پیاز کی قیتوں کا قیمتیں کرتی ہے۔ اس کی بازار میں سیالاں کی روک تھام کا فصل منصوبہ۔ حکومت کی وضاحت
قلتیں ہیں۔ حکومتی بیان

سپریم کورٹ میں مزید پانچ نجی ہو سکتے ہیں۔ حکومت کا اعلان

کوئلے اور برتنی کے شعبے میں تبدیلی۔ حکومت

حکومت نے پندرہ ہزار دیہاتوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دیا۔

کرتی ہے اور دوسرے ممالک سے پر امن تعلقات استوار کرتی ہے۔ تمام شہریوں کو بہتر کھانے پینے کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور انہیں اچھی طبی سہولتیں حاصل ہوں۔ جب قدرتی تباہ کاریاں جیسے سونامی یا زلزلہ آجائے تو حکومت بڑے پیانے پر امدادی کام انجام دیتی ہے اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ اگر کوئی تازعہ پیدا ہو جائے یا کسی سے کوئی جرم سرزد ہو جائے تو لوگ عدالت سے رجوع ہوتے ہیں۔ عدالتیں بھی حکومت کا حصہ ہوتی ہیں۔ آپ حیرت کر رہے ہوں گے کس طرح حکومت ان تمام معاملات سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ اور حکومت کے لیے ان تمام امور کی انجام دی کیوں ضروری ہے؟

حکومت کیا کرتی ہے؟

ہمارے عہد میں ہر ملک کو ایک حکومت کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جو فیصلے کرتے ہوئے مسائل کو حل کرے۔ سڑکیں اور مدارس کہاں قائم کیے جائیں۔ جب پیاز کی قیمتیں آسمان کو چھو نے لگیں تو انہیں کیسے کم کیا جائے۔ برتنی کو فراہم کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں۔ ان امور کے متعلق حکومت کو فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ حکومت کئی سماجی معاملات پر بھی قدم اٹھاتی ہے۔ مثال کے طور پر غربیوں کی امداد کے لیے وہ مختلف منصوبے مرتب کرتی ہے۔ حکومت کی جانب سے ڈاک اور ریلوے کی خدمات بھی انجام دی جاتی ہیں۔ حکومت ملک کی سرحدوں کی حفاظت



شکل 12.2 ٹپے خانہ



شکل 12.3 سپریم کورٹ

حکومت سے مربوط اداروں کی کچھ مثالیں

وہ کس قسم کے مسائل کا سامنا کریں گے؟ اس طرح کے انتظامات اُس وقت ممکن ہیں جب سماج کے تمام اراکین کا شفافی پس منظر یکساں ہو؟ (منہب، ذات پات، زبان وغیرہ) برداشت کے قوانین سب کے لیے قابل قبول ہوں گے۔

اگر سماج مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ہو گا تو کیا وہ پرانا طریقہ کارکار گر ہو سکتا ہے؟ تیسرا یہ ہے کہ قبائلی انتظامات وہاں کامیاب ہوتے ہیں جہاں لوگوں کے مفادات یکساں ہوں۔ وہاں کوئی امیر یا غریب نہیں ہوتا۔ لیکن ایسے معاشرے جہاں مختلف مفادات ہوتے ہیں بعض لوگ کسان، بعض تاجر، سودخور، صنعت کار، مزدور، بعض بے زمین یا بے وسائل ہوتے ہیں وہاں بہت ناتفاقی ہوتی ہے۔ وہ کسی مشترکہ حل کی تلاش بھی

جب انسان ایک جگہ رہتے رہتے ہیں تو وہاں تھوڑی تنظیم کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فیصلے طے کیے جائیں۔ کچھ قوانین بنانے پڑتے ہیں جن کا سب پر اطلاق ہو سکے۔ مثال کے طور پر وسائل اور ملک کے علاقے کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ لوگ خود کو محفوظ تصور کر سکیں۔ حکومت یہ سب چیزیں عوام کی ایماء پر کرتی ہوئی قائدانہ کردار نبھاتی ہے۔ وہ فیصلے کرتی ہے اور ان کے حدود و علاقے میں رہنے والے تمام افراد پر قوانین لاگو کیے جاتے ہیں۔

- آپ جس مدرسے میں پڑھ رہے ہیں اُسے کون چلاتا ہے؟
- حکومت کی چند سرگرمیوں کو بیان کیجئے جن سے آپ واقف ہوئے ہیں؟

حکومت کی قسمیں:

نویں سبق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ لوگ ایک قبائلی سماج میں اپنے آپ پر حکومت کس طرح کرتے ہیں۔ قبیلے کے مختلف خاندانوں کے مرد اور اراکین اکٹھا ہو کر بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔ صدر کس طرح اپنے فیصلوں کو عملي جامد پہناتا ہے اُس کے عوض کچھ لوگ مفت میں اُس کے لیے کام کرتے ہیں۔ ایسا وہاں ممکن ہے جہاں لوگ کم تعداد میں ہوتے ہیں۔ لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا وہاں ممکن ہے جہاں ہزاروں لاکھوں افراد خاندان ہوتے ہیں۔



شکل 12.1 کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن

نہیں کر سکتے جس سے تمام لوگ اتفاق کریں۔

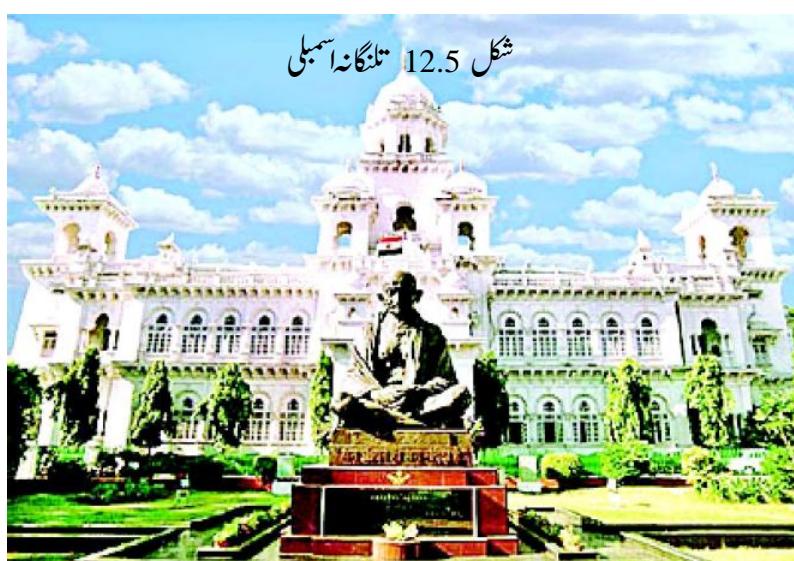
ہم پڑھ چکے ہیں کہ تاریخی ادوار میں راجہ رانیاں بادشاہ گذرے ہیں۔

انہوں نے قوانین مرتب کیے انہیں سپاہیوں، عہدیداروں کے تعاون سے نافذ کیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ کہاں سڑکیں تعمیر کی جائیں اور عوام سے کتنا محصول وصول کیا جائے۔ اگر لوگ ان سے اتفاق نہیں کرتے اور ان کے

احکامات کی تعییل نہیں کرتے تو انہیں حکمران سزا میں دیتے۔ کوئی بھی فرد ان کے احکامات پر سوالات کر سکتا تھا اور نہ ہی خلاف ورزی کر سکتا تھا۔ سب چیزیں بادشاہ کی مرضی پر موقوف تھیں۔ بعض حکمران اپنی سلطنت سے مطمئن نہیں رہتے تھے۔ اسی لیے وہ اپنی سلطنت کو وسعت دینے کے لیے مسلسل جنگیں کرتے تھے۔ اس طرز حکومت کو بادشاہت کہا جاتا ہے۔ بادشاہ یا ملکہ کو فیصلوں کا اختیار ہوتا تھا اور وہ حکومت چلاتے تھے۔ بادشاہ ہی تمام تنازعات یا مقدمات میں آخری منصف ہوتے تھے۔



شکل 12.4 ستواہنہ حکمران بادشاہوں کو اپنے



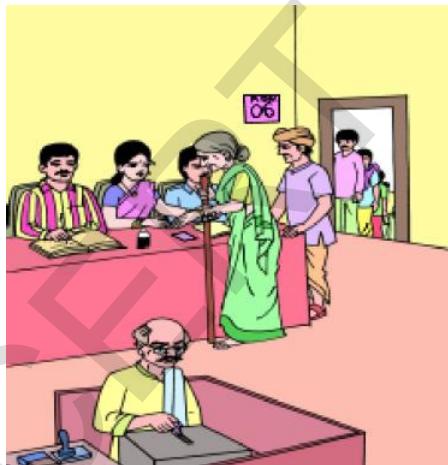
فیصلوں کی وضاحت یا مدافعت نہیں کرنی پڑتی تھی۔

- ♦ تباہی جمہوریت کا بادشاہت سے مقابل مندرجہ ذیل پہلوؤں سے کیجیے؟
- (i) ان دونوں میں عوام الناس کی رائے کا زیادہ احترام کون کرتا ہے؟ آپ کی کیا رائے ہے۔
- (ii) ان دونوں میں وسیع تر سماج یا وہ سماج جس میں لوگوں کے مفادات یا خیالات مختلف ہوتے ہیں وہاں کون سانظام کا رگرہ سکتا ہے۔
- (iii) ان دونوں میں کون سی حکومت کے حکمران ظالم اور غیر عادل ہو سکتے ہیں؟
- ♦ وہ کون سی طرز حکومت ہے جس میں وسیع اور پیچیدہ سماج کے مسائل حل کیے جاسکتے ہیں اس کے باوجود وہ ظالمانہ یا غیر عادل نہیں ہوتی؟
- ♦ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بادشاہوں یا قبائلی معاشروں میں زیادہ جنگیں ہوتی ہیں؟ ان کے اسباب بیان کیجیے۔

جہوری حکومتیں:

ہم دو اصولوں کو پناتے ہیں — ”نمائندہ جمہوریت“ اور ”اکثریت کی حکومت“، ان دونوں تصورات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہمارے عہد میں جمہوری حکومتوں کو عام طور پر نمائندہ جمہوریت کہا جاتا ہے۔ نمائندہ جمہوریتوں میں عوام چنان کے ذریعہ اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک گاؤں میں دوسرے پانچ ہزار لوگ رہتے ہیں۔ اسے کئی حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر حلقة میں سو یادوسو افراد ہوتے ہیں۔ ہر حلقة سے اُن کی نمائندگی کے لیے ایک رکن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اٹھارہ سال سے زیادہ بالغ افراد مرد یا عورت، ناخواندہ یا تعلیم یافتہ، بلا لحاظ مذہب و زبان ان انتخابات میں ووٹ ڈالتے ہیں۔ ایسا امیدوار جو کثیر ووٹ حاصل کرتا ہے وہ سارے گروہ کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ منتخبہ نمائندوں کا اجلاس ہوتا ہے اور عوام کے حق میں فیصلے کیے جاتے ہیں۔



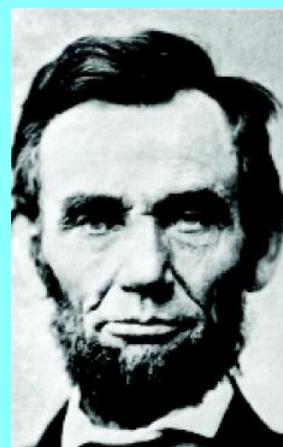
شکل 12.7 دیہاتی علاقے میں ووٹ کا استعمال انگلی پر ایک نشان لگایا جاتا ہے تاکہ ایک شخص ایک ہی ووٹ استعمال کرتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلاگانے کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

ایک سماج میں رہنے والے مختلف قسم کے لوگوں کے خیالات کی یکسوئی کرنا اور حکومت کی دسترس سے ظالمانہ اور غیر منصفانہ لوگوں کی روک تھام جمہوری طرز حکومت ہی میں کی جاسکتی ہے۔ ساری دنیا میں بادشاہوں کے خلاف عوامی جدوجہد کی گئی اور ایک ایسی حکومت کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی جو عوامی خواہشات کے مطابق ہو۔

آج ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے۔ ہماری حکومت کیسے عوام کی امنگوں کے مطابق کام کرتی ہے اور مختلف شاقتوں اور مفادات رکھنے والے عوام کی تمباوں کی تکمیل کو یقینی بناتی ہے۔

ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ رہتے ہیں۔ فیصلوں میں تمام شہریوں کی شرکت سے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ وہ بہت سارا وقت ضائع کرتے ہیں اور اتفاق رائے بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ تمام لوگ عوامی معاملات کے لیے اپنا وقت وسائل اور سرمایہ نہیں لگا سکتے۔ ہم اس مسئلے کو کیسے حل کر سکتے ہیں؟



شکل 12.6 ابراہیم لنکن

امریکہ کے ابراہیم لنکن نے جمہوریت کی تعریف کی تھی : ”جمہوریت، عوامی حکومت، عوام کے ذریعہ اور عوام کے لیے“، ان الفاظ پر غور کیجیے۔ کیا آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں؟

- اگر نمائندے ہمیشہ کے لیے منتخب ہو جائیں تو کیا ہو گا؟
- کیا نمائندوں کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ انہیں منتخب کرنے والے عوام کی خواہشات اور مفادات کے خلاف عمل کریں؟ آپ کی کیا رائے ہے؟

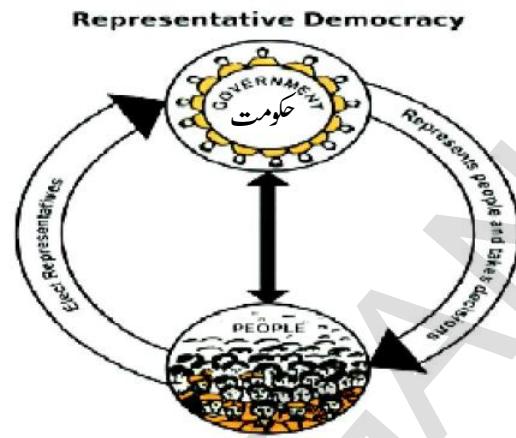
آپ جان چکے ہوں گے کہ نمائندوں کا انتخاب سادہ اکثریت سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی نمائندہ ایک ووٹ بھی زائد حاصل کرے تو وہ منتخب ہو جائے گا۔ وہ لوگ جو دوسرے امیدواروں کو ووٹ دیتے ہیں وہ بھی اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔

منتخب نمائندوں کے بہت سے فیصلے اکثریت کے اصول پر کیے جاتے ہیں۔ اگر ایک فیصلے کو ایک تہائی سے زیادہ اراکین کی تائید حاصل ہوتی ہے تو اس پر عمل کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر: گاؤں کی پنجاہیت میں بیس (20) اراکین ہیں اس میں اگر گیارہ (11) اراکین ایک تجویز کی حمایت کریں تو اُس سے منظور کیا جاتا ہے اور اُس سے رو بہ عمل لایا جاتا ہے۔ نو (9) اراکین کی مخالفت سے کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال جدید جمہوریتوں میں کسی ایک موضوع پر ہر فرد کی



شکل 12.9 قیتوں میں اضافہ کے خلاف عوامی مظاہرہ



شکل 12.8 نمائندہ جمہوریت

نمائندوں کے صاف و شفاف اور آزادانہ انتخابات ہمارے جمہوری نظام کی اساس ہیں۔ انتخابات سے پہلے عوام اُن موضوعات کے متعلق غور و فکر اور بحث و مباحثہ کرتے ہیں جن پر حکومت کو عمل کرنا چاہیے۔ مختلف اصحاب یا جماعتیں کھلے طور پر مختلف نقطے ہائے نظر اور تصورات پر بحث کرتے ہیں۔ اس میں وہ ایک نقطہ نظر سے اتفاق کرتے ہیں اور ایک امیدوار کے حق میں تیار ہو جاتے ہیں جو ان کی نمائندگی کرے اور فیصلہ کرے۔ نمائندوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں اور منصوبوں پر عمل کریں اور عوام کے مسائل سے آگاہ ہونے کے لیے اُن سے وقتاً فوقتاً مشورہ کیا جاتا رہے۔ نمائندوں کو ایک معینہ معیاد کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ عام طور پر وہ پانچ سال کے لیے پنچ جاتے ہیں۔ اُس کے بعد تازہ انتخابات ہوتے ہیں۔ عوام بحث کرتے ہیں اور دوبارہ نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

- کیا لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ انتخابات کے دوران مختلف نمائندوں کے خیالات سے واقف ہوں؟ آپ کا کیا خیال ہے؟

مساوات اور جمہوریت:

جمہوریت میں تمام لوگ مرد و زن، تعلیم یافتہ، ناخواندہ، امیر و غریب، فقراء اور عہدیدار عوامی معاملات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے ذہنوں کو ثابت بنائیں۔ انہیں مطلوبہ معلومات کی سہولتیں حاصل ہیں تاکہ وہ صحیح فیصلے کر سکیں۔ وہ اپنے ووٹ کا آزادی کے ساتھ کسی کی مداخلت کے بغیر استعمال کر سکتے ہیں۔ بد قسمتی سے بہت سے ممالک میں ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ اخبار بھی پڑھنے کے لائق نہیں ہیں۔ وہ بینادی تعلیم سے محروم ہیں۔ بہت سے لوگ حق معلومات سے کما حقہ استفادہ نہیں کر رہے ہیں۔ مختلف شعبوں کی کارکردگی پر گرفت نہیں رکھ رہے ہیں۔ اس کی موثر عمل آوری سے نظم و نسق فعال اور صحیح خطوط پر کام کرتا ہے۔ بہت سے لوگ خصوصاً خواتین اور غریب لوگ عوامی معاملات میں حصہ لینے کا وقت یاسہولت نہیں رکھتے۔

وہ اپنی روزی روٹی کے حصول اور اپنے افراد خاندان کے لیے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں طاقتور، امیر لوگ ووٹ کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انتخابات سے پہلے عوام کو چھوٹے موٹے فائدے پہنچاتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو خود سے فیصلہ کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اُن کی ذات یا مذہب کے مطابق ووٹ ڈالنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان تمام عوامل سے عوام اپنے جمہوری حق ”ووٹ“ کا استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ موضوعات، مسائل اور نمائندوں کے متعلق زیادہ سوچ بچار نہیں کر سکتے۔

- اپنے والدین سے انتخابی نظام کے مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اُن مسائل کے تعلق سے کیا حل نکالا جاسکتا ہے۔
- بحث کیجیے۔

رضامندی حاصل نہیں کی جاتی۔ اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نظام میں اقلیت (جو تعداد میں کم ہوتی ہے) کے لیے ہمارا جمہوری نظام ظالمانہ ہن سکتا ہے۔

• کیا ان کا خیال صحیح ہے؟

• چند مثالوں کی مدد سے بحث کیجیے؟

• جماعت میں طلباء کی کونسل (مجلس اطفال) بنائی جائے۔ جماعت میں برتابہ کے اصول مرتب کیے جائیں اور جماعت کا خیال رکھا جائے۔ ایسا طریقہ اختیار کرے جس میں تمام طلباء فیصلہ سازی میں شامل ہو سکیں اور طلباء کی کونسل کے لیے ایسا نمائندوں کا انتخاب کر سکیں۔ سارے طلباء اپنے تجربات کی علیحدہ علیحدہ روپورٹ تیار کریں۔

منتخبہ نمائندوں پر گرانی:

هم کیسے اس بات کو یقینی بنائیں کہ منتخبہ نمائندے ظالم نہ بنیں۔ اور اقلیت کے مفادات کو نظر انداز نہ کریں۔ اقلیت اُن کے فیصلوں سے اتفاق نہیں کرتی۔

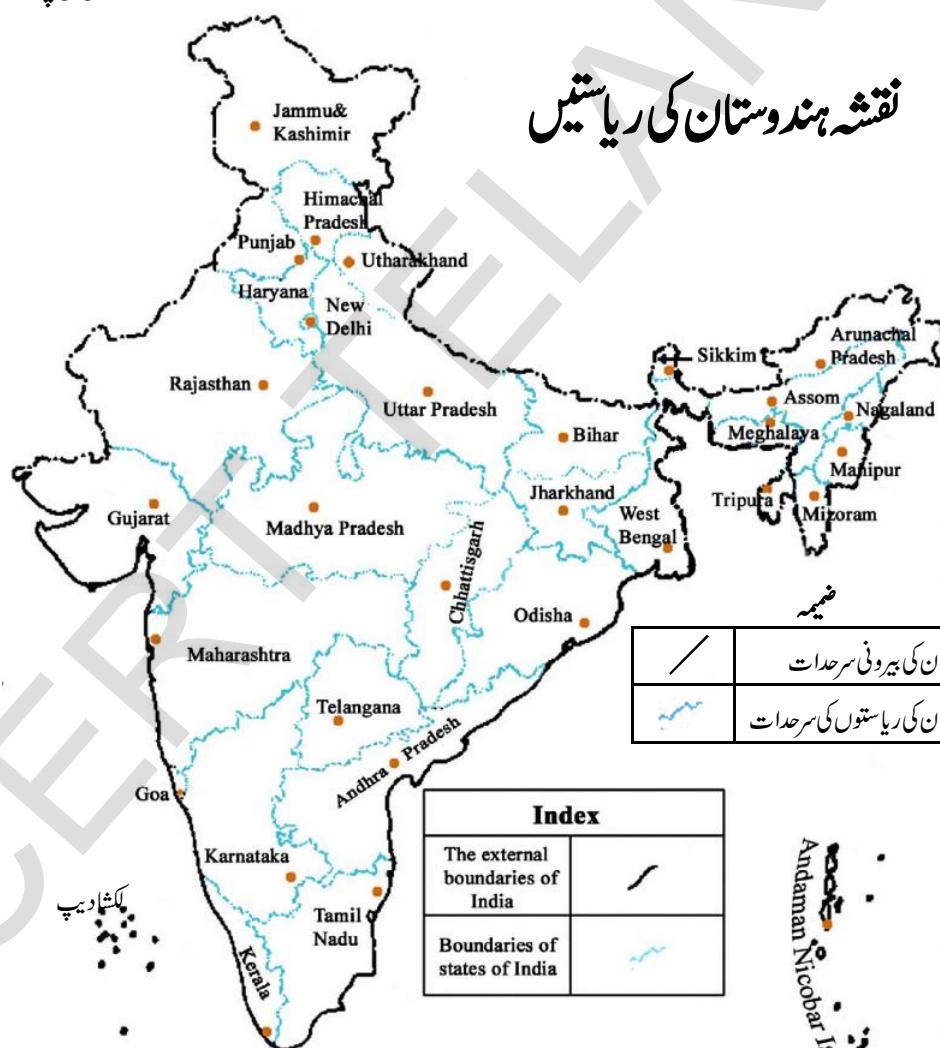
جمہوریت میں منتخبہ نمائندوں کے اختیارات میں چند اصولوں کے ذریعے باقاعدگی پیدا کی جاتی ہے۔ انہیں ملک کے دستور میں درج کیا گیا ہے۔ اگر وہ اُن اصولوں یا طریقہ کار کے خلاف عمل کریں تو عدالتیں اُن کے فیصلوں کو کا عدم کر دیتی ہیں۔ وہ لوگ جو منتخبہ نمائندوں سے اتفاق نہیں کرتے وہ اپنے خیالات کا آزادانہ طور پر اظہار کر سکتے ہیں۔ اور نمائندوں کے اقدامات پر نتیجی چیزیں کر سکتے ہیں ایسا جلوسوں، ٹیلی ویژن، اخباروں وغیرہ کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے۔

نقشہ معہ صدر مقام



نقشہ ۱ قومی سطح پر حکومت

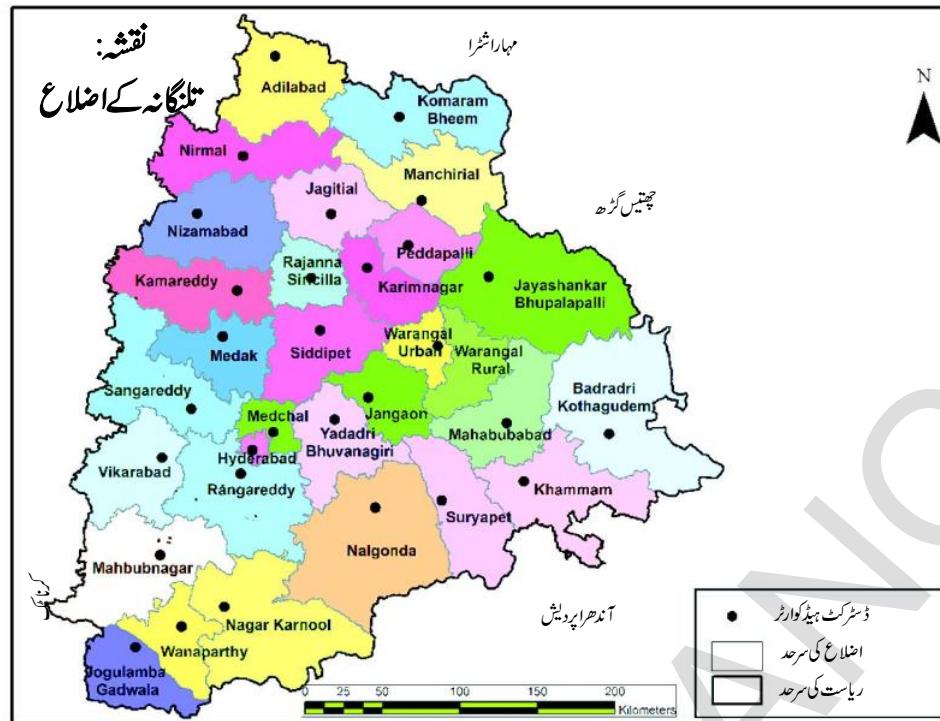
نقشہ ہندوستان کی ریاستیں



شکل 2 ریاستی سطح پر حکومت

• عدم مساوات سے
کیا مراد ہے ؟
مثالوں کے ذریعے
 واضح کیجیے۔

• عوام کی راہ میں صحیح
نمائندہ کے انتخاب
میں کیا دشواریاں
حاصل ہیں؟ آپ کیا
سمجھتے ہیں۔



شكل 12.12 ضلعی سطح پر حکومت

- وہ لوگ جنہیں صحیح معلومات نہیں ہوتیں وہ کس طرح اپنے ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کرتے ہیں؟
- جمہوری اور بادشاہی طرز حکومت میں کیا فرق ہوتا ہے؟
- کس طرح امیر و طاقتوں لوگ دیہاتوں میں ووٹروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

کلیدی الفاظ

- جمہوریت
- بادشاہت
- دستور
- انتخابات
- فیصلہ سازی
- نمائندہ

حکومت مختلف سطح پر:

حکومت مختلف سطح پر کام کرتی ہے۔ مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر متحرک رہتی ہے۔ مقامی سطح کے معنی آپ کا گاؤں، ٹاؤن یا محلہ ہے۔ ریاستی سطح کے معنی ساری ریاست جیسے آندھرا پردیش یا آسام ہے۔ قومی سطح سے مراد سارا ملک ہے۔ آگے آپ اس کتاب میں حکومت خود مقامی کے کام کی نویعت کے بارے میں پڑھیں گے۔ جب آپ آگے کی جماعتوں میں داخل ہوں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ حکومتیں ریاستی اور مرکزی سطح پر کیسے کام انجام دیتی ہیں۔

- طلبہ کی دو یا تین تکڑیوں کو منظم کیجیے۔ ہر ایک کو ذیل کا کوئی ایک موضوع سپرد کیجیے تاکہ وہ کردار ادا کر سکیں یا مضمون تحریر کر سکیں۔
- ایک انتخابی جلسہ اور نمائندوں کے ساتھ بحث۔

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. ایک گوئڈ قبیلہ اور جدید جمہوریت میں پائے جانے والی مشاہدہ اور اختلافات سے بحث کیجیے؟ (AS1)
2. کیا فیصلہ سازی میں اقلیتی رائے کو شامل کیا جاسکتا ہے؟ آپ کا کیا خیال ہے۔ (AS1)
3. تمام اساتذہ اور طلباء کرآپ کامرسہ چلائیں تو کیسار ہے گا؟ (AS6)
کیا آپ چاہیں گے کہ ہر طالب علم فیصلہ سازی میں شریک ہو؟ یا آپ نمائندوں کو منتخب کرنا چاہیں گے۔ اپنی وجوہات بیان کیجیے۔
4. کیا آپ کے گھر میں فیصلہ سازی جمہوری انداز میں ہوتی ہے؟ کیا اس میں ہر فرد کی آواز شامل ہوتی ہے۔ (AS4)
5. گوپال کے والد نے ایک دوکان لگانے کے لیے خاندان کے تمام افراد سے مشورہ کیا لیکن ہر ایک کی الگ رائے تھی۔ بالآخر انہوں نے دوکان لگانے کا فیصلہ کیا۔ کیا آپ صحیتے ہیں کہ ان کا فیصلہ جمہوری تھا۔ (AS1)
6. میری کی والدہ نے تمام بچوں سے پوچھا کہ وہ اتوار کے روز کہاں جانا چاہیں گے؟ دو بچے سینما دیکھنا چاہیں گے اور تین بچے چمن میں جا کر کھلنا پسند کریں گے؟ اگر آپ میری کی جگہ ہوتے تو کیا فیصلہ کرتے؟ (AS1)
7. درج ذیل کی حکومت کی سطح (مرکزی، ریاستی، مقامی) کی درجہ بندی کیجیے۔ (AS1)
رکن پارلیمان (ایم. پی)، رکن قانون ساز اسمبلی (ایم. ایل. اے)، سرخی، میزبانی وزیر اعلیٰ (سی. ایم.)، وزیر اعظم (پی ایم)
8. آپ کے علاقے کے MLA - MP - وزیر اعلیٰ (CM) کی سرگرمیوں سے متعلق خبریں جمع کیجیے۔ (AS3)
9. صفحہ نمبر 110 کے نقشہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ہندوستان کا خاکہ اتنا ریے۔ (AS5)

متصوبہ کام

1. پچھلے سات دنوں کے اخبارات کا مشاہدہ کیجیے اور حکومت کی کارکردگیوں کے متعلق تبریز کے تراشے جمع کیجیے۔ انہیں ایک ڈرائیور شیٹ یا نوٹ بک پر چسپاں کیجیے۔ آپ نے ان تراشوں میں حکومت کی جن کارکردگیوں کا مشاہدہ کیا ہے ان کی ایک فہرست ترتیب دیجیے۔ اس فہرست پر کرہ جماعت میں بحث کیجیے تاکہ حکومت کی تمام کارکردگیوں کا فہم حاصل ہو۔
2. آپ کے گاؤں کے کوئی دس (10) افراد سے ملاقات کیجیے جو حق رائے دہی رکھتے ہوں اور ان سے معلومات کو لکھا کیجیے کہ وہ کسی امیدوار کا انتخاب کرتے وقت کن تفصیلات کو مد نظر رکھتے ہیں؟

گرام پنجابیتیں

ہیں۔ ان تمام باتوں کے مسواد یہاں توں کے عام لوگوں کو عوامی معاملات میں شریک ہونے کے لائق بنایا جائے۔ اسی لیے ہم نے دیہی پنجابیوں اور بلدیات میں انتخاب کیا ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر بنیادی سہولتوں کو فراہم کر سکیں۔ اس جمہوری کارکردگی کے نظام کی اساس ”گرام سبھا“ ہے جو ایک دیہات کے تمام ووٹروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ گرام سبھا، گرام پنجابیت کی کارکردگی کا جائزہ یقینی ہے اور دیہی بہبود کے تعلق سے فیصلہ سازی میں شریک ہوتی ہے۔ تمام گاؤں والے گرام پنجابیت کے سرپنچ اور ارکین کا انتخاب کرتے ہیں جو پنجابیت کے روزمرہ کام کو انجام دیتے ہیں۔

گرام سبھا:

ہم پچھلے سبق میں جمہوری حکومت اور عوامی معاملات میں تمام لوگوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے تعلق سے پڑھ کچے ہیں۔ ریاستی سطح یا قومی سطح پر فیصلہ سازی میں تمام لوگوں کی شرکت ممکن نہیں ہے ایسا صرف دیہی سطح پر ممکن ہے۔ ایسا گرام سبھا یا اسمبلی کے دریعہ جہاں تمام گاؤں والے ووٹر ہوتے ہیں۔ ہم پچھلے چند برسوں سے ہمارے ملک میں ایسے اقدامات کا تجربہ کر رہے ہیں۔

کتنما گرام سبھا میں شرکت کے لیے بے چین ہے۔ اُسے اطلاع دی گئی ہے کہ اُسے کوپن ملے گا۔ اُس وہ راشن کا روڈ حاصل کر سکے گی۔ اُسے اجلاس کے بارے میں

عوامی سہولتوں کی فراہمی:

عوامی سہولتوں فراہم کرتے ہوئے ایک دیہات میں دستی پمپ کو درست کرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ گاؤں کے دوسرے حصے میں موری کا پانی ابلتا رہتا ہے۔ سڑک پر کچھڑ ہوتا ہے۔ ان مسائل کو کون حل کرے گا؟ سڑکیں، دستی پمپ یا گلی کی روشنی کا تعلق گاؤں کے لوگوں سے ہوتا ہے۔ اُنہیں عوامی سہولتوں کہا جاتا ہے۔ کون ان کی دیکھ بھال کا خیال رکھے گا۔ اس مقصد کے لیے دیہی علاقوں پنجابیتیں اور شہری علاقوں میں بلدیات ہوتی ہیں۔

- آپ کے علاقے کی عوامی سہولتوں کا نام بتلائیے۔
- اپنی جماعت میں آپ کی پنجابیت یا بلدیہ کی جانب سے رو بہ عمل لائے جانے والے مختلف منصوبوں کے متعلق بحث کیجیے؟

دیہی سطح پر جمہوریت:

حکومتی شعبوں کی جانب سے تمام عوامی سہولتوں فراہم کی جاسکتی ہیں لیکن وہ اوپر والوں کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ بالآخر وہ ریاستی صدر مقام کے اعلیٰ عہدیداروں کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں دیہی عوام کا کچھ بھی کردار نہیں ہوتا۔ دیہاتوں کی ضرورتوں کو دیہاتی لوگ ہی اچھی طرح سمجھتے ہیں اور دوسروں کے بال مقابل وہ ان مسائل کو آسانی سے حل کر سکتے

یہ آج کے گرام سبھا کی غالباً ایک مثال ہے۔ لوگوں کو اجلاسوں کی اطلاع نہیں ملتی اور بہت لوگ اُس میں شریک ہوتے ہیں۔ جو لوگ بھی آتے ہیں وہ کارروائی میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ جمہوریت کا تقاضہ ہے کہ گرام سبھا میں تمام گاؤں کے لوگ سرگرم حصہ لیں۔ تمام لوگ سال گذشتہ کے کاموں کی رواداد پر بحث کریں اور بتائیں کہ واقعی کام ہوا ہے اور وہ اطمینان بخش ہے۔ انہیں آنے والے سال کے مجوزہ کام کے بارے میں بھی بحث کرنی چاہیے۔ اگر کچھ اور کام ادھورے رہ گئے ہیں تو انہیں پورا کرنے کے لیے بہترین طریقہ کارکیا ہے۔ جب خط غربت سے نیچے رہنے والے لوگوں کی فہرست پڑھی جائے تو دیکھا جائے کہ مستحق غریب افراد ہی ایسی اسکیمات سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس طرح گرام سبھا مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار رضامنت ایکٹ

Mahatma Gandhi
National Rural Employment
Guarantee Act (MNREGA)

اسکیمات کے تحت یہ گئے کاموں کا بھی جائزہ لیتی ہے۔ عملی طور پر گرام سبھا کا اجلاس منعقد نہیں ہوتا یا صرف کچھ لوگ ہی شریک ہوتے ہیں اور وہ کارروائی میں دلچسپی نہیں لیتے۔

• آپ اگر گاؤں میں رہتے ہوں تو گرام سبھا کیسے کام کرتی ہے۔ آپ والدین سے پوچھیسے اور بحث کیجیے۔ معلوم کیجیے کہ لوگوں کو پیشگی اجلاس کی اطلاع ہوتی ہے یا نہیں؟ کتنے مردا اور خواتین اجلاس میں شرکت کے لیے آتے ہیں؟



شکل 13.1 گرام سبھا

کچھ نہیں معلوم اور وہاں کیا ہوتا ہے اُس سے بھی وہ لعلم ہے۔ اُس اجلاس میں ستر (70) لوگ حاضر تھے۔ ان میں بیس (20) خواتین تھیں جو کنکما کی طرح اپنے کو پن حاصل کرنے آئی تھیں۔ سرپنجی نے اجلاس میں پنچایت کی جانب سے کیے گئے گذشتہ سال کے کاموں کے بارے میں رپورٹ پڑھنی شروع کی۔ اُس نے ان کاموں کی تجاویز کے بارے میں بھی کہا جنہیں آنے والے سال میں پورا کیا جائے گا۔ اُس نے اپنی رپورٹ یہ کہتے ہوئے ختم کی کہ ”مجھے امید ہے کہ آپ سبھی اسے منظوری دیں گے۔“ حاضرین نے اُسے توجہ سے نہیں سنا اور تالی بجانے لگے۔ پھر وہ ان لوگوں کی فہرست پڑھنے لگا جو خط غربت سے نیچے ہیں۔ BPL (Below Poverty Line) ایسے لوگ مختلف قسم کی حکومتی امداد کے مستحق ہوں گے۔

جوں ہی سرپنجی نے اپنی رواداً مکمل کی کنکما اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ اُس کا نام بھی فہرست میں لکھا جائے۔ کیوں کہ وہ بے زین ہے۔ وہ ملازمت اور وسائل سے محروم ہے۔ سرپنجی نے اُس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ کنکما بہت خوش ہوئی کہ اُس نے گرام سبھا میں شرکت کی۔ آخر میں خواتین میں کوپن تقسیم کیے گئے جو راشن کارڈ کی ضرورتمند تھیں۔

حلقة:

ایک دیہات کو عام طور پر کئی حقوق (گلیوں اور محلوں) میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ تقسیم کچھ اس انداز سے کی جاتی ہے کہ تمام حقوق میں ووڑوں کی تعداد مساوی ہوتی ہے۔ ہر حلقة سے دیہات کی پنچایت کے لیے ایک رکن کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اُنہیں وارڈ ممبر کہا جاتا ہے۔ اس بات کو نیقین بنایا جاتا ہے کہ دیہات کے تمام محلوں کی نمائندگی ہو۔ ایک پنچایت میں کم از کم پانچ یا اکیس حقوق کے اراکین ہوتے ہیں۔ کوئی بھی فرد جس کی عمر 21 سال یا اُس سے زیادہ ہو وہ انتخاب میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکتا ہے۔ اسٹیٹ ایکشن کمیشن کے فیصلے کے مطابق جو سرپنچ یا وارڈ ممبر کیلئے انتخاب لڑتے ہیں ان کو کچھ رقم جمع کروانی ہوتی ہے۔

گرام پنچایتوں میں تحفظات:

خواتین کے لیے حلقة کے رکن یا سرپنچ کی حیثیت سے منتخب ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ ان اداروں میں مردوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کے سبب نصف آبادی کی ضرورت میں اور خیالات کی ترجمانی نہیں ہوتی۔ ان مسائل کے پیش نظر پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کم از کم پنچایت کے حقوق کے اراکین اور سرپنچوں میں ایک تہائی نشیتیں خواتین کے لیے محفوظ کی جائیں۔

اس طرح ایسی ایسی اور بیسی طبقے کے لوگوں کے لیے "تحفظات" کی پالیسی وضع کی گئی ہے۔ سماج کے تمام طبقات کے افراد پنچایت کے لیے منتخب ہو سکیں۔ اس طرح پنچایتیں دیہی علاقوں میں تمام لوگوں کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

انتخابات:

عام طور پر گرام پنچایتوں کے انتخابات پانچ سال میں ایک بار منعقد ہوتے ہیں۔ ان انتخابات میں ہر ووڑو،

کیا پنچایت کے دیگر قصبوں سے بھی لوگ اجلاس میں شرکت کرنے آتے ہیں؟ اگر اجلاس میں مسائل پر بحث کرنی مقصود ہو تو پہلے سے ایجادے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کیا گاؤں کے لوگ مسائل پر ٹھیک سے بحث کرتے ہیں یا انہیں منظوری دیتے ہیں۔

- کیا پنچایت راج کے یہ نکات جمہوریت کی صحمند کارگزاری کے لیے ضروری ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔
- کیا آپ کچھ نظرے لکھ سکتے ہیں جس میں عوام کو گرام سمجھا میں شرکت کے لیے کہا جا رہا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تشکیل:

انتخابات کے ذریعہ گرام پنچایتوں کا قیام عمل میں آتا ہے۔ یہ انتخابات اسٹیٹ ایکشن کمیشن کی جانب سے منعقد کئے جاتے ہیں۔

ووڑوں کی فہرست:

دیہات کے سارے لوگ جن کی عمر 18 سال یا اُس سے زیادہ ہو انہیں اپنے نام ووڑوں کی فہرست میں درج کرانے پڑتے ہیں۔ عام طور پر حکومت کا ایک ملازم ہر گھر کا دورہ کرتا ہے اور ووڑوں کی فہرست کی تثیق کرتا ہے۔ فہرست میں تبدیلیوں کا اندر ادرج کرتا ہے۔ وہ اُس میں ناموں کے اضافہ یا حذف کرنے کے تعلق سے تجاویز طلب کرتا ہے۔

- ووڑوں کی فہرست میں ناموں کے اضافے یا حذف کرنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوتی ہے۔ کیا آپ کچھ وجوہات کا حوالہ دے سکتے ہیں؟
- کیا آپ کے خاندان کے تمام اراکین (جن کی عمر 18 سال سے زیادہ) کے ناموں کا اندر ادرج ووڑوں کی فہرست میں ہو چکا ہے؟
- آپ اپنے استاد سے معلوم کیجیے کہ کون ووڑوں (رانے دہندوں) کی فہرست ٹھیک کرتا اور کب کرتا ہے۔

معتمد اور عالانہ عہدہ دار
ہر پنچایت میں ایک معتمد یعنی سکریٹری ہوتا ہے۔
وہ سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ اُس کا کام حسابات کا
ریکارڈ رکھنا اور اجلاسوں کی رواداد ضبط تحریر میں
لانا ہوتا ہے۔ بڑی پنچایتوں میں آمدنی زیادہ
ہوتی ہے۔ اس لیے وہاں ایک عالانہ عہدہ دار
بھی ہوتا ہے حکومت جس کا تقریر کرتی ہے۔

پنچایت کا کیا کام ہوتا ہے؟

ایک دیہات کی پنچایت کا فریضہ عوامی سہولتوں کی
فراہمی ہوتا ہے۔ مثلاً:
دیہات کی سڑکوں کا انتظام، موریوں کی تعمیر اور
اُن کا بندوبست، پینے کے پانی کی سربراہی، گلیوں میں روشنی
اور اُن کی صاف صفائی، راشن کی دکانوں کو چلانا وغیرہ۔ وہ
مدارس، آنکن و اڑی خواتین اور بہبودی اطفال وغیرہ کے
کاموں کو بھی انجام دیتی ہیں۔ پنچایتیں منصوبہ بناتی ہیں اور
دیہات میں ترقیاتی کاموں کا پیراٹ اٹھاتی ہیں۔ جیسے چھوٹی
آپاشی بارش کے پانی کا تحفظ، اراضیات کی اصلاح وغیرہ۔
کئی ریاستوں میں گرام پنچایتوں کو بہت سے

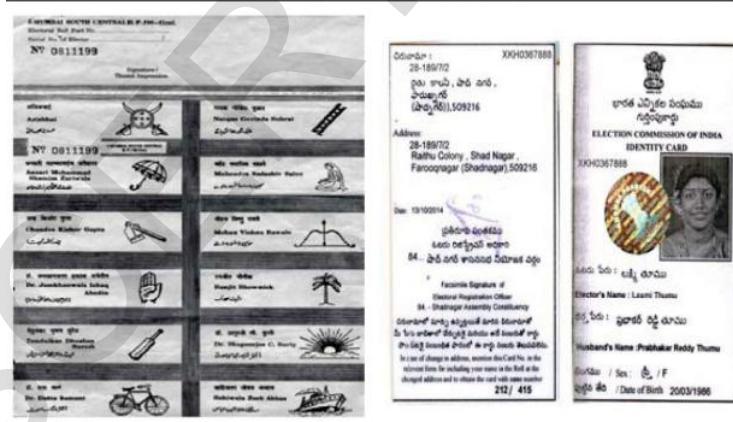
ووٹوں کا استعمال کرتا ہے۔ ایک حلقہ کے رکن اور دوسرا سرپنچ
کو منتخب کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

- اگر آپ دیہات میں رہتے ہیں تو ذیل کی چیزیں دریافت کیجیے:
- آپ کی پنچایت میں کتنے حلقوں کے اراکین ہیں؟
- آپ کے گھر میں کتنے ووٹر ہیں؟
- آپ کا مکان کس حلقہ میں واقع ہے؟
- آپ کے حلقے کا نام بتائیے؟
- اپنے والدین سے معلوم کیجیے کہ آپ کے حلقے سے انتخابات کے لیے کون امیدوار تھے پچھلے انتخابات میں کیا ہوا؟ اپنی معلومات کا اظہار جماعت میں کیجیے۔

سرپنچ، نائب سرپنچ اور معتمد:

سرپنچ گرام پنچایت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وہ
پنچایت کے سارے فیصلوں کو روپہ عمل لانے کا ذمہ دار رہتا
ہے اور پنچایت کے روزمرہ کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔
سرپنچ پنچایت کی آمدنی اور خرچ کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔
سرپنچ پر کافی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔
کئی دیہاتوں میں ہم سرگرم سرپنچوں کو دیکھتے
ہیں۔ جنہوں نے دیہاتوں کی قسمت بدل دی۔

نائب سرپنچ: سرپنچ اور حلقے کے اراکین مل کر کسی ایک حلقے کے رکن کو اپا سرپنچ یا نائب سرپنچ کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں۔ سرپنچ کی عدم موجودگی میں نائب سرپنچ فرائض انجام دیتا ہے۔



شکل 13.2 ووٹشاختی کا رکورد اور بیلٹ پیپر کا نمونہ



شکل 13.3 گرام پنچایت کا اجلاس

ہے۔ سرپریچ اور عاملہ کا عہدیدار تجویز کے لیے مطلوب رقم ہے یا نہیں معلوم کرتے ہیں۔ اس کے بعد پنچایت کے سالانہ منصوبہ کو مرتب کیا جاتا ہے۔ اور اس پر گرام سمجھام بحث ہوتی ہے۔ اس میں تجویز کی شمولیت کے بعد سے آخری شکل دے دی جاتی ہے۔ منصوبے کو منڈل اور ضلع پریشان میں مکمل منظوری اور رقم کی اجرائی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ رقم کے حصول کے بعد سرپریچ کام کی شروعات کرتا ہے اور تکمیل تک اس کی نگرانی کرتا ہے۔

یہ اکثر وہیں تر دیکھا گیا ہے کہ بہت سے پنچایتوں میں سرپریچ خود منصوبے تیار کرتے ہیں اور بغیر بحث و مباحثہ کے اسے منظور کرایتے ہیں۔ مختص کی اگئی رقومات میں خرد برداشت کیا جاتا ہے کیونکہ بہت کم لوگوں کو منصوبے، رقم اور اصلی کام کے کیے جانے کا علم ہوتا ہے۔ بد عنوانیوں کی روک خام کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام اراکین منصوبہ بندی میں شامل ہوں اور مختلف کاموں کی تکمیل پر نظر رکھیں۔

فرائض سپرد کیے گئے ہیں۔ تاہم آندھرا پردیش میں انہیں اہم ذمہ داریاں نہیں سونپی گئیں۔ مثلاً: بازاروں اور تہواروں پر کنٹروں، اراضیات کی بہتری، چھوٹے جنگلات کی پیداوار، چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، کمزور طبقات کے لیے مکانات، برقی، غربی دور کرنے کا لائچ عمل، جسمانی طور پر معدود رین اور دواخانے وغیرہ کا انتظامات۔

جب تک ایسے کام گرام پنچایتوں کو حوالے نہیں کئے

جائیں اُس وقت تک وہ دیہاتیوں کے مسائل کو موثر طریقے سے حل نہیں کر سکتیں اور دیہاتوں کی ترقی کا منصوبہ بھی نہیں بناسکتیں۔

پنچایت کا اجلاس ہر مہینے ہوتا ہے۔ ہر اجلاس کے لیے پنچایت کے نصف اراکین کی موجودگی ضروری ہے ورنہ اجلاس منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ عموماً اجلاس کا آغاز گذشتہ اجلاس کی رواداد کے پڑھنے سے ہوتا ہے۔ سرپریچ پچھلے مہینے کیے گئے کام کی رپورٹ پیش کرتا ہے اور اس پر صرف کیے گئے سرمایہ کا ذکر کرتا ہے۔ اگر اراکین محسوس کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں کام صحیح ڈھنگ سے نہیں کیا گیا وہ اس موضوع پر بحث کر سکتے ہیں۔ حلقات کے اراکین بھی اپنے حلقوں کے لیے نئے کام کی تجویز رکھ سکتے ہیں اور منظور شدہ کام کی عدم تکمیل کے تعلق سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہر سال اپریل کے مہینے سے قبل مختلف حلقوں کی تجویز پر بحث ہوتی ہے۔ ان کے لیے موازنہ تیار کیا جاتا

دیہات کے لوگ راست منتخب کرتے ہیں۔ بعض کو نامزد کیا جاتا ہے۔ ضلع پریش کے اراکین کا بھی انتخاب اسی طرح کیا جاتا ہے۔ ضلع پریش اور منڈل پریش دونوں ضلع میں پنچایت کی سرگرمیوں میں تال میل رکھتے ہیں۔ منڈل اُن کے منصوبوں کو منظور کرتی ہے اور رقومات کو مختص کرنے میں تعاوون کرتی ہے۔

حاجی پلی جنگما:



شکل 13.4 جنگما صدر ہند سے نرمل گرام کا تو صیف نامہ حاصل کر رہی ہے۔

حاجی پلی ضلع رنگاریڈی میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ سرپنج جنگما نے پنچایت کے ذریعے بہت سی پختہ سرکیں اور زیریز میں موریاں بنوائیں۔ اُس نے تمام گاؤں والوں کو ان کے گھروں میں بیت الخلاء بنانے کی ترغیب دی۔ مدرسون، آنگن واڑی اور گرام پنچایتوں میں بھی بیت الخلاء بنانے کی کوشش کی۔ اُس کی قیادت میں پنچایت نے سارے گاؤں والوں کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لیے پانی کی ٹاکلیاں بنوائیں۔ اس کے علاوہ شہر کی طرح گاؤں میں زیریز میں ڈریخ بنائے گئے۔ پنچایت نے مختلف اسکیمیات کے ذریعہ حاصل کی جانے والی رقومات کو مستحق افراد پر خرچ کیا۔ ان

• پنچایت کے دفتر کو جائیے اور معلوم کیجیے کہ آخری اجلاس کب ہوا تھا؟ اُس میں کیا بحث ہوئی تھی۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پنچایت کے اجلاس میں نصف اراکین کی موجودگی ضروری ہے؟

• ایک حلقة کے سالانہ منصوبہ کے تعلق سے آپ کی کیا رائے ہے؟

گرام پنچایتوں کے لیے رقومات:

گرام پنچایت اپنے منصوبوں کی تیکیل کے لیے کہاں سے رقومات حاصل کرتی ہیں؟

گرام پنچایتوں کو دیہاتوں میں کچھ چھوٹے محصولات عائد کرنے کا اختیار ہے۔ مثلاً گھر کا محصول، زمین پر چنگی وغیرہ۔ وہ ان وسائل سے اپنی آمدنی کا ایک تہائی حصہ حاصل کرتے ہیں۔

وہ بنیادی طور پر ریاست اور مرکزی حکومت کی رقومات پر احصار کرتے ہیں۔ وہ خاص منصوبوں کی تیکیل کے لیے مختص ہوتے ہیں۔ بعض رقومات مہاتما گандھی قوی دیہی روزگار رمضانت کے قانون کے تحت فراہم کی جاتی ہیں۔

گرام پنچایتوں کے تجربے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ یہ رقومات دیہاتوں کی ترقی کے لیے ناکافی ہیں۔ پنچایتوں کے پاس خود ان کے اپنے مرتب کردہ منصوبوں کے لیے لقلیل رقومات ہوتی ہیں۔

منڈل اور ضلع پریش:

ہم پچھلے صفحات میں گرام پنچایت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ ایک منڈل پریش کے تحت ہیں (20) گرام پنچایتیں ہوتے ہیں۔ ضلع کے تمام منڈل پریش ایک ضلع پریش کے تحت ہوتے ہیں۔ منڈل پریش علاقائی (MPTCS) Mandal Parishad کے اراکین کو Territorial Constituencies

مہاراشٹر میں احمدگढ़ ضلع میں ہیوارے بازار بھی مثال ہے۔

گنگادیواپلی پنچایت

گرام سبھا کے ذریعے گنگادیواپلی پنچایت میں اٹھارہ مختلف کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ مثلاً پینے کے پانی، صحت عامہ، صفائی، ترسیل و ابلاغ وغیرہ۔ ان کمیٹیوں نے دیہات کے لوگوں کو بہتر خدمات فراہم کیں۔ اس دیہات کے کارہائے نمایاں ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

- مدارس میں صدیفصد داخلہ۔
- صدیفصد خواندگی۔

- تمام گھرانوں کو صاف پینے کے پانی کی سربراہی۔
- مستحق جوڑوں کی خاندانی منصوبہ بندی پر عمل آوری۔
- تمام بچوں کی ٹیکہ اندازی۔
- بینک بچت اسکیمیات میں صدیفصد گھروں کی شرکت۔
- دیہات میں مکمل صاف صفائی۔
- شراب نوشی پر مکمل اتناع۔

ہر دیہات کے رہنے والے کو اٹھارہ کمیٹیوں میں کچھ نہ کچھ حصہ ادا کرنا پڑتا ہے۔



شکل 13.5 گنگادیواپلی کی گرام سبھا

تمام تغیری سرگرمیوں کی بدولت ریاستی حکومت نے نومبر 2008ء میں اُسے صاف و شفاف (شہر م) کا ایوارڈ دیا۔ صدر ہند محترمہ پر تیجا پائل نے انہیں ڈسمبر 2008ء میں نرمالاً گرام پرسکار (تصیف نامہ) سے سرفراز کیا۔

نوٹ: ایسے دیہاتوں کو ان انعامات سے نوازا گیا جنہوں نے ہر گھر، دفتر، اسکول میں بیت الحلاء تعمیر کر دیے اور کھلے عام ضرورت سے فارغ ہونے کے طریقے کا خاتمہ کر دیا۔ ریاست کے بہت سے دیہاتوں کو ایسے توصیف نامے دیے گئے ایسے دیہاتوں کو اپنے علاقے میں دریافت کیجیے۔)

- حاجی پلی میں موجود عوامی سہولتوں کی نشاندہی کیجیے۔
- حاجی پلی کی سڑکوں اور ڈریٹچ کے بارے میں خصوصیات کیا ہیں؟
- آپ کے گاؤں اور مدرسے میں بیت الحلاء، ڈریٹچ اور پانی کی فراہمی کی صورتحال کیا ہے؟

کیا ایسے دیہات بھی میں جہاں گرام سبھا کا انعقاد کامیابی سے ہوتا ہے؟

ایسے بہت سے دیہات ہیں جہاں گرام سبھا کے ذریعے عوام کو ترقیاتی منصوبوں میں شرکیک کیا جاتا ہے۔

ہماری ریاست میں دیہی ورنگل روول میں گنگادیواپلی، کریم نگر میں رام چندر اپورم، نظام آباد میں انکاپور کی مثال دی جاسکتی ہے۔ اسی طرح

کلیدی الفاظ

گرام پنچايت

سرنچ

گرام سجا

عوامی سہولتیں

انتخاب

حکومت مقامی خود اختیاری

گرام سجا میں دیہات کی ترقی سے متعلق کسی بھی مسئلہ پر بات چیت کی جاتی ہے۔ سب لوگ گرام سجا کی قراردادوں کی عمل آوری کے پابند ہوتے ہیں۔

- کونسے ضلع میں گنگا دیوالی میں کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟
- آپ کی گنگا دیوالی کے بارے میں کیا رائے ہے؟
- کس طرح گنگا دیوالی کی پنچايت کامیابی سے ہمکنار ہوئی؟
- کس طرح آپ اپنی گرام پنچايت کا تقابل گنگا دیوالی سے کریں گے؟

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

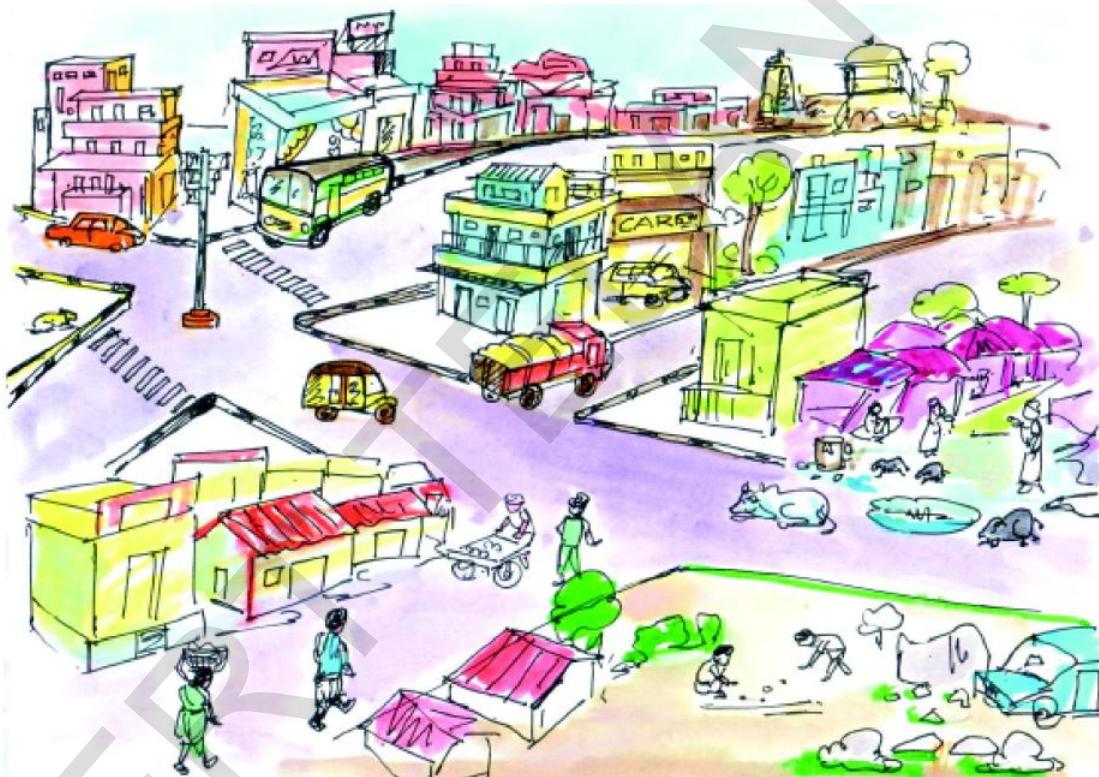
1. فرض کیجیے کہ آپ مقامی حکومتی مجلس کے رکن ہیں۔ آپ کون سے مسائل اُجاد کریں گے؟ (AS4)
2. آپ کی پنچايت یا بلدیہ میں عام لوگ فیصلہ سازی کے عمل میں شامل ہونے کے قابل ہیں۔ اپنے جواب کے لیے مثالیں دیجیے۔ (AS1)
3. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ گرام سجا کے اجلاس میں صرف چند لوگ ہی شریک ہوتے ہیں۔ (AS1)
4. گرام سجا کے اجلاس میں خط غربت سے نیچے (BPL) کی فہرست پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ (AS1)
5. اپنے علاقے میں پنچايت کے دولت اداکین اور سرپنچوں کے مسائل کو دریافت کیجیے اور اس پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔ (AS4)
6. کیا آپ سمجھتے ہیں کہ پنچايتوں کو اپنی ترقی یا فتنہ سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لیے گاؤں والوں سے زیادہ محصولات وصول کرنے چاہیے یا انہیں حکومت کی رقمات پر انعام کرنا چاہیے۔ (AS4)
7. سرگرم سرپنچوں کو کون دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟ (AS6)
8. آپ کی گرام پنچايت کے وارڈ ممبروں، سرپنچ، نائب سرپنچ اور معتمد کی تفصیلات جمع کر کے جدول میں اندرجان کیجیے۔ (AS3)
9. پیراگراف ”گنگا دیوالی پنچايت“ کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)

منصوبہ کام

1. سرپنچ یا منڈل پریشند کے صدر کو اپنے مدرسے میں آنے کی دعوت دیجئے تاکہ پنچايتی نظام کی کارکردگی کے تعلق سے بحث کی جائے۔ پنچايتوں کی کارکردگی کے تعلق سے کچھ سوالات تیار کیجیے۔ اور ان سے پوچھئے۔
2. آپ کے حلقوں کے وارڈ ممبر / سرپنچ سے ملاقات کیجیے اور ان کے کام کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ پنچايت کے کچھ اہم کاموں کے بارے میں ایک اشتہار بنائیے اور اسے اسکول میں نمائش کیجیے۔
3. آپ کے اسکول کے اطراف گندگی پاکیں تو آپ کیسا محسوس کریں گے۔ اسکول کی صفائی اور شجر کاری کے لئے طلباء ہو گروپ میں تقسیم کیجیے۔ ہر گروپ کے لئے سربراہ اور صفائی (Clean & Green) پروگرام منعقد کیجیے۔

شہری علاقوں میں حکومت خود مقامی

ذیل میں دیے گئے شہر کی ایک تصویر دیکھیے۔ آپ کے خیال میں دیہاتوں اور شہروں میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ شہروں میں کس قسم کی عوامی سہولتوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ شہری علاقوں کے لوگوں کی طرز زندگی میں کیا فرق پایا جاتا ہے اور کون سی سہولتوں مہیا ہیں۔ کون سی سہولتوں کے لیے کام درکار ہے۔ ان نکات پر جماعت میں بحث کیجیے۔



شکل 14.1 ایک شہر کا منظر

اور روزگار کے لیے شہروں کا رخ کرتے ہیں۔ اس لیے شہروں کی بیان میں دن بے دن تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مسلسل نئی کالوں کا وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ بہت سی کالوں کا جھوپڑپٹی کی شکل میں ہوتی ہے جہاں غریبوں کی ایک بڑی تعداد کام کرتے ہوئے گذر بسر کرتی ہے۔ ان

شہروں میں کثیر آبادی ہوتی ہے۔ شہروں کے کئی حصوں میں سڑکیں کشاور اور مصروف ترین ہوتی ہیں۔ وہاں بہت سی دکانیں، گاڑیاں اور صنعتیں ہوتی ہیں۔ وہاں پر دیہی علاقوں سے زیادہ منصوبہ بندی اور سہولتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہر سال کئی لوگ ملازمت



شکل 14.2 ای.وی.ایم (الکٹرائیک ووٹنگ مشین)

- دیہات کے خصوص حلقات سے مرد یا عورت کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔
- حلقوں کے تمام نمائندے مرد ہوتے ہیں۔
- جس فرد کی عمر بھی 21 سال سے زیادہ ہو وہ انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکتا ہے۔
- اپنے استاد کی مدد سے اپنے ضلع میں واقع بلدیاتی مجالس یا بلدیہ کی کارپوریشن کی نشاندہی کیجیے۔

بلدیہ کی طرح کام انجام دیتی ہے

ایک بلدیہ کوئی کام نہیں پڑتے ہیں۔ مثلاً پانی کی سربراہی، گلی میں روشنی کا انتظام، سڑکوں کی تعمیر و غہدہ اشت، موریوں کے پانی کی نکاسی، کوڑا کرکٹ کا اخراج، مدرسوں کو چلانا، راشن کی دواں اور دواخانوں کا قیام اور ان کی دیکھ بھال وغیرہ۔ اس کے علاوہ نئے ترقیاتی کاموں کی شروعات۔ یہ تمام چیزیں چند لوگوں سے نہیں کی جاسکتیں۔ یا اُسے صرف کارپوریٹس یا کونسلروں سے پورا نہیں کیا جاسکتا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے بلدیات ایک بڑی تعداد میں مزدوروں، عہدیداروں، اہلکاروں اور محاسبین کا تقرر کرتی ہیں۔ ہر بلدیہ میں کئی شعبے ہوتے ہیں۔ ہر شعبے کا ایک عہدیدار ہوتا ہے جو اُس کے شعبوں سے تعلق رکھنے

تمام لوگوں کو پانی، برقی کی فراہمی، حمل و نقل، مدارس، دواخانوں وغیرہ کی سہولتوں کی فراہمی کی جانی چاہیے۔ شہروں کا بڑا مسئلہ ناکارہ اشیا، کچھرے اور موریوں کے پانی کا صحیح انتظام ہے۔

شہروں میں عوامی سہولتوں کی فراہمی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس کے لیے وسیع تنظیم کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ اس تنظیم کو بلدیہ کہتے ہیں۔ تین ٹسم کی بلدیات آبادی کے نسبت کے اعتبار سے ہوتی ہیں۔

شہری پنچایت بیس ہزار سے چالیس ہزار بلدیاتی مجلس چالیس ہزار سے تیس ہزار اور بلدی کارپوریٹ تین لاکھ سے زیادہ نفوذ پر مشتمل ہوتی ہے۔

بلدیات کی تکمیل

دیہات کی پنچایتوں کی طرح بلدیات بھی انتخابات کے ذریعے قائم کی جاتی ہیں۔ شہری علاقوں کو حلقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور افراد کو نمائندوں کی حیثیت سے چنا جاتا ہے۔ ان نمائندوں کو شہروں کی بلدیات میں کونسلر کہتے ہیں اور کارپوریشن کے شہروں میں انہیں کارپوریٹ کہا جاتا ہے۔ حلقوں کے کونسلروں کے علاوہ وہاں میرٹ بھی ہوتے ہیں۔ صدر نشین جو پنچایت کے سرپریچ کی طرح ادارے کے سربراہ ہوتے ہیں۔ گرام سرپریچ کے انتخاب کا جو طریقہ ہے اُسی طریقے پر چیر میں اور میرٹ کو بھی بلدیہ اور کارپوریشن میں درج ووٹروں کے ذریعہ راست طور پر منتخب کیا جاتا ہے۔

- بلدیات کے انتخابی توائف پنچایت کی طرح ہوتے ہیں۔ ذیل میں پنچایت کے متعلق معلومات کی جانب کیجیے اور غلط بیانی کی اصلاح کیجیے۔
- بلدیات کے انتخابات ہر پانچ سال میں منعقد کیے جاتے ہیں۔
- ووٹر کو 18 سال یا اُس سے زیادہ عمر کا ہونا چاہیے۔
- ہر حلقة سے ایک نمائندہ ہوتا ہے۔

والے ملازمین کے کاموں کا مگر ان کا رہوتا ہے۔

مثال کے طور پر پانی کی فراہمی، برقی، تعلیم، پچھرے کی نکاسی کا محکمہ ہوتا ہے۔

آپ تعجب کر رہے ہوں گے کہ آخرونسلروں کا کیا کام ہوتا ہے؟ درحقیقت کوئی سلراپنے حلقے کے لوگوں سے رابطے میں رہتا ہے اور ان کی ضرورتوں اور مسائل کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلدیہ کے اجلاس میں ان سے متعلق گفتگو کرتا ہے۔ بہت سے سوچنے ہوئے کاموں کی انجام دہی کے لیے بلدیہ کی کمیٹیوں کی تشکیل کرتی ہے اور کوئی سلروں کو اُن میں نامزد کرتی ہے۔ ان کمیٹیوں کے ذمہ بلدیہ کے حکوموں کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور نئے کاموں کا آغاز کرنا ہوتا ہے۔ وہ تباہیز مرتب کرتے ہیں اور ان پر بلدیہ کے اجلاسوں میں بحث کی جاتی ہے۔ انہیں منظور کیا جاتا ہے۔ ان فیصلوں کو بلدیہ کے عہدیدار اور ملازمین روپہ عمل لاتے ہیں۔

حلقہ کے کوئی سلراپنے حلقے کے مسائل اور ضرورتوں کو کوئی سلر کے آگے پیش کرتے ہیں۔ ان پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے حلقے کے لوگوں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ لوگ اپنے مسائل کو اپنے آگے رکھتے ہیں۔ ایک مثال پر غور کیجیے۔ کس طرح حلقے کے لوگ اپنے حلقے کے کوئی سلر سے مل کر اپنے مسائل حل کرواتے ہیں۔

- بلدیات اور پنجابیت کے فرائض میں آپ کیا امتیاز محسوس کرتے ہیں؟
- بلدیات کے کاموں کی تشکیل میں مختلف محکمے کس طرح مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں؟
- اگر آپ اپنے مدرسے کو چلانے کے لیے کمیٹیاں بنانا چاہتے ہیں تو ان کی فہرست تیار کیجیے۔



شکل 14.3 پچھرے کی نکاسی کے لیے اعلیٰ عہدیداروں کے پاس درخواست کی پیش کشی

کمیونٹی کی نمائندگی
یاسین خالد نے کہا تھا ”ابتداء میں ہماری کالونی میں ہر طرف کچھ ابکھرا ہوا رہتا تھا۔ اگر وہ یوں ہی پڑا رہتا اور اُسے اٹھایا نہیں جاتا تو وہاں کتے، چوہے اور کھیاں جمع ہو جاتی تھیں۔ اُس کی بدبو سے لوگ بیمار ہو جاتے تھے۔ خواتین اس صورتحال سے بہت ناخوش تھیں۔ اُس وقت گنگابائی نے کہا کہ اُنہیں حلقے کے کوئی سلر سے ملنا چاہیے اور صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیے۔ کیونکہ ہم نے اُسے منتخب کیا ہے۔ اُس نے چند عورتوں کو اکٹھا کیا اور کوئی سلر کے مکان پہنچ گئی۔ وہ گھر سے باہر آیا اور پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ گنگابائی نے محلہ کی صورتحال کی وضاحت کی۔ اُس نے ان کے ساتھ دوسرے دن کمشنر سے ملاقات کا وعدہ کیا۔ اُس نے گنگابائی سے کہا کہ وہ ایک درخواست پر محلہ کے سارے بالغ افراد کے دستخط ثبت کروائے اور اُس میں لکھا جائے کہ کوڑا کر کٹ، پچھر اضافہ نہیں کیا جا رہا ہے۔ اُس شام پہچ ایک گھر سے دوسرے گھر کو دوڑتے پھرتے رہے تاکہ

ماتحت مستاجروں (کنٹراؤنٹس) کے سپرد کام ملک کے طول و عرض میں بلدیات، ہتر خدمات کی انجام دہی کے لیے پھرے کی نکاسی کے لیے مستاجروں کو کراچی پر حاصل کر رہی ہیں۔ اُسے مستاجروں کے حصول سے موسم کیا جاتا ہے۔ اس کا منہوم یہ ہے کہ پہلے جو کام بلدیات کے ملازم میں انجام دیا کرتے تھے اب وہی کام خالی کمپنی سے لیا جاتا ہے۔ کوڑا کرکٹ اور پھرے کو ہٹانا ایک خطرناک کام ہوتا ہے۔ اس لیے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ مزدوروں کی حفاظت کا خیال رکھیں۔ انہیں دستانے اور ماسک فراہم کریں۔

- اگر آپ شہر میں رہتے ہیں تو معلوم کیجیے کہ بلدیہ کے تحت کتنے لوگ کام کرتے ہیں اور مستاجروں کے ذریعہ کتنے ملازم میں فراہم کیے جاتے ہیں؟
- انہیں کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- بلدیات کیوں مستاجروں کو کام سپرد کرنا چاہتی ہیں؟

بلدیہ کے مزدور

بلدیہ کے مزدور کے ایک دن کے کام پر نظر ڈالتے ہیں۔

یہ پیر کا سوریا ہے صبح کے 5 نج رہے ہیں۔ چنان بستر سے اٹھ کر کام پر جانا نہیں چاہتا۔ اُسے کل کام نہیں کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اتوار کا دن تھا۔ اُسے زیادہ جھاڑ و دینا پڑے گا اور کنڈیوں کو صاف کرنا پڑے گا۔ ستارہ کالونی میں رہنے والے لوگوں کو تعطیلات ہیں۔ اس لیے انہوں نے کنڈیوں میں بہت سارا



شکل 14.4 صفائی کا کام

درخواست پر زیادہ سے زیادہ افراد کے دستخط لیے جاسکیں۔ دوسری صحیح عورتوں کی ایک بڑی تعداد اور حلقة کا کوئی نسل بلدیہ کار پوریشن کے دفتر گیا۔ کمشنر نے اُن سے ملاقات کی اور کہا کہ کار پوریشن کے ہاں خاصی تعداد میں ٹرک نہیں ہیں۔ گنگا بائی نے جواب دیا کہ دوسرے مخلوقوں سے پھرے کی نکاسی کے لیے تمہارے پاس گاڑیاں ہیں۔“ اُس نے وعدہ کیا کہ وہ اُن کی درخواست پر فی الفور غور کرے گا۔ یا سیمین خالد نے کہا کہ اگر دودون کے اندر کام پورا نہیں کیا گیا تو احتجاج جاری رہے گا۔ ریحانہ نے پوچھا ”کیا گلیاں صاف ہو رہی ہیں؟“ وہ کام کو کبھی ادھورا نہیں چھوڑتی تھی۔ اُس دن کے بعد سے اُس محلے میں صفائی کا کام باقاعدگی سے ہونے لگا۔

- حلقة کے کوئی نسل را پہنچوں میں سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیا کرتے ہیں؟
- اگر آپ اپنے گھر کے سامنے پھرے کے انبار دیکھیں گے تو کیا کریں گے؟

بلدیات کے لیے رقومات

بلدیات مختلف قسم کے محصولات عائد کرتی ہیں جیسے گھر، پانی، گلیوں میں بر قی، دکانوں، فلموں کے تکٹوں پر محصولات وصول کیے جاتے ہیں۔ یہ محصولات بلدیات کے کاموں کے لیے ناقابل ہوتے ہیں۔ وہ حکومت کی امداد پر انحصار کرتی ہیں۔ حکومت مختلف کاموں کے لیے جیسے سڑکوں کی تعمیر، بلدیات کے روزمرہ کاموں کی تکمیل کے لیے رقومات جاری کرتی ہے۔

اُسے ٹرک میں بھرنا پڑتا تھا۔ اُنہیں اکثر باورچی خانوں کی چیزیں اٹھانی پڑتی تھیں۔ جیسے پلاسٹک تھیلیاں، شیشیاں، دودھ کی بولتیں، سبزیوں کی ڈنڈیاں، ہڈیاں اور دیگر حیاتیاتی مادے کو اٹھانا پڑتا تھا۔ چند برسوں پہلے بہت ہی دھوم دھام سے ہری اور نیلی کچرے کی کنڈیاں گلی کے کونے میں رکھی گئی تھیں۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ لوگ اُنہیں استعمال کریں گے۔ تین چار ہفتوں تک کچھ لوگوں نے ناکارہ چیزیں اُس میں ڈالیں لیکن اب چنا اور ناظمہ کو صاف کرنا پڑ رہا ہے۔ کچرے کی نکاسی کے لیے کچھ بندیاں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ ہے کہ بعض لوگ اُس کے پیشے کو خراب سمجھتے ہیں۔ بلدیہ کے مزدور تمام شہر کو صاف کرتے ہیں اور لوگوں کے لیے رہائش کے قابل بناتے ہیں۔ اُن کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا جاتا۔

مستاجر جاروب کشوں کے علاوہ گاڑی چلانے والے ڈرائیوروں اور دیگر ملازمین کا تقرر کرتا ہے۔ شہر کے مختلف حصوں سے کچرے اور دیگر مادے کو معینہ مقامات پر ڈال دیا جاتا ہے۔

- چنا کہاں کام کرتی ہے؟ اُسے کون ملازمت دیتا ہے؟
- کالونی کی صفائی کرنے کے لیے اسے کوئی مختلف سرگرمیاں انجام دینی پڑتی ہیں؟
- کیا معاشرے کے لوگ چنا اور ناظمہ کے کام کی تو قیر کرتے ہیں؟
- کیا آپ دو مختلف محلوں کی سہولتوں کے درمیان قابل کر سکتے ہیں؟
- کیا آپ ان دو کالونیوں کے درمیان کے فرق کو محسوس کرتے ہیں؟
- دو کالونیوں کا خیالی نقشہ کھینچئے۔

کچرا پھینک دیا ہے۔ گلی میں پلاسٹک کی تھیلیاں بکھری پڑی ہیں۔ اُنہیں دکان سے لا کر پھینک دیا گیا ہے۔ وہ لوگ بہت سارا کچرا اور دیگر اشیاء پھینک دیتے ہیں اور چنا کو ان تمام چیزوں کو صاف کرنا پڑتا ہے۔ خود اُس کے محلے میں کنڈی نہیں ہے۔ کچرے کا انبار لگا رہتا ہے۔ اُس کی جھونپڑی جو ڈریٹنگ کے پائپ کے قریب ہیں جو شہر کے دوسرے حصوں سے گزرتی ہوئی آتی ہے۔ اُس میں گندہ پانی ریس رہا ہے۔ اور آلوہ پانی میں کے قریب ڈک کر سڑاں دیپیدا کر رہا ہے۔

چنا بڑی مشکل سے اپنے گھر کے لیے پانی بھر سکی اور خود کو بھی صاف سترہ انہیں کر سکی۔ اُس کے گھر کی دہنیز پر ناظمہ موجود ہے۔

”جلدی کرو اگر ہم ستارہ کالونی میں دس منٹ کے اندر نہیں پہنچے اور صاف صفائی اور جاروب کشی نہیں کیے تو ٹرک چھوٹ جائے گی جو 6 نج کر 45 منٹ پر آتی ہے۔“

چنا نے تھوڑا گرم پانی پیا۔ اپنے بچوں کے ہازروں کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا ”میں کام پر جا رہی ہوں۔ تم اسکوں کو دیر سے مت جاؤ۔“

چنا اور ناظمہ دونوں مل کر ستارہ کالونی جاتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خاص مقام سے جھاڑوا اور چھوٹی بندی لی۔ پرانی بندی چلتے ہوئے آواز پیدا کرتی ہے۔ دونوں نے سڑک پر جا کر جھاڑا و دینی شروع کیں۔ ہر طرف مختلف قسم کی چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک ہی دن میں کچرے کی کنڈیاں بھری ہوئی تھیں۔ لوگوں نے کنڈیوں کے باہر ہی استعمال شدہ چیزیں پھینک دی تھیں۔ کئی مقامات پر تو لوگوں نے سڑک پر چیزیں ڈال دی تھیں۔

گلی کو صاف کرنا کام کا ایک حصہ تھا۔ کچرے کو جمع کر کے

تمام مکانات میں انفرادی بیت الحلاں کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔ ان کی تعمیر حکومتی تنظیموں اور غیر حکومتی مالیہ کے اشتراک سے کی گئی ہے۔

بینماں تھوار کومنے کے لیے شہر میں خصوصی مقام مختص کیا گیا ہے۔ شہر میں عوام کی حفاظت کو یقینی بنایا گیا۔ اور تھواروں کے موسموں کے دوران روشنی کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔



شکل 14.6: پانی کی سربراہی کے پاسپ لائن (آکاش گنگا)



شکل 14.7: بینکتا تھوار

کلیدی الفاظ

- مقامی حکومت
- بلدیہ کی کونسل
- بلدیہ کے کار پوریشن
- ماتحت مستاجر
- حیاتی تخلیل پذیر مادہ

ویمل و اڑہ نگر پنچاہیت - ایک کیس اسٹڈی
ویمل و اڑہ نگر پنچاہیت راجنا سرسلاہ ضلع میں واقع ہے۔ اس میں 20 وارڈس ہیں۔ اور یہ 2011 تک اہم گرام پنچاہیت تھی۔ راجہ راجشیور سوامی مندر زائرین کا مشہور مرکز ہے۔ مندر کیش تعداد میں زائرین کو راغب کرتی ہے۔ مندر کا انتظامیہ احاطہ کی غہداشت موثر انداز میں کرتا ہے۔

ٹاؤن میں پینے کے پانی کی سربراہی کا نظام منفرد ہے۔ یہ نظام آکاش آگزنس کا ٹاؤن کے لیے ہے۔ اس کا آغاز سال 2003ء میں ہوا۔ گھبلوں کی مدد سے پائپ کے ذریعہ پانی Swajaladhra اسکیم کے تحت سربراہ کیا گیا۔ یہ پاپ لائن 10 تا 15 مکانات کو مربوط کرتی ہے۔ پانچ ہزار مکانات اس کے تحت مربوط کیے گئے۔ پانی مکانات کو ہر دوسرے دن سربراہ کیا جاتا ہے۔

شہر میں گھروں سے روزانہ کچرے کی نکاسی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ ورکروں کو گاڑیاں ماسک اور یونیفارم فراہم کیے گئے۔ وہ Hydraulic Dumper ٹرالی، آٹو رکشا، ٹریکیٹریس وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور کچرے کو خصوصی مقام پر ڈالتے ہیں جو کہ Yard کہلاتا ہے۔

یہ یارڈ (Yard) ٹاؤن سے پانچ کیلومیٹر دور واقع ہے۔ یہ بھی تجویز ہے کہ پلاسٹک کو دیگر ناکارہ اشیاء سے علحدہ رکھا جائے اور فاضل مادوں کو برقی کی تیاری کے لیے استعمال کیا جائے۔



شکل 14.5: میوپلٹی میں پینے کے پانی کی سربراہی

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. آپ کے محلے میں کچھے کوکس طرح صاف کیا جاتا ہے؟ اُسے کیا کیا جاتا ہے؟ (AS1)
2. بلدیہ کس قسم کی عمومی سہولتوں فراہم کرتی ہے جنہیں پنچاہیت مہیا نہیں کرتی؟ (AS1)
3. اگر آپ شہر میں رہتے ہیں تو پچھلے دوساروں میں بلدیہ نے آپ کے محلے میں کیا کام انجام دیے ہیں اُن کی ایک فہرست تیار کیجیے؟ (AS3)
4. پوچھا کہتی ہے کہ اُس کے قریب کے نئی میں پانی آدمی گھٹے سے زیاد نہیں آتا اور کئی لوگ اپنی بالٹیوں میں پانی کے لیے قطار میں ٹھہرے رہتے ہیں۔ اُن کے مسائل کو حل کرنے کے لیے آپ اُسے کیارائے دیتے ہیں؟ (AS4)
5. نیم گلی میں موجود برقی کھبووں کے لائیٹس کی مرمت کرتا ہے، وہ بلدیہ کے مستاجر (کنٹراکٹر) کے لئے کام کرتا ہے، ایک روز کام کے دوران نیم کو برقی شاک لگا جسکی وجہ سے وہ زخمی ہو گیا اور اُس کا ہاتھ شدید جھلس گیا، وہ گذشتہ دو ماہ سے بے روزگار ہے، اور مستاجر (کنٹراکٹر) نے اسے نوکری سے بھی ہٹا دیا، آپ اس کو کیا مشورہ دیں گے۔ (AS4)
6. غربوں کی امداد کے لیے کار پوریشن کیا خدمات انجام دیتی ہے۔ (AS1)
7. آپ شہر کو گاؤں سے الگ کرتے ہیں۔ کس طرح؟ (AS1)
8. آپ شہروں اور دیہاتوں میں کیا پسند کرتے ہیں؟ (AS6)
9. آپ کے ضلع کے نقشے میں مختلف Municipalities بلدیاتی حلقوں کی نشاندہی کیجیے۔ (AS5)
10. مقامی بلدیہ کی جانب سے انجام دیئے گئے کام کے متعلق کوئی نسل / کار پوریٹر سے تفصیلات معلوم کرنے کے لیے سوالات مرتب کیجیے۔ (AS4)
11. صفحہ 124 کا آخری پیراگراف پڑھئے اور تبصرہ کیجیے
12. چند لوگ یہ موقع رکھتے ہیں کہ تمام عمومی سہولیات کو بلدیہ کی جانب سے کم قیمتوں پر مہیا کیا جانا چاہئے اور دیگر یہ سوچتے ہیں کہ بلدیہ کو چاہئے کہ اس کے لئے کام کرنے والوں کو باوقار کام کے خوااب فراہم کرے۔ اپنی رائے لکھئے۔

منصوبہ کام

1. قریب کی بلدیہ کی جانب سے فراہم کردہ سہولتوں جیسے بس اسٹاٹڈ، دواناہ، اسکول، بازار، عمومی بیت الخلاء وغیرہ کا دورہ کیجیے۔ اُن کی حالت پر ایک رواداد تیار کیجیے۔ ایک اشتہار اُن پر بنائیے۔
2. بلدیہ کے دو مزدوروں کا انٹرویو لیجیے۔ اُن کے روزانہ کے کام اور مسائل وغیرہ پر ایک اشتہار بنائیے۔
3. بلدیات کی کارکردگی کے تعلق سے ایک ہفتہ تک اخباروں سے خبروں کے تراشے جمع کیجیے اور اُن پر ایک عارضی رپورٹ تیار کیجیے۔

ہمارے سماج میں تکشیریت

ہم پچھلے اس باق میں پڑھ چکے ہیں ہماری زمین جس پر ہم رہتے ہیں وہ مختلف قسم کی ہے اور لوگوں کی زندگی بھی مختلف نوعیت کی ہے۔ یہ تکشیریت نہ صرف مقامات کے درمیان پائی جاتی ہے بلکہ یہ آپ کی جماعت اور محلہ کے اندر بھی پائی جاتی ہے۔

ہندوستان کیسے اتنا متنوع بن چکا ہے؟ کیا مختلف قسم کے اختلافات تکشیریت کا ایک حصہ بن چکے ہیں؟ ان میں سے بعض سوالات کے جواب جاننے کے لئے اس سبق کا مطالعہ کیجیے۔ ان تصویروں کو دیکھیے۔ آپ کی عمر کے تین بچوں نے ان تصویروں کو اُتارا ہے۔ اس خالی جگہ میں ایک انسانی شکل اتاریے۔



ہمارے پڑوس میں تکشیریت:

اپنی جماعت میں دیکھیے۔ کیا کوئی دوسرا بھی آپ کی طرح دکھائی دیتا ہے؟ اس سبق میں آپ پڑھیں گے کہ لوگ کی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے سے دیکھنے میں مختلف ہوتے ہیں وہ مختلف علاقائی ثقافتی اور مذہبی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ ان اختلافات سے ہماری زندگیاں بازروٹ اور دلچسپ ہوتی ہیں۔ یہ مختلف قسم کے لوگ جو مختلف پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں مختلف مذاہب اور تہذیبوں سے جڑے رہتے ہیں وہ ہندوستان کو کافی دلچسپ اور مختلف النوع بناتے ہیں۔ ہماری زندگیوں میں تکشیریت سے کیا اضافہ ہوتا ہے؟



ایک دن اُسی عمر کا ایک لڑکا سائیکل چلاتا ہوا آیا اور دکان پر رُک گیا۔ ترکاری سمن نے کہا ”کیا چاہیے؟“ لڑکا اسکول کے یونیفارم میں تھا اور کہا ”Lady's Finger half KG“ یعنی بھینڈی آدھا کیلو، ترکاری سمن نے کہا لڑکے نے سر ہلا دیا۔ اُس نے ترکاری لی پسے ادا کیے اور اپنی سائیکل پر روانہ ہو گیا۔



شکل 15.1 سمن ترکاری کی دکان پر وہ لڑکا دوسرے دن دوبارہ ترکاری کی دکان پر آیا۔ ترکاری سمن نے اُسے دیکھ کر مسکرا یا اور پوچھا ”بھیا کیا چاہیے؟“ اسکول کا لڑکا جواب میں مسکرا یا اور پوچھا ”تمہارے ہاں کیا ترکاریاں ہیں؟“، ”کہہ تو ترکاری بھینڈی“ ”ٹماٹر“ الوپیاز“ ہے سمن نے کہا۔ اسکول کے لڑکے نے پوچھا ”کیا تمہیں تلگو نہیں آتی؟“، ”تم کہاں کے رہنے والے ہو؟“، ”ہم بہار کے ہیں، ہم گھر میں ہندی بولتے ہیں۔“ ہم تلگو تھوڑا تھوڑا جانتے ہیں“ اسکول کے لڑکے نے پوچھا ”تمہارا نام کیا ہے؟“ ترکاری کے سمن نے کہا ”میرا نام سمن ہے،“ لوگ مجھے ”ترکاری والا سمن“ کہتے ہیں۔“، اودہ ”میرا نام بھی سمن ہے“ اسکول کے لڑکے نے کہا اور سمن سے ہاتھ ملایا۔ اُس کے بعد دونوں دوست ہو گئے۔ جب لڑکے اتوار

کیا آپ کی تصویریں دوسروں سے ملتی جاتی ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ آپ کی تصویریں تینوں سے الگ ہوں گی۔ ہم میں سے ہر کوئی منفرد ہوتا ہے۔ ہر ایک کا تصویر اتنا نے کا انداز الگ ہوتا ہے۔

آپ سے متعلق ذیل کی معلومات کی خانہ پری کیجیے۔

1. جب میں باہر جاتا ہوں تو پہنچا پسند کرتا ہوں
2. میں گھر میں زبان میں بات کرتا ہوں۔
3. میرا پسندیدہ کھیل ہے۔
4. میں کتاب میں پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

آپ اپنے استاد کی مدد سے یہ معلوم کیجیے کہ کتنوں کے کیساں جواب ہیں۔ کیا کسی کی فہرست آپ کی فہرست سے ٹھیک مشابہت رکھتی ہے۔ غالباً نہیں رکھتی۔ آپ میں سے اکثر کے کیساں جواب ہوں گے۔ آپ ان معلومات کی اساس پر جماعت میں گفتگو کیجیے۔ مثال کے طور پر ایک ہی قسم کی کتابوں کا مطالعہ کتنے بچے کرتے ہیں؟ آپ کے پڑوسن میں کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ اس سے آپ سمجھ چکے ہوں گے کہ کئی طرح سے آپ اپنے ہم جماعتوں کی طرح ہوں گے اور کون سے بعض معاملات میں مختلف ہوں گے۔

دوست بنانا

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو آپ سے بالکل مختلف ہے اُسے آپ اپنا دوست آسانی سے بناسکتے ہیں؟ ذیل کی کہانی پڑھیے:

سمن کی ماں وقار آباد کے مصروف موڑ پر ترکاری کی ایک دکان چلاتی ہے۔ سمن دکان میں اپنی ماں کی مدد کرتا ہے اور اُسے ”ترکاری والا“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-2020

- وہ کس قسم کے گھر میں رہتے ہیں۔
- آپ دیکھے ہوں گے کہ دونوں میں اور بھی اختلافات ہیں۔
- ترکاری والا سمن سکول نہیں جاتا۔ وہ ترکاری فروخت کرتا ہے۔ وہ اسکول کیوں نہیں جاتا آپ کی کیا رائے ہے؟
- اگر وہ اسکول جانا چاہے تو اُسے کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

ہندوستان میں تکشیریت

ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں مختلف صلاحیتوں، زبانوں، ثقافتوں، مذاہب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی مل جل کر رہتے ہیں۔ ایسی تکشیریت سے زندگی بااثروت اور مختلف ہوتی ہے۔ ہندوستان میں 29 ریاستیں ہیں۔ ہر ریاست میں اُس کی اپنی زبان، ثقافت اور غذا کیں وغیرہ مخصوص ہوتی ہیں۔ ایک ریاست کے اندر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو مختلف زبانیں بولنے ہوئے، مختلف مذاہب کو مانتے ہوئے، مختلف قسم کے کھانوں کو کھاتے ہوئے، مختلف قسم کے تہواروں، عیدین کو مناتے ہوئے اور ہمہ قسم کے کپڑے پہننے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ لوگ بذریعہ ایک دوسرے کے لباس، غذاوں، تہواروں، زبان اور مذہبی تصورات کو اپنانے لگتے ہیں۔ اس سے ہر فرد کی زندگی بااثروت اور زیادہ تکشیری ہونے لگتی ہے۔ آپ اس نوع کی مثالیں اپنے پڑوس سے دے سکتے ہیں۔

- ایسی غذائی اشیاء کی فہرست بنائے جن کا استعمال آپ موجودہ دور میں کر رہے ہیں لیکن آپ کے دادا دادی نے ان چیزوں کا استعمال نہیں کیا ہوگا۔

کے دن کر کر کھلیتے ہیں طالب علم سمن، ترکاری کے سمن کو ان کے ساتھ کھلینے کی دعوت دیتا ہے۔ ترکاری والا سمن اچھی فیلڈنگ کرتا ہے۔ وہ ازراہِ مذاق کہتا ہے کہ ترکاریوں کو زمین پر ذرا بھی گرنے نہیں دیتا۔ اس طرح سے میری کرکٹ کی مشق ہوتی رہی۔

چند ہفتوں کے بعد جب طالب علم سمن ترکاری والے سمن سے ملا تو اسے بہت بے چین بنایا۔ اُس نے پوچھا ”کیا ہوا؟“، ”بلدیہ کے لوگ اس جگہ کو خالی کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں کیوں کہ یہ دراندازی ہے۔ وہ ہمیں بڑے بازار میں چلے جانے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ ہم بہت غریب ہیں اور وہاں کا اتنا زیادہ کرایہ ادا نہیں کر سکتے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اب ہم کہاں جائیں گے۔“ ترکاری سمن نے کہا طالب علم سمن فکر مند ہوتے ہوئے گھر واپس ہوا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کس طرح اپنے دوست کی مدد کرے گا۔ دو دن کے بعد جب وہ ترکاری خریدنے گیا تو وہاں پر دکان نہیں تھی۔ اُسے بتایا گیا کہ بلدیہ نے دراندازی کے تمام مقامات کو صاف کر دیا ہے۔ طالب علم سمن غمگین ہو گیا۔ دونوں سمن میں کئی اختلافات تھے۔ اُن کی مادری زبان، اُن کی ریاستیں، کام اور ان کی زندگی کے موقع مختلف تھے۔ اس کے باوجود وہ دوست ہو گئے۔

- کیا آپ دونوں کے اختلافات کو درج کر سکتے ہیں؟
- بہار کے لوگوں کے تہواروں (یادوسری ریاست) اور ان کی غذاوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔
- طالب علم سمن کس قسم کا کھانا کھاتا ہے۔ اور وہ کون سے تہوار مناتا ہے۔

اوّقات وہ تجارت کی غرض سے سفر کرتے رہے۔ بعض اوّقات وہ سیلا بول، قحط سالی، بیماریوں کی وجہ سے اپنے گھروں کو چھوڑتے رہے۔ بعض لوگ جنگوں اور معرکہ آرائیوں کی اپنے مقامات کو چھوڑتے رہے۔ وہ اپنے ساتھ اپنی زبانیں، مذاہب اور تہذیبوں کو نئے مقام پر لاتے رہے اور وہ نئے مقام پر بھی اُن پر کاربند رہے۔ بتدریج وہ اُس علاقے کے باشندوں میں خلط ملٹ ہوتے رہے۔ مقامی لوگوں کی بہت سی چیزوں کو اپناتے رہے اور اپنی بہت سی چیزوں کا درس انہیں دیتے رہے۔ ذیل کے حصے میں ہم مشاہدہ کریں گے کہ مختلف مقامات پر رہنے والوں کی زندگی تکشیریت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہی۔

- 12 ویں سبق میں ہندوستان کے نقشے کو دیکھیے جس میں ریاستوں اور مرکزی علاقوں کو دکھایا گیا ہے۔ اور تلنگانہ، جستھان اور سکم کی ریاستوں کی انشادہ بھی بیجیے۔

تھار ریگستان:

تھار ریگستان ہندوپاک کی سرحد پر واقع ہے۔ اس کا ایک بہت بڑا حصہ ریاست راجستھان کے مارواڑ کے علاقے میں ہے۔ اس مقام پر بہت کم بارش ہوتی ہے۔ وہاں بڑی دریائیں نہیں ہیں۔ نیتھاً وہاں بہت کم درخت ہیں اور چند ایک فصلیں ہوتی ہیں۔ وہاں صرف گھانس ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ بھیر کر بیوں اور اونٹوں کو چراتے ہیں۔ اُن پر احصار کرتے ہیں۔ عام طور پر چواہے اپنے جانوروں کے ساتھ کئی ریاستوں کا دورہ کرتے ہیں اور بارش کے موسم سے پہلے تھار کو لوٹ آتے ہیں۔



شکل 15.2 تھار ریگستان

اشیاء	وہ کہاں سے آئی ہیں؟
غذا	
لباس	
کھلیل	
تہوار	

اب ہم دور دراز ریاستوں کی مثالوں کی مدد سے یہ دیکھیں گے کہ اس نوع کی تکشیریت کس طرح رونما ہوتی ہے۔ ہماری ریاست کے لوگوں میں بھی ہم وسیع تنوع کو دیکھ سکتے ہیں۔ خود یہ کتاب بھی ہماری ریاست میں بولی جانے والی سات زبانوں میں شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کئی قبائلی گروہ ہیں۔ جو اپنی زبانیں بولتے ہیں اور بالکل مختلف طرز کی زندگی گذارتے ہیں۔ ریاست کے مختلف حصوں میں کئی خانہ بدوش قبائلی گروہ جیسے لمبڑا اور بخارے بھی زندگی گذارتے ہیں۔ گولکنڈہ کے سلاطین اور نظاماموں کے دور میں کافی دور دراز کے علاقوں جیسے سمرقند، بخاراء، ایران اور ترکی سے آ کر، حیدر آباد، سکندر آباد اور ریاست کے دیگر حصوں میں بس گئے۔ افریقی نسل کے غلام کثیر تعداد میں حیدر آباد لائے گئے۔ حیدر آباد کی بعض کالوںیاں جیسے جیشی گوڑہ کا نام انہی کے نام پر رکھا گیا۔ دوسرے لوگوں کے ارتباط سے ان مختلف النوع لوگوں نے تلنگانہ کو ایک منفرد اور متنوع تہذیب تشكیل دیا۔ اس لئے تلنگانہ میں مخصوص انداز کی تلگو، ہندی اور اردو زبان (جو کئی بھی کہلاتی ہے) پائی جاتی ہیں جو ملک کے دوسرے علاقوں میں بولی جانے والی ان ہی زبانوں سے مختلف ہیں۔ حیدر آباد اور تلگوشاعری کا بڑا مرکز رہا ہے۔ اس طرح لوگوں میں تنوع اور اختلافات کے نتیجے میں ایک شاندار تہذیب وجود میں آئی۔ جس میں کئی مذاہب مختلف تہوار، روایات و تمدن، لباس کے انداز، مختلف غذا میں، کئی قسم کے طرزِ تعمیر اور عمارات کے نمونے شامل تھے۔

☆ تکشیریت کیسے رونما ہوتی ہے؟

ہر دور میں لوگ نئی زمینیوں کی تلاش میں سرگردان رہے اور نئے مقامات پر قیام پذیر ہوتے رہے۔ بعض



شکل 15.3 جیسلمر کا قلعہ

چنوں کے ساتھ کھاتے رہے۔ ترکاریاں جودرختوں (سگری) اور خاردار جھاڑیوں سے حاصل ہوتی تھیں انہیں بھی استعمال کرتے رہے۔ انہیں خشک کر کے سال بھر کھایا جاتا تھا۔ البتہ آج آپ کو ہر قسم کی غذا کیں جیسے اڈی، سانبر، پیز اور آئسکریم بھی مل جاتی ہیں۔

اس علاقے کے مولیٰ بھی بہت اچھا دودھ دیتے ہیں جس سے لذیذ مٹھائیاں بنتی ہیں۔ خاص طور پر بیکانیر میں جوانی مٹھائیوں کے لیے بہت شہرت رکھتا ہے۔ وہ تمام لوگ جو تھار کو آئے تھے وہ نئے ہنر اور نیا طرزِ لباس اور غذائی چیزیں اپنے ساتھ لائے۔ آج ہزارہا سیاح ساری دنیا سے تھار ریگستان کی ٹکشیریت سے لطف اندوڑ ہونے آتے ہیں۔

سکم

سکم ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ہمالہ کی پہاڑیوں کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ ہمالہ کی ایک اوپرخی چوٹی کنچن جگا سکم میں واقع ہے۔ اس علاقے میں وادیاں، پہاڑیاں، بر فیلے تالاب اور گھنے جنگلات ہیں۔ یہ سال بھر سرد رہتا ہے اور موسم سرما میں یہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ یہاں مانسون میں زبردست بارش ہوتی ہے اور اسی

بہت سے سوداگر ایران اور افغانستان سے آتے ہیں۔ یا ان ممالک کو جاتے ہیں تو وہ اس ریگستان سے گذرتے ہیں۔ وہ مناسب مقامات پر آرام کرنے کے لیے ٹھہرتے ہیں۔ بہت سے زائرین گجرات میں واقع دوار کا یا عربستان کے مکہ یا مدینہ یا جمیر اور پیشکر تالاب کو اس علاقے سے ہوتے ہوئے جاتے تھے۔ یہ مقامات آہستہ آہستہ اہم شہروں جیسے جیسلمر، بیکانیر، جودھ پور میں تبدیل ہو گئے۔ اس طرح صدیوں سے کئی مذاہب کے لوگ جیسے بوہرہ، سنی، شیعہ مسلمان، جین مت کے پیرو، شیوه، ویشنوا اور سکھ انہیں شہروں میں قیام پذیر ہو گئے۔ اسی طرح ان علاقوں سے بہت سے مارواڑ کے تاجر سارے ہندوستان میں پھیل گئے اور کئی مقامات پر سکونت پذیر ہو گئے۔ ان علاقوں میں برصغیر کے علاقوں کے کئی بادشاہوں نے اپنی سلطنتیں قائم کیں۔ ان تمام لوگوں نے بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے پیچیدہ نظاموں اور ریگستانی مٹی میں کاشتکاری کو فروع دیا۔ جس کی وجہ سے یہ ریگستان دنیا کا سب سے گنجان آبادی والا ریگستان دنیا کا سب سے گنجان آبادی والا ریگستان بن گیا۔

ابتداء میں لوگ باجرہ کی روٹی اور سبز چنے یا کالے

وادی سے کئی دریاں میں بہتی ہیں۔

سکم، ہندوستان، نیپال، بھوٹان، تبت (چین) کی سرحدوں کے درمیان واقع ہے۔ اس لیے ان تمام علاقوں کے لوگ یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ ان میں چند نیپالی، تبتی اور بھوٹانی ہیں۔ سکم میں تقریباً گیارہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ وہ بت کے لاماؤں سے تقریباً تعلقات رکھتے ہیں۔ جنہوں نے اس علاقے میں بدهمت کوروسناس کیا۔ انہوں نے سکم میں کئی خوبصورت خانقاہیں تعمیر کیں۔

سکم 1975ء تک ایک آزاد ملک تھا۔ اس پر چوگیا لس پادشاہ حکومت کرتے تھے۔ اس سال سکم ہندوستان کا ایک حصہ بن گیا اور ایک جمہوری حکومت قائم کی گئی۔

تھار اور سکم دونوں ہندوستان میں ہیں۔ تھار ایک ریگستانی علاقہ میں ہے۔ جب کہ سکم ہمارے میں واقع ہے۔ مختلف النوع ثقافتوں کے اثرات صرف اپنی ہی کا حصہ نہیں ہیں۔ موجودہ دور میں بھی کام کے لیے لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کو منتقل ہوتے ہیں۔ ہر منتقلی سے ہماری ثقافتی روایتیں اور طرز زندگی بتدریج نئے مقام کا حصہ بن جاتی ہے جہاں ہم رہتے ہیں۔ اس طرح ہمارے پڑوس میں ہم مختلف کمیونیٹیوں کے افراد کے درمیان میں رہتے ہیں۔ ہماری روزمرہ زندگی میں ہم مل جل کر کام کرتے ہیں۔ روایتیں، رسم و رواج ہماری زندگی کے عمل کا حصہ بن جاتی ہیں۔



شکل 15.4 رملک خانقاہ



شکل 15.5 کنچن جنگا

پانڈیچری

پانڈیچری ہندوستان کے جنوب مشرقی ساحل پر واقع ایک مرکزی زیر انتظام علاقہ ہے۔ کئی یوروپی کمپنیاں جیسے ڈچ، پرتگالی، انگریز اور فرانسیسی پانڈیچری کی طرف راغب ہوئے اور انہوں نے کئی تجارتی کوٹھیاں اور چھوٹی کالوںیاں تعمیر کیں۔ وقت کے گذرتے فرانسیسیوں نے اس علاقہ پر اپنا مکمل غلبہ قائم کیا جو 1954 تک جاری رہا جبکہ پانڈیچری کے لوگوں نے ہندوستانی یونین میں شامل ہونے کے لئے ووٹ دیا۔ پانڈیچری میں اسی لئے ٹالی اور دیگر زبانوں کے بولنے والے لوگوں کے ساتھ ساتھ فرانسیسی زبان بولنے والے لوگ بھی کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف جاری تحریک آزادی کے دوران کی مجاہدین آزادی کو پانڈیچری نے پناہ فراہم کی۔ مثلاً تامناؤ کے عظیم قومی شاعر سبراہمنیا بھارتی اور ارو بندو گھوش جو بنیادی طور پر بنگال کے ایک انقلابی قوم پرست تھے اور آخر کار جدید ہندوستان کے روحانی رہنماءں کراہ برے۔ ان کے کئی شاگرد سارے ہندوستان سے یہاں آ کر مقیم ہو گئے۔ ارو بندو گھوش اور ان کی فرانسیسی شاگرد ”دی مڈ“ نے ارو بندو آشرم قائم کیا۔ بعد میں مجلس اقوام متحده کے تعاون سے وہاں ایک بین الاقوامی گاؤں ”ارو یلی“ قائم کیا گیا تاکہ امن اور عالمی تعاون کے پیام کو پھیلایا جائے۔ اس طرح پانڈیچری ایک ایسے مقام کی مثال ہے جہاں نہ صرف ہندوستان کے

یادگار میں اعزاز کے طور پر تیار کیا گیا۔

جدوجہد آزادی کے دوران تیار کیے گئے گیت اور عالمین ہمارے ملک کے عظیم ورشہ کی یاد دہانی کرواتے ہیں۔ کیا آپ ہندوستانی جھنڈے کی کہانی جانتے ہیں؟ برطانوی دور کے خلاف احتجاج کے لیے علامت کے طور پر عوام نے ہر مقام پر اس کا استعمال کیا۔

جو اہر لال نہرو نے اپنی کتاب بھارت کی کھوج میں بیان کیا ہے کہ ہندوستانی بھقتوں کو یہ ورنی طور پر لا گوئیں کیا گیا ہے بلکہ یہ اندر ورنی طور پر تھی۔ یہاں عقاقد میں رواداری اور تہذیب پر عمل کیا گیا اور تنوع کو تسلیم کرتے ہوئے انکی حوصلہ افزائی بھی کی گئی۔

نہرو نے فقرہ ”کثرت میں وحدت“ کا استعمال بھی ملک کی ترجمانی کے لیے کیا ہے۔

☆ ہندوستان کے قومی ترانہ کو رابندر ناتھ ٹیگور نے تدوین کیا ہے۔ یہ ہندوستان کی بھقتوں کے انہمار کا ذریعہ ہے۔ کس طرح قومی ترانہ میں بھقتوں کا انہمار کیا گیا ہے۔



شکل 15.6: ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو یوم آزادی کے موقع پر لال قلعہ سے قوم کو خطاب کرتے ہوئے۔

کلیدی الفاظ

لاما	تکشیریت
محب وطن	نوآبادیاتی

متتنوع ثقافتیں فروع غپائیں بلکہ دنیا کے ہر علاقے کے لوگ وہاں انسانیت کے اتحاد کے مقصد سے آتے تھے۔

کثرت میں وحدت

چھپلے کئی صد یوں سے ہندوستان مشترک تہذیب، کشیرناہب اور سیاسی نظام کا حامل کثرت میں وحدت والا ملک بن کر ابھرا ہے۔ یہی تاریخی کثرت میں وحدت والا نظام ہندوستانی عوام کو ایک قوم کی طرح باہم متعدد ہو کر برطانوی حکومت کے خلاف لڑنے میں مددگار ثابت ہوا۔ اسی عوامی جدوجہد کو قومی تحریک کا جاگتا ہے۔

Don't forget the days of blood, Ofriend

In the midst of your happiness

remember to shed a tear for us

The hunter has torn away every
single flower

Do plant a flower in the desert
garden dear friend

Having fallen to bullets we slept in
Jallianwalla Bagh

Do light a lamp on this lonely grave
O friend

The blood of Hindus and Muslims
flows together today

Do soak your robe in this river of
blood dear friend

Some rot in jails while others lie in
their graves

Do shed a few tears for them O
friend.

Indian People's Theatre Association (IPTA)

یہ گیت امرتسر میں جلیان والہ باغ کے قتل عام کے بعد گایا گیا۔ جس میں برطانوی جزل نے پر امن لوگوں کے کشیر اجتماع پر فائزگ کی تھی جس میں کئی لوگ مارے گئے اور کشیر تعداد میں لوگ زخمی بھی ہو گئے۔ مردا اور خواتین، ہندو، سکھ اور مسلم، امیر اور غریب برطانوی حکومت کے خلاف احتجاج کے لیے جمع ہوئے تھے۔ اس گیت کو ان بہادروں کی

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. دو مشاہیں دیکھیے جن سے آپ کے پڑوسن کی تکشیریت کا اظہار ہوتا ہے۔ (AS1)
2. ایک جدول بنائیے جس میں مختلف مذاہب کے یکساں نکات کو پیش کیا جائے جن سے اتحاد نمایاں ہوتا ہے۔ (AS3)
3. آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قومی کھلیوں کے انعقاد سے کثرت میں وحدت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ (AS6)
4. تھواروں کی ایک فہرست تیار کیجئے جو آپ کے محلے میں منائے جاتے ہیں۔ کن تھواروں میں مختلف علاقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے حصہ لیتے ہیں؟ (AS6)
5. ہندوستان میں تکشیریت کی شاندار میراث کے ساتھ رہنے سے آپ کی زندگی میں توانائی پیدا ہوتی ہے۔ (AS6)
6. صفحہ نمبر 134 کے پہلے پیر اگراف کا مطالعہ کیجئے اور اس پر بصرہ کیجئے۔
7. تصویریں جمع کیجیے اور مختلف مقامات سے تعلق رکھنے والے مجاہدین آزادی کے کارناموں کا احاطہ کرتے ہوئے اُن کی سوانح عمری پر ایک کتاب تیار کیجئے۔ (AS3)
8. ایک ورقیہ میں ہندوستان کی تکشیریت میں وحدت سے متعلق تصویروں کو اُتاریے۔ (AS6)
9. مندرجہ ذیل جدول کی خانہ پری کیجئے۔ (AS3)

دost (تائیش)	دost (تذکیر)	خود	اشیا	سلسلہ نشان
.....		غذا	.1
			لباس	.2
			مکان	.3
			مادری زبان	.4
			نڈھب	.5
			تھوار	.6
			دیگر	.7

- ♦ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مندرجہ بالا امور میں فرق آپ کی دوستی کے لیے رکاوٹ ہے؟ جواز پیش کیجئے۔
10. ہندوستان کے نقشہ میں ان مقامات کی نشاندہی کیجئے۔ (AS5)
 - (الف) تھار ریگستان
 - (ب) سکم
 - (ج) پانڈیچری
 - (د) کیرالا
 - (ه) تلنگانہ
 - (و) پنجاب

جنسي مساوات کی سمت

تلنگانہ میں ملازمت کرنے والی خواتین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ آج کل خواتین کی ایک کثیر تعداد عوامی زندگی میں حصہ لے رہی ہے۔ جیسے انتخابات میں حصہ لینا اور مردوں کے شانہ پہ شانہ خاندانی و دیگر معاملات میں اہم فیصلے کرنا۔ مختلف امور میں خواتین کی مجموعی طور پر شرکت داری و جہد مسلسل اور 1980 اور 1990 کی دہائیوں کے درمیان حکومت کی موافق پالیسیوں کی بدولت یہ ممکن ہو پایا۔ اس کے باوجود تلنگانہ کی خواتین کی زندگی کے ہر شعبہ میں مساوات کے حصول اور سماج میں اپنی حیثیت کو منوانے کے تین اپنے نصب العین سے کوسوں دور ہیں۔ مثلاً نوجوان لڑکیوں میں بہت کم تعداد ایسی ہے جو بہتر طور پر زندگی گزارنے کے قابل ہیں۔ ہم اس باب میں ان اہم نکات پر بحث کریں گے جو ریاست تلنگانہ کے مردوں خواتین کے مساوات سے مربوط ہیں۔

کیا خواتین قدرتی طور پر اسے پسند کرتی ہیں؟ بعض لوگ محسوس کرتے ہیں کہ عورتیں قدرتی طور پر جسمانی لحاظ سے مردوں کے مقابل کمزور ہوتی ہیں۔ ان میں محبت اور درمندی کا جذبہ ہوتا ہے۔ اُن کا مزاج لڑائی کا متحمل نہیں ہوتا۔ وہ جسمی طور پر پکوان، صاف صفائی، سینے پرونے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ایک اور خیال یہ ہے کہ اُن کی مردوں کی جانب سے حفاظت کی جائے۔ عورتیں بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں۔ وہ اُن سے بے پناہ پیار کرتی ہیں۔ عورتیں سارا گھر یلو کام کرتی ہیں۔ وہ قدرتی طور پر ایسے کاموں کے لیے موزوں ہوتی ہیں۔ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں اس کی وجہات بتائیے۔

افراد کی نظرت کے متعلق کچھ خیالات درج کیے جاتے ہیں۔ کیا آپ بتاسکتے ہیں کہ یہ صرف مردوں پر صادق آتے ہیں یا صرف عورتوں پر منطبق ہوتے ہیں یا پھر یہ دونوں کے لیے موزوں ہیں۔ جماعت کا ہر طالب علم خود سے اس جدول کو بھرے۔

- کیا آپ ان خواتین کے متعلق جانتے ہیں جو کھیتوں، صنعتوں یا دفاتر میں کام کرتی ہیں؟ ان کے روزمرہ کے کام اور درپیش مسائل کے بارے میں معلوم کیجیے۔
- ان کا مول کی فہرست بنائیے جنہیں مردوں خواتین علاحدہ طور پر انجام دیتے ہیں۔

خواتین کے بارے میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ صاف صفائی، پکوان، دھونے دھلانے، بچوں کی دلیکھ بھال وغیرہ کا کام کریں۔ مرد کھیتوں، کارخانوں میں یا خرید و فروخت کرتے ہیں۔ خواتین مردوں اور اُن کے رشتہ داروں کے کہنے پر عمل کرتی ہیں۔ کئی خاندانوں میں عورتیں بھی باہر جا کر کام کرتی ہیں۔ انہیں بہت سا گھر یلو کام کا ج بھی کرنا پڑتا ہے۔ بعض خاندانوں میں مرد شراب پی کر گھر آتے ہیں۔ بیوی بچوں کو مارتے ہیں۔ عورتوں سے توقع رکھی جاتی ہے کہ اس ظلم کو خاموشی سے برداشت کرے

دوفوں	مرد	خواتین	خصوصیت
			.1 بہادر، جاہیت پسند، لڑائی میں بہتر
			.2 تعقل پسند، حساب اور سائنس میں بہتر
			.3 فنکارانہ، مصوری، رقص اور موسیقی
			.4 محنتی، تعلیم میں اچھی
			.5 طاقتور، سخت کام کرنے میں بہتر
			.6 کمزور، ہلکے ہلکے کام میں بہتر
			.7 جذباتی، رونا دھونا - غیر عقلی غصہ
			.8 شرم و حیا، کھل کر سامنے آنے کو پسند نہیں کیا جاتا
			.9 بال تو نی، ہمیشہ بک بک کرنا
			.10 کم آمیز، بہت کم گفتگو کرنا اور خاموش رہنا
			.11 محبت کرنے والا، یمار کی تیمارداری اور بچوں کی دیکھ بھال کرنا
			.12 دراز قد اور زور آور - کھیلوں کے لیے بہتر
			.13 لباس زیب تن کرنا

- ساری جماعت کی جدول کی تکمیل کے بعد اس تاد تجھے سیاہ پر طلباء کے اکثریتی رجحانات کو لکھے۔
- ہر خصوصیت پر بحث کیجیے اور کس حد تک اکثریت کے خیالات صحیح ہیں مثالوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

مرد بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ بعض مقامات پر مرد یہ کام بڑی خوبی سے انجام دیتے ہیں لیکن ہم اس خیال کے عادی ہو گئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ کردار صرف عورت ہی نہیں کرتی ہے۔ انہیں یہ خصوصیات خواتین کے لیے قدرتی نہیں ہیں۔ انہیں صدیوں سے یہ کام تفویض کیا گیا ہے۔ بعض خواتین اس کام کو انجام دیتی آرہی ہیں۔ ہم اُسے فطری خیال کرنے لگے ہیں۔ انہیں سماج نے بنایا ہے۔ بر سہابر سے ہم اس سماجی ماحول میں رہ رہے ہیں جس میں مردوں کی حمایت کی جاتی ہے اور مرد نام وسائل پر دسترس رکھتے ہیں۔ اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں گے تو پتہ چلے گا کہ بہت سے حکمران، کئی مذہبی رہنماء اور قانون سازی

اگر آپ ان خصوصیات کی گہرائی میں جائیں گے تو وہ مردوں اور عورتوں پر یکساں صادق آتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کو معلوم ہو گا کہ مرد اور عورتیں بہادر اور بزدل ہوتی ہیں۔ بہت سے مرد زیادہ محبت اور دیکھ بھال کرنے والے ملیں گے۔ ہم بعض خصوصیات مردوں اور بعض عورتوں پر منطبق کرتے ہیں۔ حالانکہ نفسیاتی طور پر ان میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ مردوں اور عورتوں کی جسمانی ساخت الگ ہوتی ہے۔ عورتیں حاملہ ہوتی ہیں اور ابتدائی مہینوں میں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔ اُس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتیں ہی صاف صفائی کر سکتی ہیں۔ بچوں کو نہ لہاتی ہیں۔ کپڑے دھوتی ہیں اور ان کے لیے کھانا پاکتی ہیں۔

- لڑکوں کو ایسا لباس پہنایا جاتا ہے جس سے وہ با آسانی بھاگ، چڑھ سکتے ہیں۔ یا آزادانہ طور پر چل پھر سکتے ہیں۔ لڑکیوں کے سارے بدن کو ڈھانٹا جاتا ہے۔ ان کی نقل و حرکت پر روک لگائی جاتی ہے۔
- لڑکوں کو کھانا پہلے دیا جاتا ہے وہیں پر لڑکیوں کو بچا ہوا کھانا دیا جاتا ہے۔
- لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے، اسکوں جانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کو روک دیا جاتا ہے اور پڑھنے کے لیے مناسب وقت بھی نہیں دیا جاتا۔
- لڑکوں کی بُنُدُت چند ایک لڑکیوں ہی کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجا جاتا ہے۔
- جب لڑکے بیمار ہوتے ہیں تو فوراً ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ جب کہ لڑکیوں کے بیمار ہونے پر مناسب طینی نگہداشت نہیں کی جاتی۔
- لڑکوں کے لیے کئی پیشیوں کے بارے میں منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ لڑکیوں سے کہا جاتا ہے کہ ان کی شادی کر دی جائے گی اور وہ گھر یلوں ندی گزاریں گی۔

چند لڑکیاں، چند خواتین:

اس امتیازی سلوک کے دردناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملک کی آبادی میں خواتین کا تناسب مسلسل کم ہو رہا ہے۔ 1951ء کے اعداد و شمار کے مطابق 1000 مردوں کے لیے 946 خواتین ہی تھیں۔ 1981ء تک گھٹ کر 1000 مردوں کے لیے 934 خواتین رہ گئیں۔ 2011ء کے آتے آتے اس میں اضافہ ہوا اور 1000 کے لیے 940 خواتین رہیں۔ ہماری ریاست تلنگانہ کی صورتحال پر غور کیجیے۔ 1991ء میں 1000 مردوں کے مقابل 969 خواتین تھیں۔ حالت میں کچھ سدھا رہا اور 2011ء میں 988 خواتین 1000 مردوں کے مقابل تھیں۔ ہماری ریاست جنپی شرح کے اعتبار

کرنے والے سب مرد ہی تھے۔ انہوں نے ایسے قوانین بنائے کہ خواتین کو محکوم کردار دیا گیا۔ ان پر مردوں کا غلبہ رہا۔ ایسے جیسے زمین یا مویشیوں پر ہتا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں دو قسم کا فرق پایا جاتا ہے۔ قدرتی و طبعی فرق۔ لیکن اس سے عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک نہیں کیا جانا چاہیے۔ دوسرا فرق سماج کا پیدا کردہ ہے۔ جہاں عورتوں کو مردوں کا محکوم بنایا گیا۔ ان کے ساتھ غیر مساویانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ ایسے اختلافات جن سے عدم۔ مساوات پیدا ہوتی ہے۔ انہیں سماج کے پیدا کردہ اختلافات یا جنسی تفریق سے موسوم کیا جاتا ہے۔

لڑکے اور لڑکیوں کی پروژش
ان کی پیدائش سے لے کر لڑکے اور لڑکیوں کی پیدائش امتیازی نوعیت کے تصورات کے تحت کی جاتی ہے۔ یہاں چند بیانات درج کیے جاتے ہیں۔ کس طرح لڑکے اور لڑکیوں کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ ان میں کس حد تک سچائی ہے۔ کیوں چند خاندانوں میں ایسا ہوتا ہے؟

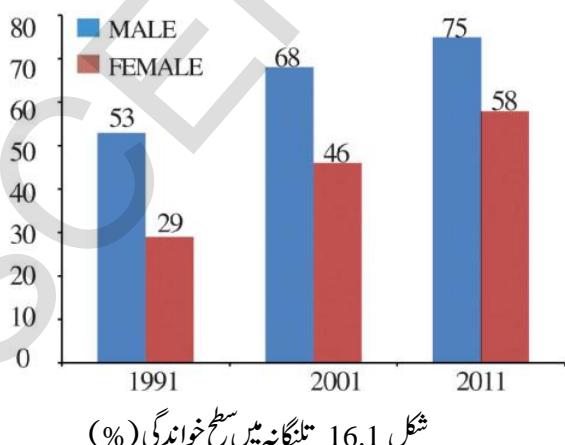
• لڑکے کی پیدائش پر گھروں میں خوشیاں منائی جاتی ہیں جب کہ لڑکی کی پیدائش کو خاندان کے لیے بوجھ تصور کیا جاتا ہے۔

• لڑکوں کو باہر جانے اور دوست بنانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ انہیں آزادانہ طور پر کھلینے پر مائل کیا جاتا ہے۔ لڑکیوں کو گھر میں رہنے اور کام کا ج کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

• لڑکوں کو کھلونے جیسے بندوق، کار، ٹرک وغیرہ سے کھلینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ لڑکیوں کو گھر میں گڑیوں، باور چی خانے سے متعلق یا گھر یلوں ایسا سے کھلینے کی تائید کی جاتی ہے۔

ریکوں کے بار (Bar) خواندہ افراد کے تناوب کو ظاہر کرتے ہیں۔ 7 سال سے زیادہ عمر والے زکور و اناث اپنی مادری زبان میں پڑھ لکھ سکتے ہیں۔ ریاست تلنگانہ میں خواتین کے بہ نسبت خواندہ مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ 1991 کی مردم شماری کے مطابق ریاست تلنگانہ میں 100 خواتین کے مجملہ صرف 28 خواتین خواندہ تھیں۔ جب کہ یہ شرف 2011 کی مردم شماری کے مطابق 58 تک تجاوز کر گئی ہے۔ اس عرصہ میں خواندہ مردوں کی تعداد 52 سے 75 ہو گئی ہے۔ آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان میں خلابتدر تجھٹ رہی ہے۔

ہمارے ملک ہندوستان میں ریاست تلنگانہ آندھرا پردیش کا تعلیمی نظام وسیع ہے۔ تقریباً 1.50 کروڑ طلباء ایک لاکھ سے زائد اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بچوں کا ترک مدرسہ کرنا ایک سمجھنے مسئلہ ہے۔ 30 سال قبل یہ مسئلہ بالخصوص بڑیوں کے معاملے میں انتہائی شدت اختیار کر چکا تھا۔ مثلاً اسکول جانے والے بڑیوں کی تعداد 100 تھی تو ان میں 65 سے زائد بڑیاں جماعت پنجم کے بعد تعلیم کو جاری نہیں رکھ پا رہی تھیں۔ تقریباً بڑیاں اندر میڈیٹ تک کی تعلیم مکمل کر رہی تھیں۔ عدم مساوات کا دوسرا پہلو خواتین کی سطح خواندگی میں کمی ہے۔ بڑیوں کو اسکول جانے کی ترغیب نہیں دی جاتی اور انہیں گھر کے کام کا ج یا پھر دکانوں و کھیتوں میں کام کے لیے رکھا جاتا ہے۔



سے سارے ملک میں ایک بہترین ریاست ثابت ہوئی۔ لیکن ہر چیز ہمارے ملک میں بہتر نہیں ہے۔ چھ سال کی عمر کے بچوں میں ایک ہزار بڑیوں کے لیے بڑیوں کی تعداد گھٹ رہی ہے۔ آپ اسے ذیل کے جدول میں دیکھ سکتے ہیں:

سال	بڑیوں کے	بڑیوں
1991	1000	978
2001	1000	963
2011	1000	933

اس کا مطلب یہ ہے کہ حالت میں سدھائیں۔ اخحطاط ہو رہا ہے۔ عام طور پر بڑیوں کے اور بڑیوں کی پیدائش مساوی تعداد میں ہونی چاہیے۔ بڑیوں کا تناوب کم ہوتا اس کا مطلب یہ ہے کہ بڑیاں اور خواتین صحت مند زندگی نہیں گذار رہی ہیں۔ وہ مردوں سے پہلے فوت ہو رہی ہیں۔ اُن کا تناوب دن بہ دن کم کیوں ہوتا جا رہا ہے۔

اس کی کئی ایک وجہات ہو سکتی ہیں۔ چند خاندانوں میں نوجوان بڑیوں کو مناسب مقدار میں تغذیہ بخش غذا حاصل نہیں ہوتی اور وہ اگر بیماری میں مبتلا ہو جائیں تو جیسے کے قابل نہیں رہتیں۔ چند خاندانوں میں بڑیاں صرف امتیاز کی شکار ہیں۔ انھیں علاج و معالجہ کی سہولت نہیں رہتی۔ مادہ جنین کشی کی وجہ سے حالیہ دنوں میں بڑیوں کا تناوب بھی گھٹتا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تکنالوژی کی پیشرفت جس کی وجہ سے لوگ صرف بڑیوں کو پیدا کر رہے ہیں۔

- ♦ اسامدہ اور والدین سے اپنے علاقے میں ہونے والے واقعات کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔ اپنی جماعت کی دیوار کے اخبار کے لیے ایک رو داد تیار کیجیے۔

سطح خواندگی میں فرق

اسکول جانا اور تعلیم حاصل کرنا ہم تمام کی زندگی میں ایک اہم بات ہے۔ ذیل میں دی گئی شکل 16.1 دیکھیے۔ دو مختلف

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے منت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

لڑکیوں) میں مساوی طور پر تقسیم کی جاسکتی ہے۔ عملی طور پر بہت کم لڑکیاں اپنے والدین کی جائیداد میں مساوی حصہ حاصل کر پاتی ہیں جو عام طور پر لڑکوں کو دیا جاتا ہے۔ سورتیں پیداواری ذرائع جیسے زمین، دکان یا کارخانے پر دسترس نہیں رکھتیں۔ وہ معاشی طور پر اپنے والد، شوہر، بیٹیوں یا بھائیوں پر انحصار کرتی ہیں۔ حالیہ دنوں میں تلنگانہ کے حالات نسبتاً بہتر ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 1980 میں جو قانون بنایا گیا اس کے رو سے آبا و اجداد کی جائیداد کو والدین لازمی طور پر بیٹی اور بیٹیوں میں مساوی طور پر تقسیم کریں۔ بے شک تلنگانہ تی ملک کی وہ پہلی ریاست ہے جہاں جائیداد کے تعلق سے اس طرح کا قانون بنایا گیا جو صرف امتیاز کو کم کرتا ہے۔

ملازمت

خواتین گھر سے نکل کر ملازمت کر رہی ہیں تا کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکیں۔ تلنگانہ میں متعدد خواتین زراعت اور دیگر عام ملازمتوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ ان میں ایک مختصر گروہ اپنے خود کے کاروبار کر رہی ہیں۔ ایسے غیر حفظ حالات میں خواتین نے ملازمت کو اپنایا۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ چند خاندانوں میں لڑکیوں کی پرورش کچھ اس انداز سے کی جاتی ہے کہ انہیں مناسب غذا نہیں دی جاتی اور وہ ناخواندہ رہ جاتی ہیں۔ اس لیے انہیں بہتر ملازمت نہیں ملتی۔ وہ اچھی تخلوہوں سے محروم رہتی ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ خاتون کو بھی پیشہ وار انہ ملازمت اختیار کرنے سے روکا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے گھر سے کام کے سلسلے میں دور رہنا پڑتا ہے۔ انہیں صرف جزویتی اور کم اہمیت والی ملازمت کی اجازت دی جاتی ہے۔ بہت سی خواتین جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتیں انہیں کھیتوں، معدنیات اور امیر لوگوں کے گھروں میں کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ کام بہت سخت اور دشوار گزار ہوتا ہے جس میں ان کی عزت کا تحفظ بھی نہیں ہوتا۔ انہیں تو ہیں اور گالیوں کا سامنا

ایسی لڑکیاں جو اسکول جاتی ہیں انہیں گھر پر پڑھنے کے موقع کم میسر ہوتے ہیں۔ کیوں کہ گھر پر بہت سارا کام ان کے ذمہ ہوتا ہے۔ اگر لڑکیاں اسکول جاتی بھی ہیں تو انہیں ریاضی اور سائنس جیسے مضامین اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جو عام طور پر لڑکوں کے لیے منتخب مضامین سمجھے جاتے ہیں۔ لڑکیوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ صرف ادب اور ہوم سائنس جیسے مضامین اختیار کریں۔ بہت سے ایسے اسکول ہیں جہاں لڑکوں کو ہوم سائنس جیسا مضمون منتخب کرنے سے باز رکھا جاتا ہے اور یہ مضمون منتخب کرنے کے لیے صرف لڑکیوں کو مجبور کیا جاتا ہے۔ اب صورتحال بہتر ہوئی ہے۔ ابھی بھی 1/6 وال حصہ (لڑکے اور لڑکیوں) جماعت پنجم کے بعد ترک تعلیم کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں لڑکیوں اور لڑکوں کے رجحان میں کوئی واضح یا نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔

- اگر آپ ایسے اسکول میں پڑھتے ہیں جہاں لڑکے اور لڑکیاں ہیں کیا آپ ایسی چیزوں کی فہرست بناسکتے ہیں جنہیں آپ امتیازی سلوک خیال کرتے ہیں۔

- جماعت کا ہر پچھے دو افراد (مردو خواتین) سے گفتگو کرے جو کچھ سالوں کے لیے اسکول میں تعلیم حاصل کیے۔ ان کے ترک تعلیم کرنے کی وجوہات معلوم کیجیے۔ تمام وجوہات پر کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔
- آپ کے محلے یا گاؤں کی کتنی ایسی لڑکیاں ہیں جو اس سال اسکول سے خارج ہو گئیں۔ وجوہات کا پتہ لگائیے اور کمرہ جماعت میں اس پر بحث کیجیے۔

جائیداد میں امتیازی سلوک

ہمارے ملک میں اراضیات اور کارخانے مردوں کے نام پر ہوتے ہیں۔ قانونی طور پر والدین کی ملکیت بچوں (لڑکے اور

- اگر ایسے کچھ اور لوگوں سے واقف ہو تو ان سے کیسا برتاؤ کیا جاتا ہے بحث کیجیے۔ ان کے کیا مسائل ہیں اور وہ کس طرح کماتی ہیں۔
- مانی جیسی خواتین کئی گھنٹے کام کرنے کے باوجود یومیہ سور و پیسے سے بھی کم کماتی ہیں اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟
- دیگر کون سے پیشے ہیں جنہیں عام طور پر خواتین اختیار کرتی ہیں؟ ان کے حالات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں کہ جماعت میں بحث کیجیے۔

چھلے کئی دہوں سے ملازمت کا منظر بتدریج تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سی خواتین نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور ایسی ملازمت کر رہی ہیں جو پہلے مردوں کے لیے محفوظ تھی جاتی تھیں۔ ریاست تلنگانہ میں 1980 سے تحفظات پالیسیوں کو جاری رکھا گیا ہے تاکہ خواتین کو تمام کالجوں میں داخلہ مل سکے اور سرکاری ملازمت حاصل ہو سکے۔ آج بہت سے نامور سائنسدان، ریاضی ذال، سفراء انجینئر وغیرہ خواتین ہیں۔ اب خواتین کو پولیس، فوج، بحریہ، ہوا سیئے میں ملازمت دی جا رہی ہے۔ آج بہت سی خواتین پائلٹ ہیں۔ آج بعض خواتین انجن کی ڈرائیور بھی ہیں۔ اس کے لیے خواتین نے سخت جدوجہد کی اور بہت سے پیشوں میں جنسی تعصبات کا حصار توڑا۔

کرنا پڑتا ہے۔ آئیے پڑھیں ہماری راجدھانی دہلی کی ایک گھریلو ملازمتی کیا کہتی ہے:

”میری پہلی نوکری ایک امیر خاندان میں تھی جو تین منزلہ عمارت میں مقیم تھا۔ ملکن کام کروانے کے لیے چیخ و پکار کرتی تھی۔ میرا کام باور پی خانے میں ہوتا تھا۔ وہاں صاف صفائی کے لیے دو اور لڑکیاں تھیں۔ ہمارا کام صح پانچ بجے سے شروع ہوتا تھا۔ ہمیں ناشتے میں دوسوچی ہوئی روٹیاں اور چائے دی جاتی تھی۔ تیسری روٹی کبھی نہیں دی جاتی تھی۔ جب میں شام میں کھانا پکاتی تھی تو دو صفائی کرنے والی لڑکیاں مجھ سے ایک اور روٹی کے لیے منت سماجت کرتی تھیں۔ میں انہیں چھپا کر روٹیاں دیتی تھی اور میرے لیے بھی روٹی لیتی تھی۔ مجھے گھر والی سے ڈرگتا تھا۔ میں خنکی اور بے عزتی محسوس کرتی تھی۔ کیا ہم سارا دن کام نہیں کرتے تھے۔ کیا ہم تھوڑے سے باعزت سلوک کے مستحق نہیں تھے؟“



شکل 16.2 سریکھایادو ہندوستان کی پہلی خاتون لوگو ڈرائیور

خواتین کا غیر تسلیم شدہ کام :

اگر ہم ایک خاتون کے کام پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ سدا کام کر رہی ہے۔ ان کا بہت سا کام غیر تسلیم شدہ ہے اور اُس کی اجرت بھی نہیں دی جاتی۔ وہ سخت محنت و جانشنازی سے کام کرتی ہیں۔ وہ کام غنیٰ رہتا ہے۔



شکل 16.3
اس تصویر کو دیکھیے۔

ایک خاتون اگر وہ ملازم بھی ہو تو یہ تمام امور اُس کو انجام دینے ہوں گے ان گھر بیلہ کام کا حج کو کیا ہم مزدوری میں شمار کریں گے؟

ونغیرہ۔ عورتیں یہ اور دیگر زراعت کے کام انجام دیتی ہیں۔ بہت سے کھیتوں میں دہقان عورتیں کام کرتی ہیں اور اُس کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ مردوں کا رخانوں اور شہروں میں کام کی تلاش میں چلے جاتے ہیں۔

بہت سی خواتین اپنے خاندان کے کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ انہیں اجرت نہیں دی جاتی۔ جب عورتیں دوسروں کے کھیتوں میں کام کرتی ہیں تو انہیں معاوضہ ملتا ہے۔ انہیں مردوں سے کم اجرت دی جاتی ہے۔

اگر آپ خواتین کے کام کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ گھر چلانے کے لیے کتنا سخت کام کرنا پڑتا ہے۔ اگر ان کے کام کی اجرت دی جائے تو کیسار ہے گا؟ (صف صفائی، پکوان، اچار ڈالنا، بچوں کی پرورش، بچوں کو پڑھانا، تیمار داری، کپڑے سینا، پانی بھرنا، راشن خریدنا وغیرہ) انہیں ہر ہمینہ کتنا معاوضہ ادا کرنا چاہیے؟

مگر حقیقت یہ ہے کہ خواتین کو اجرت دینے کے بجائے انہیں وقت پر کام نہ کرنے اور دوسروں کے ذوق و شوق کے مطابق کام انجام نہ دینے پر بر احتلا کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس بہت سا کام خود مرد کرتے ہیں۔ انہیں اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ان کی پیسوں پر دسترس ہوتی ہے اور وہ پیسہ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

- کیا آپ نیچے دی گئی خالی جگہ میں کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں کی تصویر اُتار سکتے ہیں۔ اُسے اپنے استاد کو دھلائیے۔

- آپ میں سے کتنوں نے کھیت میں کام کرنے والوں کی تصویر اُتاری ہے اور کتنوں نے دہقانی عورت کی تصویر کھینچی ہے؟ اور کتنے طالب علموں نے کھیتوں میں کام کرتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی تصویریں اُتاری ہیں؟

جب ہم کسان کہتے ہیں تو اس کا اطلاق عورتوں پر نہیں صرف مردوں پر کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دس کام کرنے والی عورتوں میں سے آٹھ کھیتوں میں کام کرتی ہیں۔ وہ زمین میں ہل چلاتی ہیں۔ وہ ختم ریزی کرتی ہیں۔ وہ گھانس صاف کرتی ہیں۔ وہ پودے لگاتی ہیں۔ فصلیں کاثتی ہیں۔ دھان صاف کرتی ہیں اور دیگر کئی کام انجام دیتی ہیں۔ بہت سی کھیتی باڑی کا کام عورتوں کے لیے مختص ہوتا ہے جیسے دھان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لگانا، موگنگ پھلی کے چھپلے نکالنا

لینے کے لیے بہت ساری خواتین اب آگے آ رہی ہیں۔ سبق 8 کی اس بات کو یاد کیجیے۔ کیسے اندر اپنی سیلف ہلپ گروپ سے قرض لے کر اپنی دکان (سوکھے مرچیوں کی) چلاتی ہے۔ گاؤں اور منڈلوں کی سطح پر خواتین اپنی سیلف ہلپ گروپس قائم کر رہی ہیں ان کا تعاون کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے خاندان کے لیے ذرائع پیدا کریں۔ ان میں بہت سی خواتین ایسی ہیں جو اپنے خاندان میں خاوند اور دیگر مرد حضرات کے ساتھ کرامہ فیصلے لیتی ہیں۔ اپنی مدد آپ گروپس میں شامل خواتین کو بھی اس بات کا موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ بھی اہم مسائل، سماج یا گاؤں کے مسائل پر بحث کر سکیں۔ سیاسی اداروں میں شرکت کے لیے بھی ان کا تعاون کرنا چاہیے۔ باوجود کئی مخالفوں کے خواتین ان نئی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھار رہی ہیں۔

کلیدی الفاظ

روزگار، خواندگی، حق جائیداد، جنسی تناسب،

♦ کیا آپ اپنی والدہ، بہن، بھاونج کے کام کی فہرست بناسکتے ہیں کہ وہ کب بیدار ہوتے ہیں؟ وہ کب کھاتے ہیں؟ وہ کب ستاتے اور کب سوتے ہیں؟

اب حالات بدل رہے ہیں

آپ نے تلنگانہ کی گرام پنجاہیوں اور شہری خود مقیار اداروں کے نظم و نسق سے متعلق سبق 13 اور 14 میں پڑھا ہے۔ اسی تنظیم کے ایک رکن کی حیثیت سے ہمیں گاؤں کے حالات، سماج کی ترقی کے تحت لیے جانے والے اہم فیصلوں میں تعاون کرنا ہوگا۔ اگرچہ آبادی کا آدھا حصہ خواتین اور لڑکیوں پر مشتمل ہے، بمشکل چند خواتین سرگرم طور پر اس میں دلچسپی دھاتی ہیں یا ان کے خاندان یا خاوند انہیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ کسی سیاسی ادارے کی رکن یا رہنماییں۔ حکومت کے وہ اقدامات جن کی وجہ سے یہ لازمی قرار دیا گیا کہ خواتین پنجاہیت راج اداروں میں شامل ہوں جس سے پنجاہیت راج انتخابات اور دیگر عوامی معاملات میں حصہ

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. کیا ایسا کہنا صحیح ہوگا کہ لڑکیوں کی بہبیت کمزور ہوتی ہیں؟ وجوہات بیان کیجیے۔ (AS1)
2. آپ اپنے بھائی اور بہن کے گھر یا کام کی فہرست تیار کیجیے۔ (AS3)
3. دل ملازمت کرنے والی خواتین کی فہرست بنالیے جنمیں آپ شخصی طور پر جانتے ہیں۔ وہ کیا کام کرتی ہیں اور انہیں کتنا معاوضہ ملتا ہے؟ (AS3)
4. آپ کے خاندان میں ایسی عمر سیدہ خاتون ہو گئی جو آج سے بیس سال پہلے اسکول گئی ہو گی۔ اُس کے اسکول کے تجزیہ کو معلوم کیجیے۔ اُس کا اپنے وقت کی تغییبی سرگرمیوں سے تقابل کیجیے۔ (AS4)
5. والدین کی جاندرا میں بچیوں کو مساوی حصہ نہیں دیا جاتا۔ اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ (AS4)
6. اپنے علاقے کے (Self-Help) گروہوں کی دریافت کیجیے۔ وہ کس طرح خواتین کو خود مختار اور باعزت بنانے کے لیے مدد کر رہے ہیں؟ (AS6)
7. صفحہ نمبر 136 کا پہلا پیرا گراف پڑھیے اور جواب لکھیے/دیجیے۔ کیا کہنا درست ہوگا کہ خواتین مددوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتی ہیں۔ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ (AS2)

منصوبہ کام

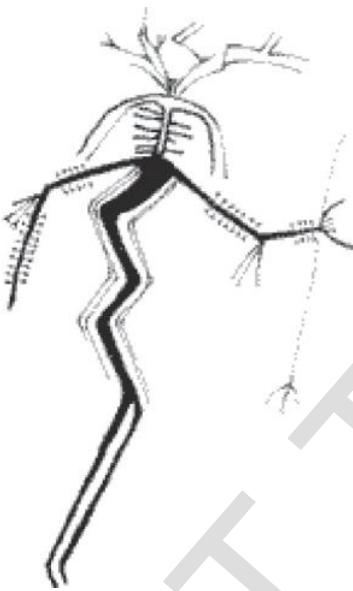
1. آپ اپنے اسکول کے ریکارڈ سے معلوم کیجیے کہتنی لڑکیاں جماعت اول، پانچوں، آٹھوں، نویں اور دسویں میں داخلہ لیا ہے۔ اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ لڑکیوں کی بہبیت لڑکے اسکول میں پڑھتے ہیں۔
2. مشہور و معروف رسالوں سے اُن خواتین کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے جنہوں نے ایسے پیشے اختیار کیے جو مردوں کے لیے مختص تھے۔ ایک بالصوری رواد تیار کیجیے جس میں ان کی زندگی اور جدوجہد کی عکاسی ہو۔
3. اپنے علاقے میں اولیائے طلباء رجوع ہو کر ترک مدرسہ کرنے والے بچوں سے متعلق تفصیلات جمع کیجیے۔

Sl. No.	Name of the Student	Category	Drop out in which class	Reasons for dropouts
		SC/ST/BC/OC/ Minority		

ترک مدرسہ کرنے والے طلباء کی زیادہ تعداد کو نے زمرہ میں ہے؟ اس کی وجوہات کیا ہیں؟ تجزیہ کیجئے اور کمہ جماعت میں بحث کیجئے۔

ابتدائی زمانے میں مندہب اور سماج

ہندوستان ایک کثیر المذاہب ملک ہے۔ لوگ دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے متبرک بتوں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ کچھ لوگ یکندہ انجام دیتے ہیں اور کچھ لوگ خاموشی سے مقدس اشلوک پڑھتے ہیں۔ بعض لوگ بت پرستی نہیں کرتے۔ کچھ لوگ کبھی عبادت نہیں کرتے۔ اب ہم ہندوستانی سماج کے ابتدائی لوگوں کے مذہبی اعمال اور عقیدوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں گے۔



شکل 17.1 نقاب پوش رقص

کیا یہ نقاب پوش رقص طاقتور اور خوفناک نہیں لگتا۔ اس کے سر کے کپڑے بازوؤں پر آرائش اور ہاتھ میں لاٹھی کو دیکھیے۔



شکل 17.2 بھیم بھتیہ کا جنگلی خزیر

شکاری-(جمع کرنے والے)

آپ ابتدائی شکاری جمع کرنے والوں کے بارے میں پڑھ پڑھے ہیں۔ ہمیں ان کی تصویریں اور قبوروں سے ان کے مذہبی عقیدوں کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ہم ان کے مندہب کے بارے میں تخيیل سے کام لے سکتے ہیں۔ آج کے شکاری جمع کرنے والے جیسے چنپوؤں کے مطابع سے ہمیں ابتدائی لوگوں کے بارے میں کچھ پتہ چلتا ہے۔

- ♦ آپ کے خیال میں وہ کس کی عبادت کرتے تھے؟ اور کیوں کرتے تھے؟

ایسا لگتا ہے کہ مصوری اور رقص شکار جمع کرنے والوں کی مذہبی زندگی کا ایک اہم حصہ تھا۔ وہ غالباً شکار کے مناظر کی تصویر بنایا کرتے یا شکار کے منظر کی تقیید کرتے ہوئے رقص کرتے۔ اس عقیدے کے ساتھ کہ اُس سے ان کا شکار اچھا ہوگا۔ بعض اوقات وہ جانوروں کی طرح لباس زیب تن کر لیتے، نقاب پہن لیتے اور رقص کرتے۔ سارے لوگ ہاتھوں میں ہاتھ لے کر ناچا بھی کرتے۔ شکاری جمع کرنے والوں کا یقین تھا کہ صحراء اور جنگلی جانور متبرک ہیں اور ان کی پرستش کی جانی چاہئے۔ جانوروں کو ضرورت کے علاوہ ہلاک نہیں کیا جانا چاہئے۔ وہ غاروں میں جانوروں کی تصویریں اُتار کر ان کی پرستش بھی کیا کرتے تھے۔

ابتدائی کسان اور گلہ بان:

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی دیہاتوں میں رہنے والے ماتا دیوی یا دھرتی ماتا کی پرستش کرتے تھے۔ ان کا غالباً عقیدہ تھا کہ ان کی فصلیں اور مویشی اُس کی خوشنودی سے سربراہ شاداب رہیں گے۔ دیوی ماتا کی پرستش چھوٹے بتوں کی شکل میں یا صرف پتھر، درخت یا پودے کی شکل میں کی جاتی تھی۔



شکل 17.4 مہر آگرہ میں دیوی ماتا کی تئور میں تپی ہوئی چکنی مٹی کی مورتی (5000 سال پرانی)

دکن کے ابتدائی چروانے اپنے پیچھے راکھ کے تودے چھوڑ گئے۔ بعض ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ باقیات روشن آگ کی رسومات ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ آج لوگ ہولی، دیوالی اور پونگل کے تہواروں میں کرتے ہیں۔

آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت سے ابتدائی شکاری اپنے مردوں کو استعمال کی جانے والی اشیاء کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے۔ غالباً وہ سوچتے تھے کہ موت کے بعد بھی زندگی کا سلسلہ باقی رہتا ہے، اس لئے وہ مرنے کے بعد بھی مرنے والے کی بعد کی زندگی کے لیے ایسے انتظامات کرتے تھے۔ بارہویں صدی کی ایک تمل کتاب پر یہ پراغم میں شکاری جمع کرنے والوں کے مذہبی اعمال کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ وہ کالاہستی کے قریب رہا کرتے تھے۔ اس کتاب میں بھلتا کمپا کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ ایک بوڑھی عورت نے پیجری کی حیثیت سے گوشت، شہد، پھل، پھلاڑی اور پھلوں کو جنگل کے دیوتاؤں اور دیویوں کو پیش کرنے کا کردار بھایا ہے۔

آج بھی نلا ملا پربتوں کے چھوڑ جنگل کی دیوی گاریلا (میسمان) یا گنگماں کی پرستش کرتے ہیں۔ رقص کرتے ہوئے اُسے نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ وہ سری سیم کے ملیا اور آہونیم کے نزسمہا کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ان دیوتاؤں نے چھوڑ کیوں سے شادی کی ہے۔ اس لیے وہ ان کے داماد ہیں۔



شکل 17.3 چھوڑ رقص

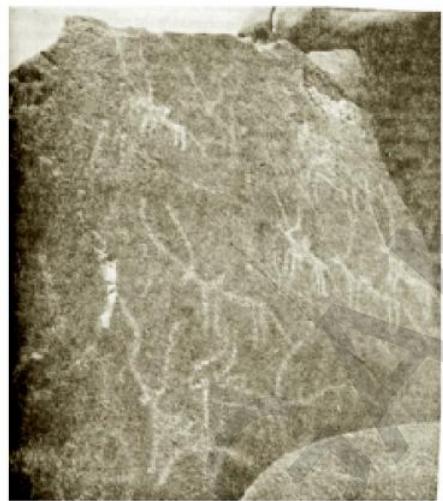
- آپ کے خیال میں ابتدائی کسان اور گلہ بانوں کے مذہب میں کس قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہوگی؟



شکل 17.6 پرانے رنگ کیئے ہوئے ظروف افغانستان کے
منڈی گاک میں پائے گئے یہ پانچ ہزار سال پرانے ہیں
بہت سے دھقانی کمیونٹی کے لوگ جانوروں جیسے ہاتھی، شیر
، سانپ، بندروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔ ایسا خیال کیا جاتا
ہے کہ ان اعمال کا ماغذہ نہایت قدیم دور میں مضمرا ہے۔

وادی سندھ کی تہذیب میں مذهب:

برصغیر ہند کے شمال مغربی حصوں میں وادی سندھ کے
میدانوں میں کئی شہر آمد ہوئے۔ وہ چار ہزار چھوٹوں کی باتیں
ہیں۔ یہ شہر نو (900) برس تک رہے۔ پھر وہ انحطاط پذیر
ہو گئے۔ اُسے ہڑپا کی ثقافت سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (یہاں
پہلے آثار قدیمہ کے ماہرین نے کھدائیاں کی تھیں) ان شہروں
میں بہت سے ہنرمند جیسے کھہار، نجار، پھرلوں کے طبق بنانے
والے، چاندی اور سونے کے زیورات بنانے والے سنارتانے کا
کام کرنے والے، میسٹری وغیرہ رہا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ
تاجر، نظم و نقش چلانے والے اور فرماز وابھی تھے۔ ان ہنرمند رات
میں حمام خانے، اناج کے گودام، سامان رکھنے کے جگرے، عوامی
عماراتیں سڑکیں، موریاں اور عوام کے مکانات پائے گئے۔ تاہم
آن تک کوئی مندر نہیں ملا ہے۔ کئی دیوی دیوتاؤں کے پتے
ملے ہیں۔ کئی درخت خصوصاً پیپل کو متبرک سمجھا جاتا تھا۔ بعض
جانوروں کی پرستش کی جاتی تھی۔ دیوتا کی تصویریں ملی ہیں۔



شکل 17.5 چٹانوں پر جانوروں کی کندہ کی گئی تصویریں
(مسکی میں چار ہزار سال پرانی)

چڑواہوں کو ملک کے بہت سے حصوں میں مختلف ناموں
سے بلا یا جاتا ہے۔ مہاراشٹرا میں 'دھنگر'، کرناٹک میں کرویاس،
تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں کروما، گله اور یادوا کہا جاتا ہے۔ وہ
لوگ خصوصی دیویوں جیسے مہاراشٹرا میں وٹھو بھا اور کرناٹک میں
لہسما، تلنگانہ، آندھرا پردیش اور کرناٹک میں رینوکا، لیہما، پوچھما
وغیرہ کی پوجا کی جاتی ہے۔ کسان جانوروں کی پرورش کرتے
ہیں اور چڑواہوں سے قربی تعلقات رکھتے ہیں۔ دونوں بھی
کیساں دیویوں کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کی مشترک پوجا کا
طریقہ یہ ہے کہ گاؤں کے کنارے ان دیوتاؤں اور دیویوں کے
چھوٹے مندر بنائے جاتے ہیں۔ وہ عام طور پر اچھی فصلوں
، بیماریوں سے نجات، بچوں کی بہبودی وغیرہ کے لیے دعائیں
کرتے ہیں۔

ہمارے لوگ بہت سے درختوں جیسے پیپل، نیم، برگد کے
علاوہ تلسی، تھیکریوں کی پرستش کرتے ہیں۔ قدیم زمانے سے
پیپل کے پتوں کی تصویریں بنائی جاتی رہیں۔ ان سے پتہ چلتا
ہے کہ لوگ ان درختوں کا بہت احترام کرتے تھے۔

ویدوں کے دور میں مذہب:

وید بر صغیر ہند کے قدیم زمانے کی بچی ہوئی کتابیں ہیں۔ چاروید ہیں۔ رگ وید، سام وید، بھر وید اور اथر وید ہیں۔ ان تمام میں رگ وید قدیم ترین ہے۔ اس کی 3,500 برس قبل تدوین کی گئی۔ رشیوں نے ویدوں کو مرتب کیا۔ اُن میں بھجن اور بہبودی کے لیے مناجات ہیں۔

یہ بھجن مختلف دیوی، دیوتاؤں کی تعریف و توصیف سے بھرے ہوئے ہیں۔ تین دیوتا، ہم نوعیت کے ہیں۔ اگنی (آگ کا دیوتا)، اندر (جگ کا دیوتا) اور سوما (ایک قم کا پودا جس سے نشہ آور مشروب بنایا جاتا تھا)۔ پیغمبری طلباء سے ویدوں کے ہر لفظ، فقرے کو ہو بہواحتیاط سے یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ خواتین نے بھی چند ایک بھجنوں کو مرتب کیا ہے۔

بھجنوں کو خاص طور پر مذہبی رسم و رواج ادا کرتے وقت پڑھا جاتا تھا۔ جب آگ میں نذرانہ لا جاتا تھا۔ اب ہم ایک بھجن پڑھیں گے اور دیکھیں گے کہ اس میں کیا مانگا جا رہا ہے۔

اندرا کا بھجن

اے اندر، مہر بانی کر کے آ اور ہمارے نذر انوں کو قبول کر جس طرح ایک شکاری اپنے خیال کے لیے آ گے بڑھتا ہے ہم بھی اسی طرح دولت کی جتنی میں جنگ کے لیے کمر بستہ ہو رہے ہیں۔

اے اندر، ہماری مدد کرتا کہ ہم جنگ جیت سکیں۔

اے اندر، ہمیں بے حد و حساب دولت دے۔

ہماری آرزوں کو پورا کر۔

ہمیں سک ول گائیوں سے نواز۔

وشومتر اور دریا میں

اے دریا، دو تیز گھوڑوں، دو تباہاک گائیوں کی طرح پہاڑیوں سے اُتر آؤ، ایسی گائیں جو اپنے بچھڑوں کو چاٹتی ہیں۔ تم اندر اکی طاقت سے سمندر میں رخنوں کو پسند کرتے ہیں۔ تم پانی سے لبریز ہو۔

- ذیل کی تصویر یونیورسیٹی میں اس کی تشریح کیجیے۔ کیا یہ آپ کے جانے والے دیوتا سے مشابہت رکھتی ہے؟



شکل 17.7 ہرپا سے دیوتا کی تصویر



شکل 17.8 ہرپا ثقافت کی ماتداری

بعض دانشوروں کا خیال ہے کہ یہ دیوتا بعد کے ادوار کا شیوا جیسا ہے۔ جس کی پرستش ہندوستان کے مختلف مقامات پر ہوتی ہے۔ دوسری تصویریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وادی سندھ کے لوگ تھوڑوں کے زمانے میں اپنے دیوتاؤں کی تنظیم میں جلوسوں میں پرچم اٹھائے چلتے تھے۔

کرتے تھے۔ انہیں قبیلے کے سردار اور عام لوگ تھے دیا کرتے تھے۔ یہ قبائل گایوں، چراگا ہوں، پانی کے وسائل پر بالادستی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے برس پیکار رہا کرتے تھے۔ گھوڑوں کو رکھوں کے پھیلوں سے باندھا جاتا تھا۔ انہیں جنگلوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ وہ لڑائیاں مویشیوں کے حصول کے لیے کی جاتی تھیں۔

چند صد یوں کے بعد یہ قبائل گنجگا اور جمنا کے کنارے آباد ہو گئے۔ انہوں نے چاول، گیہوں کی فصلوں کی کاشت کا آغاز کیا۔ اسی دور میں جنپاداوں کا قیام عمل میں آ رہا تھا اور قبیلے کے سردار بادشاہ بننے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی دور میں میر وید اور اقہروید کے بھجوں کی تدوین کی گئی۔ ان میں مفصل رسومات بالخصوص آگ کی قربانیاں جونہ صرف کئی ہفتون، مہینوں تک جاری رہیں اُن پر کثیر سرمایہ خرچ کیا جاتا تھا۔ اور جانوروں کی قربانیاں دی جاتیں۔ ان بھجوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ دوسرے قبائل کے افراد پر اپنے غلبہ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اچھی فصلیں اور جنگلوں میں کامیابی کے لیے بھی دعا کی جا رہی ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سماج کو ان کویشوں کے لحاظ سے مختلف طبقوں میں بنا جائے جس کے ذریعہ برہمنوں کو اعلیٰ مقام دیا گیا اور ان کے ذمہ قربانیوں کا نظم، ویدوں کے اسلوک پڑھنا تھا۔ اس کے بعد کشتريوں کا درجہ تھا جن کے ذمہ نظم و نسق اور عوام کی حفاظت کرنا تھا۔ تیسرا طبقہ دیشیا کے ذمہ مغلہ بانی، مویشی پان، زراعت اور برہمن، کشتريوں کو تھے تھا اُن و نذرانے پیش کرنا تھا اور آخر میں ما بعد ویدک دور شود کو مذکورہ طبقات کی فہرست میں شامل کیا گیا۔ یہ چوتھا طبقہ تھا جو اپنے پیشوں زراعت، بڑھی، کمہار وغیرہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی دوران مرد اور عورت کے درمیان کام کی تقسیم سے متعلق بھی نظر یہ ظاہر ہوا۔ جس کو عوام نے مسترد کر دیا۔

اور ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کرتے ہو۔
دریا کیں: ہم پانی سے لبریز ہیں۔
ہم اُس راستے سے گزرتے ہیں جسے دیوتاؤں نے ہمارے لیئے بنایا ہے۔

جب ہم ایک بار بہنے لگتے ہیں تو ہمیں روکا نہیں جاسکتا۔
او! رشی۔ تو کیوں ہماری عبادت کر رہا ہے۔

و شامتر۔ او میری بہنو۔ براۓ مہربانی مجھے سنو۔
ایک گلوکار جو دور از علاقے سے رکھوں اور بندیوں سے آیا ہے۔

تمہارے پانی ہماری بندیوں کے پھیلوں کی لکڑی سے اوپر نہ
بہہ پائے۔
تاکہ ہم سکون سے دریا پار کر سکیں۔

دریا ہم تمہاری دعا کیں سنتے ہیں تاکہ تم سکون سے پار جاسکو

- ♦ دو بھجوں کا خطاب کس سے ہے؟
- ♦ رشی دیوتاؤں کو کس قسم کی نذر پیش کر رہے ہیں؟
- ♦ آپ کی کیارائے ہے؟
- ♦ وہ کس چیز کی اتنا کر رہے ہیں؟
- ♦ کیا وہ لوگ شکاری۔ جمع کرنے والے تھے یا ملکہ بان تھے۔ یاد یہاں تو اور شہروں میں رہنے والے لوگ تھے؟

بہت سے بھجن رگ وید میں مویشیوں، اولاد (بالخصوص بیٹوں) اور گھوڑوں کے لیے ہیں۔ مورخین جنہوں نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے انہوں نے ان بیانات سے قیاس کیا ہے کہ ویدک لوگ گائے اور گھوڑوں کی پرستش کرتے تھے۔
وہ ہندوستان کے شمال مغربی حصے میں رہا کرتے تھے۔
وہ علاقہ جو ہندوکش پہاڑیوں اور دریائے جنما کے درمیان واقع ہے۔

ویدک لوگ ایک چھوٹے جنایا قبائلی مسکن میں فروش تھے۔
ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا۔ قبیلوں کے ہاں چند پیjarی بھی تھے جنہیں برہمن کہا جاتا تھا۔ وہ قربانیاں انجام دیتے اور بھجن پڑھا

شکل 17.9 نقشہ میں ویدک لوگوں کی آبادیاں دکھائی گئی ہیں

نقشے میں ویدک لوگوں کی آبادیاں دکھائی گئی ہیں



آباداں کی پرستش دکن کے بڑے پتھر:

یہ گول پتھر بڑے پتھر بھی کہلاتے ہیں۔ انہیں لوگ احتیاط سے رکھتے تھے۔ ان کی تدفین کے مقامات کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ بڑے پتھروں کو رکھنے کا عمل تین ہزار سال قبل ہوا اور اس کا رواج سارے دکن، جنوبی ہند، شمال مشرق اور کشمیر میں تھا۔

بعض بڑے پتھر سطح پر دیکھے جاسکتے ہیں اور کئی ایک زیر زمین ہیں۔ بعض مرتبہ ماہرین آثار قدیمہ گول پتھروں کا ایک حلقد دیکھتے ہیں۔ یا ایک بڑا پتھر زمین پر ایستادہ ہوتا ہے۔

ان سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے اندر لوگ فن ہیں۔ بعض مرتبہ بڑے پتھر ایک سے زیادہ ڈھانچوں پر ہوتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہی خاندان کے افراد اُس میں فن کیے جاتے رہے۔

تدفین کے مقامات میں مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

عام طور پر بیت کے ساتھ سیاہ اور سرخ ظروف بھی رکھے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اوزار، لوہے کے ہتھیار اور بعض اوقات گھوڑوں کے ڈھانچے۔ گھوڑے کا ساز و سامان، پتھر اور سونے کے زیورات بھی رکھے جاتے تھے۔

تلنگانہ کے پھر

پہاڑ، میدان اور آپاشی کے مقامات پر وسیع پیمانے پر قبریں برآمد ہوئی۔ تلنگانہ اضلاع کے سکوں دیہاتوں میں پھر کے دور کے مختلف قسم کے یادگار، کھجے، چٹائیں، دائری پھر اور مختلف قسم کی عمارتیں پائے گئے۔ نیچے دی گئی تصویر یہی ہے۔



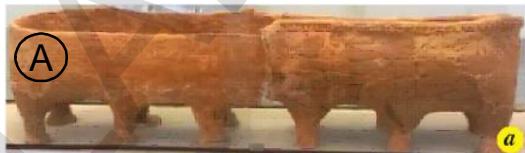
قبروں میں وسیع پیمانے پر بڑے بڑے برتن سیاہ اور سرخ رنگ کے چکنے پھر اور لوہے کی اشیاء برآمد ہوئی۔

مردہ افراد کے باقیات میں پھر کے بکسہ اور مٹی کے بکسہ (Sarcophagi) بھی چند مقامات پر پائے گئے۔



یہ دیکھا گیا ہے کہ لوہے کے اوزار و سیع پیمانے پر استعمال کرنے والے لوگوں میں ان کا شمار برصغیر میں سب سے پہلے ہوتا ہے۔ وہ تالابوں کے پانی کو آپاشی کے لیے استعمال کرتے تھے اور چاول کی فصل بھی اگاتے تھے۔ وہ اپنے قبائلی طبقات کے آبا اور جداد کے مردہ اجسام کے مجسمے یا قبریں بنایا کر اُن کی پرستش انتہائی ضروری سمجھتے تھے۔

- کیا آپ کا خاندان آبا اور جداد کی پرستش یا جذبہ تعظیم و تکریم کا اظہار کرتا ہے؟ آپ کے کون سے اجداد (مردوں) کی پرستش کی جاتی ہے؟ معلوم کیجیے۔ اپنی جماعت میں اس کا اظہار کیجیے۔



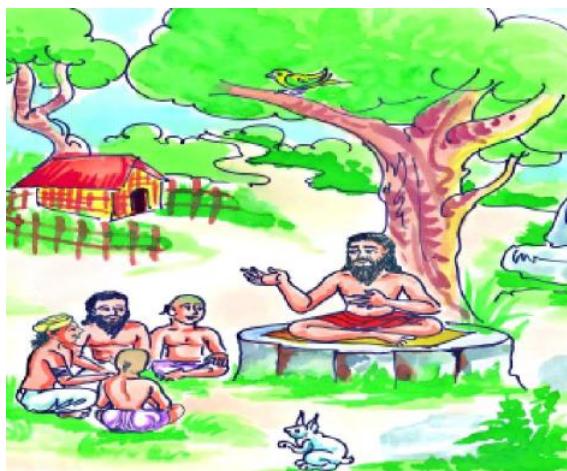
(D)

Fig. 17.9: a) Terracotta Sarcophagi, Eleswaram, Nalgonda (b) Menhir, behind Devunigutta, Warangal (c) Dolmen type of Megalithic Burial, Pothanapalli, Mahabubnagar (d) Stone Circles Repuni Village, Warangal

شہروں اور جناب پاداویں کے عہد میں

نئے سوالات:

آپ نے وادیِ گنگا میں جناب پاداویں، مہاجناب پاداویں اور شہروں کے بارے میں پڑھا تھا۔ ان مقامات پر مختلف پس منظر رکھنے والے افراد، شکاری جمع کرنے والے، چواہے، فن کار، دیدک لوگ اور دیگر ایک دوسرے سے رابطے میں رہے اور بہت سے لوگ وہاں مقیم ہو گئے۔ وہ ایک دوسرے کے مذہبی تصورات سے متاثر ہوتے رہے اور انہیں اپنا تھے۔ ایک مل جلی شفافت فروغ پاتی رہی جہاں لوگ ویدک قربانیاں انجام دیتے رہے۔ آگ، سورج، دریاؤں، دیوی ماتا، سانپوں اور درختوں کی پرستش کرتے رہے۔ وہ آبا و اجداد کی بھی پرستش کرتے رہے۔ ان کا خیال تھا کہ جسم کی موت کے بعد روح زندہ رہتی ہے۔ لیکن لوگ صرف مذہبی رسومات کی انجاد، ہی سے خوش نہیں تھے۔ وہ نئے سوالات اٹھا رہے تھے۔ ان کا جواب تلاش کر رہے تھے۔ ان کے متعلق ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ کرنے لگے تھے۔ بہت سے لوگ سارے کام چھوڑ چھاڑ کر ان سوالات کے جوابات کو معلوم کرنے کے لیے گھر سے نکل پڑے۔



شکل 17.10 ایک رشی آشram میں اپنے شاگردوں کو درس دے رہا ہے

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

نچکیتا نامی نوجوان لڑکے کے بارے میں ایک کہانی مشہور ہے۔ ہو سکتا ہے آپ نے کہانی سنی ہو گی۔ نچکیتا کے ذہن میں ایک سوال اٹھتا ہے ”مرنے کے بعد کیا ہوگا؟“ اس نے سوچا موت کا دیوتا یہ راج ہے اسی سے یہ سوال کیا جائے۔ وہ فوراً یہ راج کے پاس گیا اور بغیر کسی ڈر و خوف کے سوال کیا ”مرنے کے بعد کیا ہوگا؟“

یہ راج اس پیچیدہ سوال کا جواب دینے سے گریز کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے نچکیتا سے کہا کہ اگر اس سوال کا جواب جانتے کے لیے وہ اصرار نہ کرے تو اسے بہت سارا سونا، چاندی اور گائیں دی جائیں گی۔ دیوتا بھی اس سوال کا جواب نہیں جانتے تھے! مگر نچکیتا اپنے سوال پر اڑا رہا اور یہ راج پر زور دینے لگا کہ وہ جواب دیں۔ یہ کہانی ”کھوپنیشد، نامی کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔

• آپ کیا سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوگا؟
کرمہ جماعت میں بحث کیجیے۔

وہ کون سی شے ہے جو بھی فنا نہیں ہوتی؟

اُس زمانے میں بہت سے لوگ جنگلوں میں پہنچ کر آشرون میں رہنے لگے۔ ان آشرون میں وہ غور و فکر کرنے لگے اور کئی سوالات پر سوچ و بچار کرنے لگے۔ جو لوگ ان سے ملنے آتے تھے ان سے وہ بحث کرنے لگے۔ وہ اپنی تعلیم کو دوسروں تک پہنچانے لگے۔ وہ لوگ جو آشرم میں رہا کرتے تھے انہیں رشی منی کہا جانے لگا۔ بہت سے فرمائز وابھی اسی طرز فکر کے حامل رہے۔ ان رشیوں اور حکمرانوں کے خیالات کو تباوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔ جنہیں اپنیشید کہتے ہیں۔ اُس عہد کے مشہور رشیوں میں یکنا، والکیا اور آڈا کا، آرونی تھے۔ رشی اُس چیز کی تلاش میں سرگردان رہے جسے نہ موت ہے

آلام و مصائب سے دوچار کرنا چاہیے اور ہمیں نفس کشی کرنی چاہیے اس طرح ہم ہمارے گناہوں سے آزاد ہو کر نجات پاسکتے ہیں۔ اس دنیا میں دکھ کیوں ہے؟ کس طرح ایک فرد غم سے آزاد ہو سکتا ہے؟

مہاویر اپنی تعلیمات کو لوگوں میں عام کرنے کے لیے ادھر ادھر پھرنے لگے۔ ایک بڑی تعداد ان کی تعلیمات پر عمل کرنے لگی۔ اس طرح سے جیں مذہب کا آغاز ہوا۔

اس دنیا میں انتہام کیوں ہے؟ اس غم سے کوئی کس طرح چھٹکارا پاسکتا ہے؟ گوتوم بدھ

گوتوم بدھ بھی مہاویر کی طرح گاناسانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ ہر طرف مصیبت میں بٹلا ہیں اور ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے ہیں۔ انہوں نے غور و فکر کرنا شروع کیا۔ ”ہم اس مصیبت سے کیسے چھٹکارا پاسکتے ہیں؟“

اپنے سوالات کے جوابات کی تلاش میں گوتوم بدھ بھی اپنے گھر اور خاندان کو چھوڑ کر رکھ لکھ پڑے اور وہ سیلانی بن گئے۔ برسوں کی نفس کشی اور مراقبہ کے بعد وہ اپنے سوالات کے کچھ حد تک جوابات پائے۔

گوتوم بدھ کے مطابق غم آرزوؤں اور تمباوؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم اپنی خواہشات پر قابو رکھتے ہوئے غم سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔

خواہشات پر قابو پانے کے لیے ہمیں ایک متوازن اور رختاط شکل 17.11 سارنا تھے گوتوم بدھ زندگی بس کرنی ہوگی



اور نہ اُس پر غم کا اثر ہوتا ہے۔ اُس میں نہ مٹنے والی شے آتمایا برہمن تھی۔ اُن کا ایقان تھا کہ آتما اور برہمن کو سمجھتے ہوئے ابدیت کی منزل حاصل کی جاسکتی ہے۔ روح کو سمجھنے کے لیے نفس کشی یا ریاض کرنا پڑتا ہے۔

• آپ روح اور مراقبہ کے بارے میں سن چکے ہیں۔ اُسے بیان کیجیے۔

پری و راجکاس (سیلانی)

کچھ اور افراد صداقت کے مثالی تھے۔ اُن کا کسی ایک مقام پر مستقل ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر گاؤں گاؤں، صحراء چراکرتے تھے۔ اسی لیے انہیں پاری و راجکایا سیلانی (بھکاری جو بھیک مانگ کرتا تھا)۔

ان سیلانیوں میں وردھمان، مہاویر، گوتوم بدھ، مہا کالی، گوشالہ اور اجتیہ، کیش، کمالینی مشہور ہوئے۔

کس طرح ایک فرد پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا پاسکتا ہے؟

وردھمان مہاویر:

وردھمان مہاویر گاناسانگا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے تمیں سال کی عمر میں گھر بار چھوڑ دیا اور سیلانی بن گئے۔ وہ سوال کا جواب تلاش کر رہے تھے۔ ہم اس دنیا میں کس طرح پیدائش اور موت کے تسلسل سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں؟ مہاویر نے برسوں کے غور و فکر اور سخت مجاہدے کے بعد اپنے سوال کا جواب پالیا۔

مہاویر نے لوگوں سے کہا کہ جب وہ کسی دوسرا زندہ مخلوق کو تکلیف دے رہے ہیں تو وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس لیے جہاں تک ہو سکے ہمیں کسی بھی جاندار مخلوق کی ایذا رسانی سے گریز کرنا چاہیے۔ خواہ وہ کتنی ہی حقیر ہی کیوں نہ ہو۔ ہمیں پچھلے گناہوں کے بوجھ سے آزاد ہونے کے لیے سخت ریاضت کرنی چاہیے۔ اپنے جسم کو

- وہ کیا سوال تھا جس کا جواب بخچی کیتا ڈھونڈ رہا تھا؟
- رشی کیا تلاش کر رہے تھے؟
- مہاویر نے یہ کیوں کہا کہ ہمیں کسی جاندار کو بھی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے؟
- گومت بدھ نے دھکوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے کیا تجویز کر کی؟
- آپ بہت سے سادھوؤں کو دیکھے ہوں گے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو جاتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں اور وہ کن تعلیمات کی تلقین کرتے ہیں؟ اپنی جماعت میں بحث کیجیے۔

- ہمیں کسی بھی زندہ مخلوق کو درد میں بنتا نہیں کرنا چاہیے۔ گومت کی تعلیمات کو بدھ مت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بدھ کی تعلیمات یہ تھیں، شدت پسندی اور بے انہما مسرت سے باز رہیں بلکہ میانہ روی اختیار کریں۔ اسی لئے بدھ مت کو عظیم درمیانی راستہ بھی کہا جاتا ہے۔

گومت کی تمام تعلیمات کو ان کے شاگردوں نے کتابی شکل دی جنہیں تری پیکا، ونا یا، ستہ اور ابھی داما۔ تری پیکا کہا جاتا ہے۔

کلیدی الفاظ

پریوار جکا	بھجن	گناہکا
تری پیکا	قربانی	راکھ کے تودے
ظروف کے ٹکڑے	گول پتھر	ماتا دیوی
	عظیم درمیانی راستہ	نفس کشی

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. مندرجہ ذیل لوگوں کے چند ہی اعمال کی فہرست بنائیے۔ (AS1)

موجودہ سماج	شکاری - جمع کرنے والے

2. بدھ مت اور جین مت کے اصولوں کی مشترک خصوصیات بیان کیجئے۔ بحث کیجیے اور لکھیے۔ (AS1)

3. ہم کس طرح درختوں اور سانپوں کا شکر یا ادا کر سکتے ہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے۔ (AS6)

4. ہم بعض اوقات دیکھتے ہیں کہ لوگ دوسروں کو دکھ دیتے ہیں۔ جانوروں کو دہشت زدہ کرتے ہیں۔ اُس کے بارے میں آپ

- کی کیا رائے ہے۔ ہمیں جاندار مخلوق کو تکلیف پہنچانے کا کیا حق حاصل ہے؟ (AS6)
5. کیوں لوگ اپنے مردہ آبا و اجداد کی پرستش کرتے ہیں اور تمدن کے مقام پر کتنے نصب کرتے ہیں؟ (AS1)
6. Megalith پتھر کے دوڑ کے مقامات کی ہندوستان کے نقشہ میں نشانہ ہی کیجیے اور ان علاقوں کو رنگ کیجیے۔ (AS5)
7. آپ کے علاقے میں مختلف مذہبی رسم و رituale کس طرح ادا کیے جاتے ہیں؟ لکھیے؟ (AS4)
8. صفحہ نمبر 150 پر ”وہ کوئی شے ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی“، پیراگراف کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
- V. منصوبہ کام:
1. پرستش کے مختلف طریقوں کی تصویریں اتاریئے۔ اپنے مدرسے کی لائبریری کے لیے ایک کتابچہ تیار کیجیے۔
 2. آپ کے محلہ کی مختلف عبادات گاہوں کا دورہ کیجیے۔
 3. اس عبادت گاہ کے سربراہ سے مندرجہ ذیل سوالات کیجیے۔ اُس کے خیالات کو قلمبند کیجیے اور ایک روپورٹ تیار کیجیے۔
 - (a) اس مقام پر لوگ کیوں آتے ہیں؟
 - (b) وہ یہاں کس طرح عبادت کرتے ہیں؟
 - (c) موکشا یا نجات کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟
 - (d) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی عبادت انسانیت کے لیے ناجائز ہے؟

خدا کے لیے انہاک اور محبت

پچھلے سبق میں ہم عہد قدیم میں بر صیرہ نہد میں رہنے والے باشندوں کے مختلف عقیدوں، روایتوں، رسومات کے متعلق پڑھ کے ہیں۔ موریادور اور اس کے بعد بر صیرہ نہد کے مختلف مقامات پر رہنے والے لوگوں کی مذہبی زندگیوں میں تیزی سے تبدیلی پیدا ہونے لگی۔ یہ وقت تھا جب تاج، شکاری اور دہقانی کیوں نہیں سے روابط پیدا کر رہے تھے اور سلطنتیں تمام طبقات پر بالادستی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اُس وقت برہمن ویدوں پر عمل پیرا تھے۔ بدھ مت اور جین مت سارے ملک میں پھیل چکے تھے۔ ان کیوں نہیں سے رابطہ قائم کر رہے تھے۔

ہندو مذہب

موجودہ دور میں ہندو مذہب دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک ہے۔ یہ تمام لوگوں کے درمیان امن بقاء باہم اور فطری دنیا جو ہمارے اطراف ہے اس سے مطابقت کے اصولوں کی تاکید کرتے ہوئے ”ہندو“ سروے جنا سکھی نو بھوتتو، لوکا سمتا سکھی نو بھوتتو کے اصولوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ہندو مذہب پر ایک طرز زندگی کی طرح عمل کیا جاتا رہا ہے کہ کوئی غیر لکچدار عقائد اور اصولوں کے مجموعہ کی طرح۔ البتہ اکثر ہندو ویدوں کو مستند مانتے ہیں۔ اس میں ہزار سالوں میں یعنی ویدک دور سے لے کر ہمارے دور تک فروغ ہوتا رہا۔ ان سالوں میں کئی سنتوں اور مفکروں کی تعلیمات کو اس میں شامل کیا گیا۔ درحقیقت ”ہندو“ کی اصطلاح کا استعمال 1000 عیسوی کے بعد ہوا۔ اس سے قبل ہندوؤں کو ویدا یا ویدیکا کے نام کہا جاتا تھا۔

ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 قبل ہوئی تھی۔ ویدک، یکم، شیوا، شنتو اور درگا کے مورتیوں کی پرستش، منادر کی تعمیر، نفس کشی وغیرہ اس

برہمنوں نے مختلف علاقوں میں آشram قائم کیئے

- قربانیاں انجام دیں اور مذہبی مباحثوں کا اہتمام کیا۔ سراماناوں نے بھی ویہارا (خانقا ہیں) اور اسٹوپہ بنائے - گوتم بدھ اور مہا ویر کی تعلیمات کی تلقین کی گئی۔ اُس وقت برہمنوں اور سراماناوں نے لوگوں کے مذہب کے بہت سی خصوصیات اپنائیں۔ اس طرح برہمنوں، بدھ مت اور جین مت کے ماننے والوں نے ماتا دیوی، سانپوں، جانوروں، درختوں اور اجداد کی پرستش کے طریقوں کو اپنایا۔ انہوں نے تصویریوں، مجسموں کی پرستش کو اختیار کیا۔ اگرچہ کہ بعض لوگوں نے جانوروں کی قربانیوں کے تصور کو ترک کر دیا۔ اُن کا عدم تشدد، اہنسا پر ایقان تھا۔ اس طرح لوگ بتدریج ملے جلے مذہبی اعمال اور عقیدوں پر عمل کرنے لگے۔

- کیا آپ اپنے گھر میں اسی طرح مختلف مذہبی روایتوں کی آمیزش دیکھتے ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس پر جماعت میں بحث کیجیے۔

- اُن کا خیال تھا کہ فربانیوں (یگنہ) یا برہمنوں وغیرہ کو خیرات دینا یا ویدوں کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ انہوں نے مندر تعمیر کیے اور کرشن کے مجسموں کی پرستش کی۔ ماہرین آثار قدیمہ نے دو ہزار سال قبل بنائے گئے ابتدائی مندروں کے باقیات دریافت کیے جو مددیہ پر دلیش میں ویدیشا میں پائے گئے۔

اُس عہد میں دوسرے لوگ اسی انداز میں شیوا کی پرستش کرنے لگے۔ انہوں نے چھوٹے مندر بنائے۔ اُس میں شیوا یا لکنم کے مجسمے رکھے گئے۔ بعض لوگ اس انداز میں درگادیوی کی پرستش کرنے لگے۔

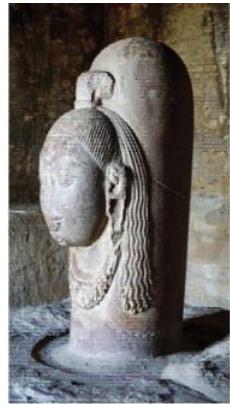


Fig. 18.1: A Shiva Lingam of about 400 CE from Vidisha (MP)

ہندو مذہب کے اہم خصوصیات کی صورت گری 500 AC قبل ہوئی تھی۔ ویدک، یگنہ، شیوا، وشنو اور درگا کے مورتیوں کی پرستش، منادر کی تعمیر، نفس کشی وغیرہ اس میں شامل تھے۔ ویداں، اپنے بیشہد، رامائن، مہابھارت (بھگوت گیتا جس کا ایک حصہ تھا) اور پُران وغیرہ مقدس کتابیں مانی جائیں گی۔

بگھوتہ اور شیوا

بھگوتہ کے لوگ وشنو یا نارائن کی پرستش کرتے ہیں۔ اُن کا مانا ہے کہ وشنو نے دنیا کی تخلیق کی۔ وہ جانے والا اور طاقتور ہے۔ اُن کا ایقان تھا کہ وشنو دنیا کو بدی سے بچانے کے لیے مختلف شکلوں اور اوتاروں کے روپ میں زمین پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے نہایت اہم اوتاروں میں رام اور کرشن ہیں۔ وہ دو ہزار سال قبل ہی ملک کے طول و عرض میں مشہور ہوئے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ بدھ مت، جین مت یا اپنیشاد کے مفکرین نجات یا موکشا کے لیے کسی بھی خدا کی پرستش پر زور نہیں دیتے۔ انہوں نے غور و فکر، ترک خواہشات، تزکیہ نفس کے ذریعہ اپنی ذات کی تطہیر کی تلقین کی۔ بھگوتاؤں کا ایقان تھا کہ وشنو سے بے پناہ چاہت اور پرستش ہی سے ہمیں مسائل چھٹکا رہ مل سکتا ہے اسی سے نجات حاصل ہو سکتی ہے



Fig. 18.2: An early coin with images of Balarama and Krishna (about 2200 years ago) Balarama holds pestle and plough while Krishna holds a wheel, conch and a sword

وشنو، شیوا، درگا کی برتر خدا کی حیثیت سے پوجا کی جاتی رہی۔ اسی طرح بدھ مت اور جین مت کے مانے والے بھی گومت اور تیرتھن کاروں (ابتدائی جین مت کے پیشووا) کی پرستش کرنے لگے۔ انہوں نے گومت بدھ اور تیرتھن کاروں کے دلکش مجسمے بنائے۔ ایسے مندر، تلنگانہ میں پھنسی گری اور نیلہ کنڈہ پلی وغیرہ کے مقام پر بنائے گئے۔

بارے میں قصہ سناتے تھے۔ قصہ گو حضرات انہیں یاد کر لیتے تھے اور ان کی کہانیوں کے ذخیرے میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ اس طرح قصہ گو لوگ مختلف دیوبنی دتاوں کی کہانیاں مذہبی تعلیمات اور عبادت کے طریقوں میں امتران پیدا کرتے تھے۔ وہ کہانیاں بتاریخ لکھی جانے لگیں۔ بدھ مت کی کہانیوں کو جٹا کاؤں کے نام سے لکھا گیا۔ وشنو اور شیوا کے متعلق کہانیوں کو پرانوں کے نام سے تحریر کیا گیا۔

پران مختلف مذہبی روایتوں کو مربوط کرتے ہوئے ایک یادوسرے دیوبنیوں کو برتر خدا کی حیثیت سے تعریف کرتے ہیں جو طاقتو اور جانے والا ہوتا ہے۔ انہوں نے مسائل کے حل اور نجات کے حصول کے لیے خدا کی عبادت پر زور دیا۔ خدا نے برتر سے محبت بھلکتی تحریک کی:

تمل نادو میں 550 کے عہد میں خدا سے شیفتگی کے متعلق ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ اُس تحریک کے مانے والے وشنو اور شیوا کے پیرو تھے۔ اُن کا تفصیلی رسمات جیسے، یگنا جانوروں کی قربانی پر ایقان نہیں تھا۔ انہوں نے بدھ مت اور جین مت جیسے مذاہب کی سخت مخالفت کی۔ کیونکہ وہ کسی بھی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اس کے بجائے وہ شیوا یا وشنو سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ اُس سے ملنے کی خواہش رکھتے۔ وہ نجات کا راستہ تھا۔ وہ مسائل کے حل کے لیے یا دولت و اقتدار کے حصول کے مقصد سے عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا سے ملاقات یا اس کے دیدار کے طلبگار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر فرد بلا حاظ ذات یا کیمیوٹی خدا سے محبت کر سکتا ہے۔ تمام چاہنے والے مل کر خدا کے لیے محبت

- کیا آپ بھگوتاؤں، شیواوں اور بدھ مت کے ماننے والوں میں مشاہدہ دیکھ سکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں دیوبنیوں کی پرستش دیکھ سکتے ہیں؟
- مندروں میں انجام دی جانے والے پوجا پاٹ کے طریقے کی تشریح کیجیے؟
- آپ اپنی جماعت میں آپ کی معلومات کے متعلق دوسروں سے بات کیجیے۔

قصہ گو:

آپ اپنے بزرگوں سے کہانیوں کو سننے میں لطف اندوز ہوتے ہوں گے۔ اسی طرح مذہبی قصہ گو یا کٹھ پتلی کا مظاہرہ کرنے والوں سے بھی لطف اٹھاتے ہوں گے۔

- کیا آپ اس قسم کے کھیل کی جماعت میں وضاحت کر سکتے ہیں؟
- کیا آپ مندروں میں قصہ گوئی کی نشست میں شرکت کرچکے ہیں؟ اگر شرکیت ہوئے ہیں تو اپنے تاثرات بیان کیجیے؟

قدیم زمانے کے لوگ بھی کہانیاں شوق سے سنا کرتے تھے۔ ان دونوں شاعر اور مذہبی قصہ گو (ہری کتخا) مختلف دیوبنیوں جیسے شیوا، وشنو، درگا یا راماائن اور مہابھارت سے کہانیاں سناتے ہوئے گھوما کرتے تھے۔ گوتم بدھ کے متعلق بھی کہانیاں سنائی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد انہیں سماعت کرنے جمع ہو جاتی تھی۔ یہ قصہ گو حضرات اپنے بزرگوں سے سنی ہوئی کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ وہ لوگوں سے بھی کہانیاں سکھتے تھے۔ مثال کے طور پر بعض لوگ سانپوں کی پرستش کرتے تھے اور وہ سانپوں کے دیوبنیوں کے

تجھیق

اُس اہم لمحہ میں ہمارا اندا تا اور مائی باپ (وشنو)
دھرتی پانی آگ، ہوا اور آسمان کو بنایا
پھاڑوں
دور و شنیوں، سورج اور چاند بنائے
اور دیگر ایسے سیاروں کو
پھر بارش، اور بارش میں رہنے والے
اور بارش کے دیوتاؤں کو

ان اشعار سے آپ اندازہ لگاسکتے ہیں کہ نمل وار و شنو
کو اس کائنات کا خالق تصور کرتا ہے۔ وہ خود اپنا باپ اور
مالک تھا۔ اس طرح نہایت طاقتور خدا اپنے بیٹے سے ایک
مشق باب کی طرح نزدیک تھا۔

- نمل وار کیوں محسوس کر رہا ہے کہ خدا اس کے ساتھ آنکھ مچوں کھیل رہا ہے؟
- نمل وار کس طرح وشنو کے لیے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کر رہا ہے؟

نمازوں کی تعداد 63 ہے۔ وہ شیوا کے بھگت ہیں۔
وہ مختلف ذات پات سے تعلق رکھتے تھے۔ کہنا ایک شکاری،
اور ندانہ ایک برادری سے خارج۔ اُن میں بعض جیسے اپر،
منی کوasa کرا ایک مندر سے دوسرے مندر کو جاتے رہے اور
شیوا کی تعریف میں گیت لکھتے رہے۔ بعض اُس میں جیسے
کرا یکل، اری یا رخواتین تھیں۔ یہاں تیوارام اور تیوارا چکم
سے چند اشعار درج کیے جاتے ہیں۔

بھرے نغمے الاتے ہیں اور خوشی سے ناچتے ہیں۔

بعض مرید مختلف مندروں کو جاتے رہے اور مقامی زبان جیسے تلگو، تامل میں گیت لکھتے رہے تاکہ انہیں عوام الناس سمجھ سکیں۔ ان گیتوں اور نغموں کو نسل درسل کایا جاتا رہا۔ بالآخر انہیں 1100 کے قریب جمع کیا گیا اور ضبط تحریر میں لایا گیا۔ ان کی کاوشوں کے نتیجہ میں مندروں کی ایک بڑی تعداد مشہور ہوئی اور اہمیت کی حامل ہو گئی۔ کالاہستی اور ترولما کا مندر بہت مشہور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان بھگتوں کے زیراث لوگ شیوا اور وشنو کی پرستش کرنے لگے۔

- کیا آپ شکاری غذا جمع کرنے والے لوگوں کے مذہبی عقیدے کا بھگتی تحریک سے تقابل کرسکتے ہیں؟ اور کیا مشاہدہ اور اختلافات کی نشاندہی کرسکتے ہیں؟
- کیا آپ ویدک دور کے مذہبی عقائد کا بھکتی تحریک سے تقابل کرسکتے ہیں؟

آلوار اور ناندار

وشنو کے بارہ بھگتوں کو آلوار کہا جاتا ہے۔ اُن میں سب سے اہم پری یا لور اور نمل وار ہیں۔ پری یا لور کی لڑکی اندل اُن میں ایک ہی خاتون تھی۔ اُن میں بہت سے وشنو کے مندروں کو جاتے رہے۔ گیت لکھتے رہے۔ گاتے رہے۔ ہم نمل وار کے کچھ نغمے درج کرتے ہیں تاکہ آپ غور کریں اور اُس کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکیں۔

ان شعروں میں مانیکا و اس اکر انی مسرت کا اظہار کر رہا ہے جو اسے شیوا کے دیدار سے نصیب ہوئی۔ دوسرے اس کی خوشی کو سمجھنہیں سکتے۔

عیسائیت:

لوگ بر صیری ہند میں ایک برتر خدا کی عبادت کرنے لگے اور نجات کے لیے خدا سے محبت اور ابتنگی ضروری ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اسی طرح کے تصورات پر عمل پیرا ہونے لگے۔ مشرق وسطیٰ میں وہ علاقے ہے جسے اسرائیل اور فلسطین کہا جاتا ہے ایک نئے مذہب عیسائیت کو فروغ حاصل ہونے لگا۔ اُس کے باñی حضرت عیسیٰ مسیح تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیر و شام (موجودہ اسرائیل) کے قریب بیت اللحم دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ انہوں نے تلقین کی کہ سارے انسان مساوی ہیں۔ انہوں نے ایک دوسرے سے محبت کا درس دیا۔ انہوں نے امن و امان، محبت اور رحم دلی کی تلقین کی۔ انہوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ ”جیسے کوئی تیسا“ کی کہاوت پر عمل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کو بھی پیار اور محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔



شکل 18.3 سینٹ تھامس بھی لیکا۔ چینائی اُسے 1523ء میں بنایا گیا۔ یہ سینٹ تھامس کے نام پر بنایا گیا جو 2000 سال قبل ہندوستان آئے تھے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے منت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-2020ء

ہم کسی بادشاہ کی رعایت نہیں ہیں
ہم موت کے دیوتا سے ڈرتے نہیں ہیں
ہم دوزخ میں عذاب نہیں سہیں گے
ہم زندگی میں تکلیف نہیں اٹھائیں گے
ہم ہمیشہ خوشی محسوس کرتے رہیں گے
ہمیں بیماریوں کی خبر نہیں ہے
ہم کسی کے آگے سرخ نہیں کریں گے
ہم ہمیشہ خوش رہیں گے
ہمیں کسی وقت بھی کوئی رنج و غم نہیں ہوگا
(اپار)

اپار ان شعروں میں کہہ رہا ہے کہ بادشاہ یا موت، بیماری اور دوزخ سے نہیں ڈرتے۔ وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ ان دیگر اشعار میں اپار کہہ رہا ہے کہ وہ ان لوگوں کی پرواف نہیں کرے گا جو اسے دنیاوی دولت کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ وہ ان کا احترام کرے گا جو شیوا کے چاہئے والے ہیں۔ اگرچہ وہ غریب، بیمار اور کم درجہ کے ہیں۔

شیوا نے مجھے تھام لیا کہیں میں گمراہ نہ ہو جاؤں
میں نے سرجھ کایا، رو دیا، رقص کیا اور زور سے چیخا
میں نغمہ زدن ہوا اور اس کی تعریف کی
محبت مجھے شق کرتی ہوئی اندر چلی آئی جیسے ایک بیخ
سبز پیڑ میں اتر جاتی ہے۔
میں سمندر کی طرح اچھلتارہا اور بہتارہا،
دل نرم ہوتا جا رہا ہے بدن لرز رہا ہے،
دنیا مجھے دیوانہ کہہ رہی ہے اور مجھ پر ہنس رہی ہے،
میں نے شرم پیچھے چھوڑ دی اور اسے زیور کی طرح
اٹھالیا۔
(مانیکا و اسکر)

• کیا آپ کلیسا (چرچ) میں خدا کی عبادت کا مشاہدہ کرچکے ہیں؟ عبادت کے طریقے کی تشریع کیجیے۔

اسلام

ہندوستان میں اپار اور دیگر سنتھ کے زمانے میں عربستان میں ایک نئے مذہب کا آغاز ہوا جس میں ایک خدا کی عبادت پر زور دیا گیا۔ وہ نیامنہب اسلام تھا۔ اُسے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روشناس کیا تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربستان کے شہر مکہ معظمہ میں 570ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے کہا کہ خدا صرف ایک ہے۔ سارے انسان اُس کی مخلوق ہیں۔ جس طرح تمام بچے والدین کی نگاہوں میں مساوی رہتے ہیں اسی طرح سارے انسان خدا کے آگے مساوی درجہ رکھتے ہیں۔ خدا یا اللہ کی کوئی شکل نہیں ہے۔ اس لیے بتوں کی پرستش کرنا گناہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سارے انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں انہوں نے ساری انسانیت کے لیے محبت صدر جی پر زور دیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات قرآن شریف میں ہیں۔ قرآن مجید اسلام کی مقدس کتاب ہے۔ قرآن شریف کی چند ایک آیتیں پڑھیے۔



شکل 18.4 کیرالا میں مسجد چیرام، یہ ہندوستان کی پہلی مسجد سمجھی جاتی ہے۔

عیسائیوں کی مقدس کتاب انجلیل ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ہیں۔ اُن کے خطبے ”پہاڑ پروغز“ سے اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

مبارک ہے روح غربی جس میں خدا کی جنت ہے۔
مبارک ہیں وہ لوگ جو سوگ مناتے ہیں۔ انہیں آرام سے رکھا جائے گا۔

مبارک ہیں مسکین۔ انہیں زمین سے نوازا جائے گا۔
مبارک ہیں وہ لوگ جو راست بازی کے لیے بھوک و پیاس کی صعوبتیں جھیلتے ہیں انہیں مطمئن کیا جائے گا۔
مبارک ہیں رحم دل۔ انہیں رحم کا راستہ دکھایا جائے گا۔
مبارک ہیں صاف دل والے، وہ خدا کا دیدار کریں گے۔

مبارک ہیں امن کی راہ ہموار کرنے والے، انہیں خدا کے بچوں سے موسم کیا جائے گا۔
مبارک ہیں وہ جو حق کے لیے ستائے جاتے ہیں۔
اُن کے لیے آسمانوں کی سلطنت ہے

اپنے دشمنوں سے محبت کرو جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے دعا کرو۔ تم آسمانی بآپ کے بچے ہو۔ وہ سورج کو نیک و بد دونوں پر طلوع کرتا ہے اور پانی (بارش) عادل وغیر عادل دونوں پر بر ساتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کو گرفتار کیا گیا۔ اُن کے زمانے کے صاحب اقتدار لوگوں نے انہیں صلیب پر چڑھا دیا۔
حضرت عیسیٰ کو ماننے والا سینٹ تھامس روم کے تاجر ہو کے ہمراہ ہندوستان آیا۔ اپنے ساتھ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات بھی لایا۔ سینٹ تھامس نے جنوبی ہند میں عیسائیت کی اشاعت کی۔

پر زور دیتے ہیں۔ وہ مساوات، محبت اور بلا حاظ دولت، تعلیم اور سماجی مرتبہ کے سارے انسانوں کے احترام پر یقین کرتے ہیں۔ ان خیالات کو عوام کی ایک بڑی تعداد نے تسلیم کیا ہے۔ بادشاہوں اور حکمرانوں نے بھی ان تصورات کو اپنایا اور اپنی رعایا کو ان مذاہب پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے وسیع و عریض مندر، کلیسا میں اور مسجدیں تعمیر کر دیں۔ جس میں لوگ عبادت کرتے ہیں۔

مورخین نے سمجھنے کی کوشش کی کہ اس دور میں نئے خیالات کا کیوں اور کیسے وجود ہوا؟ اور وہ کیوں لوگوں میں مقبول ہوئے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جیسے قبیلہ اور چھوٹی سلطنتیں، بڑی سلطنتوں میں ضم ہو گئیں اسی طرح لوگ بھی خدا کے تصور سے متاثر ہوتے رہے۔ وہ کسی قبیلے، ذات پات اور چھوٹی سلطنت کے زیر لگدیں رہے۔

بادشاہوں اور شہنشاہوں نے ایسے خیالات کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے خود کو برتر خدا کے نمائندوں کی حیثیت سے پیش کیا۔ اس طرح اپنی رعایا کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کی۔

مورخین نے بھی محسوس کیا کہ امیر و غریب اور طاقتوروں اور کمزوروں کے درمیان اختلاف بڑھتا جا رہا تھا۔ کئی لوگ اس بڑھتی ہوئی عدم مساوات اور غریبوں اور کمزوروں پر ظلم و زیادتی سے ناخوش تھے شاید اسی لئے انہوں نے خدائے برتر پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہوئے تمام انسانوں کے درمیان مساوات لانے کی کوشش کی۔

اسی کے ساتھ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ لوگوں کی بڑی تعداد جو ان نئے خیالات سے اتفاق نہیں رکھتی تھی، اپنے قدیم نہ ہی روایات پر ہی کار بند رہی۔ درحقیقت بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خدا کی موجودگی کے قائل ہی نہیں ہوتے۔

سورہ فاتحہ:

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ حرم فرمانے والا ہے
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے ۰ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے ۰ روز جزا کا مالک ہے ۰ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھے ہی سے مدد چاہتے ہیں ۰ ہمیں سیدھا راستہ دکھا ۰ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ۰ ان لوگوں کا نہیں جن پر غصب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا ۰ آمین

اس کے علاوہ اسلام کا تعارف عرب اور ترک فاتحین کے ذریعہ بھی ہوا جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ مسلم علماء اور اولیاء تاجروں اور بادشاہوں کے ساتھ آئے اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سکونت پذیر ہو گئے۔ انہوں نے وحدانیت کی تعلیم دی جس میں خدائے برتر و بزرگ کی عبادت کی تلقین کی گئی اور اس خدا کے آگے سارے انسان مساوی ہیں۔

عربستان کے تاجروں نے ہندوستان میں اسلام کو متعارف کیا۔ وہ ہندوستان کی بند رگا ہوں میں آیا جایا کرتے تھے۔

- کیا آپ مسجد میں کسی کو خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھے ہیں۔ عبادت کے طریقے کو بیان کیجیے۔

ایک برتر خدا پر ایقان

کیا آپ نے اُن مشترکہ تصورات پر غور کیا ہے جو عیسایوں اور مسلمانوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ وہ سب ایک برتر خدا کے وجود کو مانتے ہیں۔ اُس کی عبادت کی ضرورت

کلیدی الفاظ

مجسم، نجات، اوتار، جاتکا کہانیاں

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. ایک بدھ مت کے راہب اور شکاری جمع کرنے والے کے درمیان ہونے والی بحث کا تصور کیجیے۔ وہ ایک دوسرے سے کیا اخذ کرتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ہونے والے مکالمے کو مختصر طور پر لکھیے۔ (AS6)
2. کیا آپ ابتدائی اور ویدک مذہب کے درمیان مشاہدیں اور اختلافات کو دیکھ سکتے ہیں؟ (AS1)
3. ابتدائی بھگوتاؤں اور شیوا کے ماننے والوں اور بدھ مت، جین مت کے ماننے والوں کی فکر میں کیا فرق پایا جاتا تھا؟
4. کس طرح پرانوں نے مختلف مذہبی اعمال کو ملک میں مربوط کرنے کی کوشش کی؟ (AS1)
5. کیا آپ ابتدائی عقیدوں اور تمدن ناؤں کے ہکلتون (مریدوں) کے عقیدوں میں پائے جانے والے اہم اختلافات کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟ (AS1)
6. کس طرح پیغمبر اسلام نے سارے انسانوں کی مساوات کا درس دیا؟ وضاحت کیجیے۔ (AS1)
7. صفحہ نمبر 160 پر ”ایک برتر خدا پر ایقان“ کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔ (AS2)
8. آپ کے علاقے میں حال میں منعقد مذہبی پروگرام پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔ (AS4)
9. دنیا کے نقشے میں حسب ذیل مقامات کی نشاندہی کیجیے۔ (AS5)
الف) یورشلم (بیت اللحم) ب) مکہ
ج) کیرالا د) چنائی ھ) امراءوی

زبان، تحریر اور عظیم کتابیں

دیکھا اپنے گاؤں جانے کے لیے شادنگر ریلوے اسٹیشن گئی۔ وہ جیران رہ گئی کیونکہ ریلوے کے نظام اعمال کا مختلف زبانوں میں اعلان ہوا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ شادنگر کا نام تین مختلف زبانوں سے لکھا گیا ہے۔ وہ تجربہ کرنے لگی کہ رسم الخط اور زبانوں کی مختلف شکلیں ہیں۔

زبان ہماری زندگیوں کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ ہم اُس کے بارے میں کبھی رک کر نہیں سوچتے۔ ہم زبان کی مدد سے سوچتے اور سمجھتے ہیں۔ ہم زبان کے ذریعہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ ہم اُس کی مدد سے دوسروں سے سمجھتے ہیں۔ ہم کھیل میں زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ ہم زبان کی مدد سے بہت سے کام انجام دیتے ہیں۔

1۔ ہم پہلے پہل زبان کو اپنے کام کی منصوبہ بندی اور تنظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کیا آپ کام کرتے ہوئے اپنے کام کے بارے میں بات نہیں کرتے؟

2۔ دوم یہ کہ ہم دوسروں کو متوجہ کرنے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ اُن سے کچھ کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ مثال: ”پرندے کی طرف دیکھیے“، ”اماں۔ میرے لیے وہ کھلونا خردیدیے“، ”ٹھہر جاؤ حرکت مت کرو۔“

3۔ ہم زبان کو کچھ نئی چیزیں تخلیق کرنے اور اُس سے لطف اندوڑ ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مزایہ فقرے، مزایہ الفاظ، ضرافت بھری نظمیں لکھتے ہیں۔ اُن پر خود ہنستے ہیں اور دوسروں کو بھی ہنساتے ہیں۔

4۔ مزید یہ کہ ہم زبان کی وساطت سے اپنے اطراف کی دنیا کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن چیزوں کا تصور کرتے ہیں جن کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہم زبان کا استعمال نہیں کریں گے تو کیا سوچ سکیں گے؟ اگر کوئی زبان نہیں ہوگی تو کیا ہم گزرے ہوئے ادوار اور



شکل 19.1 نام کی تختی۔ شادنگر ریلوے اسٹیشن

زبان کیا ہے؟

آپ کتوں کو بھوکتے اور پرندوں کو پچھلاتے ہوئے سنے ہوں گے۔ لیکن انسان ہی کرہ ارض پر زبان بولتے ہیں۔ انسان منہ سے جس طرح مختلف قسم کی آوازیں نکالتے ہیں۔ اس طرح کوئی جانور یا پرندے نہیں کر سکتے۔ زبان سے ہمیں بات کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

- مختلف جانوروں، پرندوں یا بارش، کاروں یا ٹرکوں کی آواز کی نقل کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہم کس قسم کی آوازیں نکالتے ہیں؟

مفہوم ایک ہے۔ لیکن وہ اُس شے کے لیے مختلف آوازیں اور علامتیں استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے لوگوں نے بہت سی زبانوں کو فروغ دیا۔ جیسے انگریزی، سنکرٹ، فارسی، چینی، ہندی، تلکوو غیرہ۔

بس اوقات ایسا بھی ہوا کہ لوگوں کا ایک گروہ جو ایک زبان بولتا تھا وہ مختلف ذیلی گروہوں میں بٹ گیا۔ اور ہر گروہ نے ایک پر امن زبان کی اساس پر مختلف زبانوں کو فروغ دیا۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ ساری زبانیں ایک خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ابتدائیں لوگوں کے ایک گروہ نے ایک زبان کی شروعات کی جسے ہم ابتدائی دراوڑی کہتے ہیں۔ جب یہ زبان والے دور دراز کے مقامات پر رہنے لگے اور دیگر لوگوں سے مربوط ہونے لگئے تو انہوں نے کئی زبانیں فروغ دیں۔ ان میں ٹمل، تلکوؤ میلائم، گونڈی وغیرہ۔ یہ زبانیں عام طور پر آج جنوبی ہند میں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں ایک اور زبان کا خاندان ہے جسے ہند آریائی خاندان سے موسم کیا جاتا ہے۔ اُس خاندان کی مشہور زبانوں میں سنکرٹ، ہندی، بنگالی، مرathi وغیرہ ہیں۔ ہندوستان میں کچھ اور زبانوں کے خاندان ہیں۔ جنہیں آپ اعلیٰ جماعتوں میں پڑھیں گے۔

جب لوگ سفر کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے گھل مل جاتے ہیں ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کی زبان سے بہت سے الفاظ اپنالیتے ہیں۔ آج تلکوؤ میں بہت سے الفاظ سنکرٹ، مرٹھی، عربی، فارسی اور انگریزی کے ہیں۔

تحریر اور رسم الخط

ہم رسم الخط کی مدد سے زبانیں سیکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس خصوصیں میں ہم بہت سے رسم الخط استعمال کرتے ہیں۔ ہم رومن رسم الخط (A,B,C,D,E,F)۔ دیوناگری رسم الخط (آ، ای، ای، او) عربی رسم الخط..... تلکوؤ رسم الخط اور تمیل رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ اصل میں ہم کوئی بھی زبان کسی بھی رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ حیدر آباد ان تمام رسم الخط میں لکھ سکتے ہیں۔

مقامات کے بارے میں کہانیوں کا تصور کر سکیں گے؟ ہم کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے تحقیق کرتے ہیں اور اپنی عقل کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اُس مسئلہ کا حل ہو پائے۔ لیکن ہم زبان کے بغیر نہیں کر سکتے۔

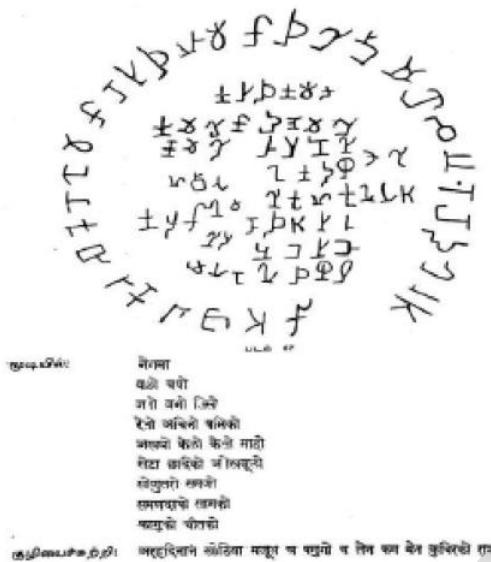
5۔ ہم اپنے احساسات اور تجربات کو زبان کے ذریعہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک قدیم دور میں شکاری غذا جمع کرنے والی عورت نے دور دراز مقام پر ایک ایسے درخت کو دیکھا جو کچے ہوئے چھلوں سے لدا ہوا تھا۔ اگر وہ زبان کا استعمال نہیں کرے گی تو کس طرح اپنے دوستوں سے کہے گی کہ اُس نے ایک درخت کہاں دیکھا؟ فرض کرو کہ آپ کو چوٹ لگی اور درد ہو رہا ہے۔ آپ اپنے والدین سے زبان کا استعمال کیتے بغیر اُس کے بارے میں کیسے کہہ سکیں گے۔

یقیناً آپ بھی بہت سی مثالیں سوچ سکتے ہیں کہ ہم کس طرح زبان استعمال کرتے ہیں اور کون سی زبان ہم سمجھ پاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے انسان ابتدائی زمانے ہی سے جب وہ جنگلوں میں غذا حاصل کرتا رہا، زبان استعمال کرتا رہا ہوگا۔ زبان سے لوگوں کو مدفنی اور وہ اپنے بچوں کو معلومات بھم پہنچاتے رہے۔ انہوں نے کیا دیکھا؟ کیا سیکھا اور کیا محسوس کیا؟ ہر نسل سابقہ نسل کی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے آگے بڑھتی ہے ہم ساری دنیا کے لوگوں کے خیالات سے سیکھ سکتے ہیں اور ہماری معلومات سے واقف کر سکتے ہیں۔ زبان دور دراز رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ وہ لوگ جو اس دنیا سے گذر رکھے ہیں اور وہ جو آج بقید حیات ہیں کیا یہ سب چیزیں حیرت انگیز نہیں؟

بہت سی زبانیں کیوں ہیں؟

لوگوں کا ایک گروہ جو ایک ساتھ رہتا ہے وہ زبان کو فروغ دیتا ہے۔ وہ ایک مشروب کو ایک نام سے پکارتے ہیں۔ جوان کی پیاس پانی کی طرح بجھاتا ہے۔ دوسرے لوگ اُس گروہ سے بہت دور رہتے ہیں۔ وہ اُس مشروب کو نیکو کہہ کر پکارتے ہیں۔ دوسرے اگر وہ اُسے تھانی کے نام سے موسم کرتا ہے۔ ان سب کا

بہت سے رسم الخط مثلاً دراوزی، متگو، تمل، چینی، ہم آج ہندوستان میں استعمال کرتے ہیں۔ وہ بڑی رسم الخط سے فروع پائے۔ اشوک نے بڑی رسم الخط کو استعمال کیا تھا۔ آندرہ پردیش میں ایک قدیم کتبہ ضلع کرشنا کے بھٹی پرولو میں پایا گیا۔ اُسے دو قبیل مسح میں کنڈہ کیا گیا تھا۔



شکل 19.4 بھٹی پرولو کتبہ

- آپ اپنانام ایک آرٹ پر جتنے چاہے اُتنے رسم الخط میں لیں۔ اُسے جماعت میں دھلائیں۔
 - متگو کے تین الفاظ کو دوسری زبانوں میں لکھیے۔ اُن لوگوں کے لیے آپ تگو رسم الخط استعمال کریں۔
- | | | | |
|---------|------|--------|-------|
| متگو | امان | تمل | تائی |
| انگریزی | مدرس | سنکریت | ماترو |
| فارسی | مادر | مراٹھی | آئی |
| ہندی | ماں | | |
- کس طرح ذیل کے افراد تحریر کا استعمال کرتے ہوں گے۔ کون لوگ اسے زیادہ استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں گے؟
- | | |
|---------------|--------|
| شہنشاہ | سوداگر |
| باشا | باشا |
| دہقانی عورتیں | کسان |
| پچاری | برہمن |
| فنکار | شاعر |
| سپاہی | مزدور |

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقیم کے لیے ہے۔ 2019-20

ہم نے رسم الخط بھی تیار کر سکتے ہیں۔ کیا آپ اپنا خفیہ رسم الخط فروع دینا چاہیں گے۔ کوشش کیجیے۔ اس میں کچھ مزا آئے گا۔ اب تمہیں یہ آسان اور مناق معلوم ہو گا۔ درحقیقت لوگوں کو رسم الخط فروع دینے کے لیے ہزارہا سال لگے۔ آج ہم اس رسم الخط کو آسانی سے استعمال کرتے ہیں۔

انہوں نے ابتداء میں تحریر کے بجائے صرف تصویریں بنائیں۔ اس اظہار کے لیے انہوں نے بھاگتی ہوئی بکری کی تصویر اُتاری۔ دوسری تصویر میں دوڑتے ہوئے پیروں کو دکھلایا۔ اس طرح بتدریج رسم الخط فروع پایا۔ چار ہزار سال پہلے وادی سندھ کے باشندوں نے رسم الخط کا استعمال کیا۔ لیکن اسے کیسے پڑھا جائے ہم واقف نہیں ہیں۔ آج ہندوستان میں ہم کئی رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔

मेरा नाम रघु	Hindi
నా పేరు రఘు	Telugu
ראג'ההَا ଦିଆ ନାମମୁଣ୍ଡିମ	Yiddish
میرا نام رگھو	Urdu
Jina langu ni raghu	Swahili
راغجا ها زیا ناممۇن دىم	Spanish

شکل 19.2 اینی شکل - مختلف قسم کے رسم الخط



شکل 19.3 وادی سندھ کا رسم الخط

• کہانیوں کو تصویروں کے ذریعے واضح کیجیے اور ایک تحریری کتاب تیار کیجیے۔

وید

ویدوں کو بھی ابتداء میں تخلیق کیا گیا اور انہیں زبانی سنایا گیا۔ اس طرح انہیں تین ہزار سال تک محفوظ رکھا گیا بعد میں انہیں لکھا گیا۔

رگ وید کی ایک دلچسپ نظم پڑھیے جو کائنات کی تخلیق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے:

کون جانتا ہے اسے وہ کس چیز سے پیدا ہوئی یہ
تخلیق کہاں سے وجود میں آئی؟ دیوتا کائنات کی
تخلیق کے بعد نمودار ہوئے کون جانتا ہے؟ وہ کس
طرح سے بنی؟
یہ تخلیق کہاں سے وجود میں آئی کیا اسے اس نے
بنایا ہے یا اس نے نہیں بنایا ہے۔ وہ جو اس کائنات کا
منظوم ہے۔ وہ بلند آسمان میں ہے۔ وہ جانتا
ہے یا شاید وہ بھی نہیں جانتا۔

(نادیا سکتا، رگ وید سے)

کیا آپ تجب کر رہے ہیں کہ دنیا کیسے شروع ہوئی؟
اس نظم میں یہ تصور کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ
کائنات کے آغاز سے پہلے سب کیا تھا کس طرح
کائنات شروع ہوئی۔ آپ اس موضوع کے
بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ لکھیے۔

عظیم رزمیہ۔ رامائی اور بھارت

رزمیہ عظیم سورماوں اور بہادر خواتین کے کارناموں کو کہا جاتا ہے۔ سورماوں اور بدی کی طاقتیں کے لکڑا کو بیان کیا جاتا ہے۔ ہر ملک میں یہ رزمیہ ہوتی ہے۔ ہندوستان میں دو اہم

لوگ کس چیز پر لکھتے تھے؟

ابتداء میں لوگ کپڑے، پتوں، درخت کی چھالوں وغیرہ پر لکھتے تھے جو وقت کے ساتھ مختلف ہو جاتا تھا۔ بعض لوگ گھڑوں کو کھکر کے اُن پر لکھا کرتے تھے۔ بعض گھڑے باقی بچے ہیں جو ابتدائی تحریریں طویل متن کے ساتھ آج تک محفوظ ہیں وہ اشوک کے کتبات میں جو چٹانوں اور پتھر کے ستونوں پر کندہ کروائے گئے۔

جنوبی ہند کے بہت سے مقامات پر لوگوں نے کھجور کے درخت کے پتوں پر لکھا۔ پتوں کو کاٹ کر ایک مخصوص ساخت بنائی جاتی تھی۔ وہ ایک پن کو قلم کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اُسے خشک پتے پر گھسیٹا جاتا تھا۔ اُسے سیاہ روشنائی سے رنگ دیا جاتا تھا۔ لوگ شمالی ہند میں بوجھل درختوں کی چھال استعمال کرتے تھے۔ وہ درخت ہمالہ کے علاقے میں پائے جاتے تھے۔ یہ درخت کے چھلکے کا غذی کی طرح ہوتے تھے۔ اُس پر بہ آسانی روشنائی سے لکھا جا سکتا تھا۔ اُس زمانے میں کاغذ کا وجود نہیں تھا

نظمیں، نغمے اور کہانیاں

آپ اپنے والدین اور بزرگوں سے بہت سی نظمیں، نغمے، کہاویں اور کہانیاں سنی ہوں گی۔ اُن میں سے پیشتر کہانیاں نہیں لکھی گئیں لیکن آپ کے والدین کی طرح نسل درسل زبانی سنائی جاتی رہیں۔ اُسے زبانی ادب کہا جاتا ہے۔ یہ وہ ادب ہے جو منہ سے منہ کو منتقل ہوتا رہا ہے۔ یہ ادب کی ابتدائی شکل ہے۔ قدیم زمانے کے لوگ، نظمیں، نغمے اور کہانیاں بناتے تھے۔ انہیں اپنے بچوں کو سنا تے تھے۔ وہ بڑے ہو کر اپنے بچوں کو سنا تے تھے۔ اس طرح وہ دنیا کو سمجھنے کے لیے اپنے فہم و ادراک کو کہا توں، ضرب الامثال کے ذریعے بچوں کو زبانی سنایا کرتے تھے۔

• آپ اپنے بزرگوں سے تین کہانیاں، تین نغمے اور دس کہا توں کو جمع کیجیے۔ انہیں ایک اشتہار پر تحریر کیجیے۔ اپنی جماعت میں نمایاں کیجیے۔

کسائی کوئی کی کہانی:

یہ گوتم بدھ کی مشہور کہانی ہے۔ کسی زمانے میں ایک کسائی کوئی نامی عورت تھی جس کا بیٹا مر گیا۔ وہ بہت غمگین ہوئی۔ وہ بچے کو اٹھائے شہر کی گلیوں میں پھرتی رہی اور بچے کو دوبارہ زندگی دینے کے لیے مدد مانگتی رہی۔ ایک رحم دل آدمی اُسے گوتم بدھ کے پاس لے گیا۔

گوتم بدھ نے کہا ”مٹھی بھرسوں کے بیچ مجھے لا کر دو، میں تمہارے بچے کی زندگی واپس لادوں گا۔“

کسائی کوئی خوشی سے اچھل پڑی اور فوراً یہ جوں کی تلاش میں نکل پڑی۔ لیکن گوتم نے اسے آہستہ سے روک دیا اور کہا ”بیچ ایسے خاندان کے گھر سے لائے جائیں جہاں کوئی بھی نہیں مرا۔“

کسائی کوئی گھر گھر گئی وہ جہاں بھی لئی اُسے معلوم ہوا کہ کسی نہ کسی کے باپ، ماں، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، بچے، چچا، بچی، وادا، پردادا مر ہکے ہیں۔

گوتم بدھ غمزدہ ماں کو کیا درس دینے کی کوشش کر رہے تھے؟

تمل میں سکنم ادب

قدیم زمانے سے جنوبی ہند کے ایک بڑے حصے میں تمل زبان بولی جاتی رہی۔ سکنم ادب نظموں کا مجموعہ ہے۔ جسے شاعروں اور شاعرات نے تخلیق کیا۔ انہوں نے سورماؤں کے بارے میں لکھا جنہوں نے اپنے قبائل کی مدافعت میں جنگیں کیں۔ انہوں نے بہادر غازیوں اور خوبصورت لڑکیوں، دلش مناظر اور ان کے انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کے متعلق لکھا ہے۔ اس نظم کو سکنم ادب سے پڑھیے۔ اس میں چھوٹے سے راجج کو خاطب کیا گیا۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقیم کے لیے ہے۔ 2019-20

رزمیہ راماں اور مہا بھارت ہیں۔ راماں میں رام اور سیتا کی کہانی ہے۔ رام اور راون کی جنگ ہے۔ راماں انسان کو ایک ایسا فرد بنانے کی کوشش کرتی ہے جو مثالی بیٹا، مثالی بیوی، مثالی بھائی، مثالی حکمران وغیرہ ہو۔ اسی رزمیہ کو سنسکرت ادب کی پہلی نظم کہا جاتا ہے۔ اسے ولیم کی نے لکھا تھا۔ ابتداء میں اسے در بدر گھومنے والے مبلغین زبانی سنایا کرتے تھے۔ بعد میں اسے لکھا گیا۔ مہا بھارت پچاڑ بھائیوں کے درمیان ہونے والے تصادم کے متعلق کہانی ہے۔ (کورو، پانڈووں) سوال تھا کہ کون سلطنت پر حکومت کرے گا؟ اس کا بالآخر ایک عظیم جنگ کی شکل میں اختتام ہوا۔ پانڈووں نے کرشن کی مدد سے جنگ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ مخصوصوں میں گھرے انسانوں کی شبیہ بنانے اور ان مخصوصوں کو سلیمانی کی وسیع پیمانے پر کوشش کرتی ہے۔ یہ دنیا کی ایک طویل ترین نظم ہے۔ اس میں سیکڑوں چھوٹی چھوٹی کہانیاں ہیں۔ اُسے ویاس نے لکھا اور اس در بدر گھومنے والے قصہ گو افراد نے زبانی سنایا۔ بعد میں اسے ضبط تحریر میں لایا گیا۔

مورخین کا خیال ہے کہ ان رزمیوں کو بہت پہلے لکھا گیا تھا لیکن انہیں ایک ہزار چھ سو برس (1600) قبل آخری شکل دی گئی۔

جا تکا کہانی

آپ نے ابتدائی اسیاق میں گوتم بدھ کے بارے میں پڑھا ہے اُن کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ وہ پہلے کئی بار پیدا ہوئے اور انسانوں اور جانوروں کو دھرم کی تلقین کی۔ اُن کے ماننے والوں نے گوتم بدھ کی ان پیدائشوں کے بارے میں کئی کہانیاں لکھیں۔ انہیں جا تکا کہانیوں کے روپ میں مرتب کیا گیا۔ وہ پیاری کہانیاں ہیں جنہیں آپ پڑھنا پسند کریں گے۔ ان کہانیوں کو جمع کیا گیا اور انہیں 1600 یا 1800 سال کے آس پاس لکھا گیا۔

سیاروں سے چکا چوند ہو جایا کرتے تھے۔ اُن کا شب و روز مشاہدہ کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آسمان کے ان سیاروں میں وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ بعض تبدیلیاں ہر آن ہو رہی ہیں۔ بعض تبدیلیاں کئی دنوں، مہینوں اور سالوں میں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ان تبدیلیوں کو احتیاط سے لکھا اور محسوس کیا کہ آسمان پر تین قسم کے سیارے نمایاں ہیں۔ سورج جو ہر روز طلوع ہوتا ہے اور غروب ہو جاتا ہے۔ ہمیں حرارت سے معمور کرتا ہے۔ چاند بڑا ہونے لگتا ہے اور ایک مہینے میں اوچھل ہو جاتا ہے۔ سیارے ستاروں کے پس منظر میں آہستہ متحرک ہوتے ہیں۔ ستارے آسمان پر چمکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ اُن کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کئی لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ستارے، سیارے، سورج اور چاند کائنات کے متعلق اپنے اندر اسرار رکھتے ہیں۔ انھیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اُن کا احتیاط سے مشاہدہ کرنا چاہیے۔ ان کی حرکتوں کا تجھیں لگانا چاہیے۔ ایسے ہی شخص کا نام آریہ بھٹ تھا۔ جس نے آریا بھٹم لکھی اور کہا کہ زمین گردش کرتی ہے۔ اس سے رات اور دن وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ سورج زمین کے اطراف گردش نہیں کرتا۔ اُس زمانے میں لوگوں نے اُس سے اتفاق نہیں کیا۔

قدیم زمانے کے آریہ بھٹ اور دوسرے ریاضی دانوں نے اشاریہ کا نظام اپنایا اور اعداد رقم کرتے رہے۔ جس طرح آج ہم عمل کرتے ہیں۔ ابتداء میں رویوں نے ایک سودو کو لکھا۔ یا ایک سوتائیس کو CXXVII
 $I=1, V=5, X=10, C=100$

انہوں نے کسی صفر کا استعمال نہیں کیا۔ اس سے اضافہ کرنے میں بہت سے مسائل پیدا ہوئے۔ اعشاریہ نظام اور مقامی قدر سے ہم انہیں بے آسانی 102 یا 127 لکھ سکتے ہیں۔ آج ساری دنیا میں اسی عددی نظام کو قبول کیا گیا ہے۔

”تمہاری سلطنت گھنے جنگل میں واقع ہے ہر طرف ہاتھیوں کے جھنڈ ہیں۔“

جیسا کہ وہاں گائے ہے، پھیلی ہوئی سیاہی بیلوں کی طرح دکھائی دے رہی ہے۔

مجھے تم سے کچھ کہنا ہے! تم اپنی دھرتی کو دیکھنے کے لیے ایسے محتاج بن جاؤ، جیسے تم اپنے بچوں کی پروش میں رہتے ہو۔

طب اور سرجری پر کتابیں

قدیم زمانے میں کئی افراد نے مطالعہ کیا اور معلوم کرنے کی کوشش کی کہ لوگ بیمار کیوں ہوتے ہیں؟ ان کا کس طرح علاج کیا جاسکتا ہے۔ جنگلوں میں زخمی ہونے والوں کی کس طرح مرہم پڑی کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے جڑی بوٹیوں اور دیگر اشیاء کو جمع کیا۔ دوائیاں بنائیں۔ ان کے علاوہ صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق لکھا۔ ان میں سے بعض کتابیں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان میں ایک مشہور کتاب چراکا سمہتا ہے۔ دوسری کتاب جو سرجری پر روشنی ڈالتی ہے وہ شرودتا سمہتا ہے۔ ان کتابوں نے یورپیک، روایتی ہندوستانی طبی نظام کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے لوگوں کو نہ صرف یہ بتایا کہ بیماری کے دوران کون سی دوائیاں لینی ہیں بلکہ ایک متوازن صحت مند زندگی گزارنے کے متعلق بھی نشان دہی کی۔

۰ آپ اپنے گھر کے حدود کے اندر طبی پودوں کی شاخات سمجھیے۔ یا اپنے پڑوں میں تلاش سمجھیے۔
 اُن پودوں کے استعمال کے بارے میں ایک فہرست تیار کیجیے۔

۰ اپنے والدین کی صحت اور طب کے بارے میں کہی گئی باتوں کو تحریر میں لایجے اور ایک مختصر سا کتاب پچھے تیار کیجیے۔

علم نجوم اور ریاضیات پر کتابیں

ہمارے آباوجداد اجرام فلکی جیسے سورج، چاند، ستاروں اور

سنکرتو ادب

کئے۔ کالیداس نے مہابھارت کی ایک کہانی کی بنیاد پر ایک ڈرامہ لکھا جو Abhignana Shakuntalam کے نام سے مشہور ہے یہ کہانی بادشاہ Dushyanta اور شکونتala کی کہانی ہے۔ ایک شکونتala دلچسپ ڈرامہ Mrichchhatika لکھا جس میں شہری لوگوں کی زندگی کے حالات کو بیان کیا گیا۔ کالیداس نے مختلف عنوانات پر مختلف طرز کی نظمیں لکھیں اور یہ ساری دنیا میں مشہور ہوئیں۔

☆ کالی داس کی کتابوں تحریروں کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے اور اس کی کہانی پر کمرہ جماعت میں ساتھی طبلاء کے ساتھ تبادلہ خیال کیجئے۔ کیا آپ کو یہ دلچسپ لگی؟ وجہات بیان کیجئے۔

کلیدی الفاظ

رزمیہ کتبہ ایورویڈ
سنگم ادب اعشاریہ کا نظام

قدیم ہندوستان کے اہم ترین فلسفیوں میں سے ایک Panini تھا جس نے سنکرتو زبان کی قواعد پر ایک کتاب اشنا ادھیلیا (Ashthadhyayi) لکھی۔ اس کتاب نے زبان کو باقاعدہ بنانے اور سخنے میں مدد کی۔ پیغمبلی نے اس کام کو مزید آگے بڑھایا اور اس نے پانیہ کی کتاب پر ایک تفصیلی تبصرہ لکھا۔ کشانوں کے دور میں اشوا گھوشانے بڑھا چریتا نامی کتاب لکھی۔ جو سنکرتو زبان کی اوپریں منظوم کہانی تھی جس میں گوتم بدھ کے حالات زندگی کو نظم کیا گیا۔

گپتوں کے دور میں سنکرتو کی بعض بہترین کتابیں لکھی گئیں۔ امرا سہما جو چندر گپت دوم کے دربار میں تھا اس نے امرا کوسا کے نام سے سنکرتو کی لغت تحریر کی۔ اس دور میں ڈرامہ کو ادب کی مشہور صنف اور تفتح کے مقبول ذریعے کے طور پر فروغ پا چکا تھا۔ بھاسا، ایک مشہور ڈرامہ نگار تھا۔ اس نے رامائن اور مہابھارت کے کہانیوں کی بنیاد پر تیرہ ڈرامے تحریر

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

- زبانوں کی کیا اہمیت ہے؟ (AS1)
- آپ یہ کیسے کہ سکتے ہیں کہ آریا بھٹ بابائے علم فلکیات تھا؟ (AS1)
- چرکا سہما اور سرترتا سہما کے درمیان فرق بیان کیجئے۔ (AS1)
- ریاضی کے میدان میں ہوئی چند ایجادات کو بیان کیجئے۔ (AS1)
- ایک کرنی نوٹ کا مشابہہ کیجئے اس پر موجود مختلف رسم الخط کو لکھئے۔ وہ کونی زبانیں ہیں جن کو لکھنے کے لیے ایک ہی رسم الخط کو استعمال کیا گیا ہے؟ (AS3)
- کسی جزیل نالج کی کتاب کا مشابہہ کیجئے اور تلگو زبان اور دیگر زبانوں کی پانچ عظیم کتابوں کی نہرست اور جدول بنائیے۔ (AS3)
- قدیم ہندوستانی سائنسدانوں کے کارنامے کیسے موجودہ دور کے سائنسدانوں کی ترغیب کا باعث بنے؟ (AS6)
- ہندوستان کے نقشے میں حسب ذیل مقامات کی نشاندہی کیجئے۔ (AS5)
 - (a) بہار (b) ٹالمناؤ (c) اتر پردیش (d) مہاراشٹرا (e) مغربی بنگال
- صفحہ نمبر 165 پر ”عظیم رزمیہ“ کے عنوان کے تحت دئے گئے یہ اگراف کو پڑھئے اور اس پر تبصرہ کیجئے۔ (AS2)

بت تراشی اور عمارتیں

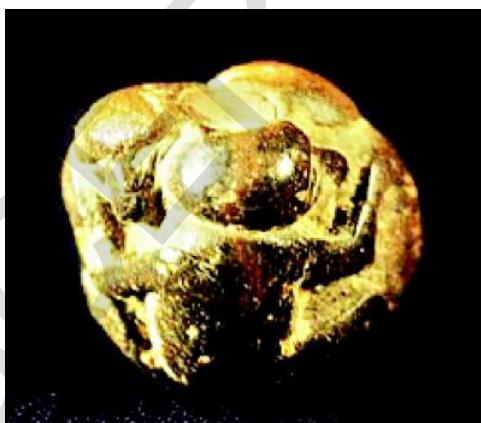
ماہرین آثار قدیمہ نے وادی سندھ کے قدیم ترین شہروں کی کھدائیاں کیں اور انہیں نقش پتھر اور کانے کے مجسمے ملے۔ اس کے علاوہ پتھروں پر کنڈہ کی گئیں مہریں اور پکی ہوئی چکنی مٹی کی تصویریں دریافت ہوئیں۔ وہ چار ہزار برس پرانی تھیں۔ آپ یہاں ان کی کچھ تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ اسے قدرتی انداز میں بنایا گیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان کا کیا مصرف تھا۔



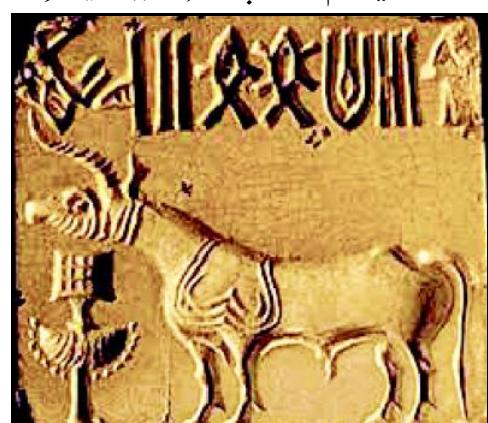
شكل 20.3 ایک ایتادہ لڑکی کے کانسے کا مجسمہ



شكل 20.1 ایک اہم شخص کا اوپری دھڑ۔ وہ پچاری یا حکمران تھا



شكل 20.4 ٹھیکری پرماتادیوی کی تصویر



شكل 20.2 ہڑپ کی ایک خوبصورت مُہر۔ سامنڈ کو دکھلاتے ہوئے۔

کیا آپ کے خیال میں تلنگانہ کا علاقہ بھی ہڑپہ تہذیب کا حصہ تھا؟ کیا تلنگانہ کے لوگ ہڑپہ کے لوگوں سے واقفیت رکھتے تھے؟ کیسے؟

☆

آپ کسی مقام کا دورہ کرتے ہیں تو کیسے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ مقام گاؤں ہے یا شہر؟

☆

شہروں میں ایسی کوئی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں جو گاؤں میں انجام نہیں دی جاتیں؟

☆

آپ کے خیال میں ماہرین آثار قدیمہ کسی مقام کے قدیم باقیات کی مدد سے یہ کیسے فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ مقام گاؤں تھا یا شہر؟ کیا آپ ان قدیم شہروں کی ان باقیات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جو کسی گاؤں کی باقیات میں دستیاب نہیں ہوتیں؟



ہڑپہ کے شہر۔ بر صغیر کے ابتدائی شہر

باب ششم میں آپ نے پڑھا کہ کیسے لوگوں نے خانہ بدوش زندگی بھیت شکار جمع کرنے والوں کی طرح ایک طویل مدت تک زندگی گزاری۔ لگ بھگ 10,000 سال قبل لوگوں نے جدید دمشق اور فلسطین میں زراعت اور مویشی پالنا شروع کیا۔ بر صغیر ہندوستان کے شمال مغرب میں بلوچستان کے علاقے میں سات ہزار تا آٹھ ہزار سال قبل کے ابتدائی گاؤں دستیاب ہوئے۔ مختلف علاقوں میں لوگوں نے دھیرے دھیرے زراعت شروع کی اور کئی لوگ اب بھی شکار اور غذا جمع کرنے کے کام کرتے رہے۔ لیکن ابتدائی شہر کب وجود میں آئے؟ ہندوستان کے بر صغیر میں یہ لگ بھگ 5000 سال قبل شمال مغربی علاقوں بلوچستان، سندھ، پنجاب اور گجرات میں ابتدائی شہر وجود میں آئے تھے۔ ماہرین آثار قدیمہ نے کھدائیوں میں بڑے بڑے شہروں کی باقیات کو تلاش کیا ہے۔ حالانکہ ہم ان شہروں کے ناموں سے واقف نہیں ہیں، ہم ان کو ان جدید گاؤں اور شہروں کے ناموں سے پکار سکتے ہیں جہاں یہ قدیم شہروں کی باقیات دستیاب ہوئی ہیں۔ آپ نے مشہور شہروں ہڑپہ، موہنگودارو، کالی بنگان اور لوٹھال جیسے شہروں کے نام تو سنے ہوں گے۔ یہ بر صغیر کے قدیم شہروں میں سے ہیں۔ یہ شہر شمال میں افغانستان سے جنوب میں گجرات تک اور مشرق میں پنجاب اور ہریانہ سے مغرب میں بلوچستان تک پھیلے ہوئے تھے اور کئی مشترک خصوصیات رکھتے تھے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین نے تاریخ کے اس مرحلہ کو ظاہر کرنے کے لیے ایک مشترک نام ”ہڑپہ کی تہذیب“ استعمال کیا ہے۔ بعض اوقات اسے وادی سندھ کی تہذیب بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس تہذیب سے متعلق اکثر مشہور مقامات دریائے سندھ اور اسکی معاون ندیوں کے سیرابی علاقے میں پائے جاتے تھے۔

☆ ان علاقوں میں بہنے والی دریاؤں کے نام تلاش کیجئے۔ ان مقامات کی ایک نقشے میں نشانہ ہی کیجئے اور دیکھئے کہ یہ حیدر آباد سے کتنی دوری پر ہیں؟

شہر کیا ہوتے ہیں؟

کے شہروں کی تعمیر معیاری اور یکساں سائز کی کپی اینٹوں سے کی گئی۔ یہ ان شہروں کی نمایاں ترین خصوصیت تھی۔ کئی اہم شہروں میں بہترین منصوبہ بند شہری ترقی دیکھی گئی، شہر کا خاکہ بھی معیاری تھا اور وہاں سیدھی سڑکیں جو ایک دوسرے کو شطرنج کے بورڈ کی طرح قطع کرتی تھیں، دیکھی گئیں۔ سڑکوں کے کنارے نالیوں کا انتظام تھا جو گھروں سے گندے پانی اور بارش کے پانی کو بہا کر لے جاتی تھیں۔ اکثر شہروں کو دو حصوں میں تقسیم دیکھا گیا۔ ایک حصہ بلند و بالا محلات پر مشتمل تھا جہاں اہم عوامی دفاتر جیسے گودام، ہال اور بڑی عمارتیں تھیں۔ دوسرا حصہ عام لوگوں کی رہائش کا تھا جس میں دستکار، تاجر، اور دیگر عام لوگ رہا کرتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران محل میں زندگی بس کرتے تھے، اسی حصہ سے کام کا جام دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ عام لوگوں سے متاز رہیں۔

☆ کیا آپ نے شہر کی ترتیب (Lay out) میں با اثر افراد کے رہائشی علاقوں یا کام کا ج کے علاقوں اور عام لوگوں کے رہائشی علاقوں میں کوئی فرق دیکھا ہے؟ یہ فرق کیوں پائے جاتے ہیں؟

ہر پہ کی تہذیب کے شہروں میں کس قسم کے دستکار اور فنکار رہا کرتے تھے؟ آپ اینٹوں اور عمارتوں کی مدد سے ایک قسم کے فنکاروں کا اندازہ کر سکتے ہیں یعنی کہاڑا اور معمار۔ ہر پہ کے دور کے کہاڑا ہندوستانی تاریخ کے بہترین گھڑے بنایا کرتے تھے، اور ہمہ اقسام کے مٹی کے گھڑے اور گڑیاں بنایا کرتے تھے۔ ہر پہ تہذیب کے شہروں کے باشندے مختلف قسم کے دھاتوں کا استعمال کرتے تھے جیسے تانبہ، چاندی، ٹن وغیرہ۔ وہ لوگ مخلوط دھاتوں جیسے کانسہ کو بھی استعمال کرتے تھے۔ البتہ وہ لوگ لوہے کے استعمال سے ناواقف تھے جو طویل عرصے کے بعد ہندوستان میں استعمال میں لا یا گیا تھا۔ انہوں نے تانبہ کا استعمال کم کیا کیونکہ وہ بہت کم مقدار میں دستیاب ہوتا تھا۔ ہر پہ کے لوگوں نے اپنی روزمرہ ضروریات کے لیے پتھر اور لکڑی کا استعمال جاری رکھا۔ انہوں نے کاٹنے کے لیے پتھر کے لمبے اور نفیس بلیڈوں کا استعمال کیا، نفاست سے تراشے گئے پتھر کے مہر

یہ کتاب حکومت تلگانے کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

شہروں سے مراد ایسے مقامات ہیں جہاں کثیر تعداد میں لوگ آباد ہوتے ہیں اور وہاں پر روزگار کے لیے زراعت یا شکار یا غذا کھانا کرنے کا کام نہیں کرتے۔ شہروں میں لوگ تین یا چار قسم کے پیشوں میں مشغول رہتے ہیں۔ دستکار یا فنکار جیسے کمہار، لوہار، سنار، بڑھی، معمار، پتھر کاٹنے والے وغیرہ، تاجر جو دوسرے لوگوں کی بنائی ہوئی اشیاء کو شہر اور شہر سے باہر کے مقامات سے خریدتے اور فروخت کرتے ہیں، حکمران جیسے بادشاہ، امراء، پوہت یا پنڈت، اور انتظامی عہدیدار اور سب سے آخر میں غریب مزدور اور فوجی جو دوسروں کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں۔ شہر کے اکثر لوگ نہ تو کاشت کرتے ہیں اور نہ ہی فصلیں اگاتے ہیں اس لیے وہ کسانوں کی اگائی ہوئی فصلوں اور چڑواہوں کے فراہم کردہ دودھ اور گوشت وغیرہ پر انحصار کرتے ہیں۔ شہری ان اجنس کو کسانوں پر ٹیکسوں کے ذریعے حاصل کرتے ہیں یا پھر دستکاری کی اشیاء کے تبادلے سے حاصل کرتے ہے۔ پس آج کی طرح ابتدائی دور میں بھی لوگ غالباً دیہاتوں یا جنگلات میں زندگی بس کیا کرتے تھے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں حکمرانوں کے مکانات کے باقیات اور دستکاروں کے مکانات کی باقیات یکساں ہوتی ہیں یا مختلف؟ کیسے؟

☆ کیا آپ کے خیال میں یہ ممکن ہے کہ صرف کسی شہر کی باقیات کا مشاہدہ کر کے یہ بتایا جائے کہ تاجر کہاں رہتے تھے؟

☆ آپ کے خیال میں کسان، شہری لوگوں کو کیوں اپنے پیداوار دینے پر راضی ہوتے ہوں گے؟

شہروں کی خصوصیات

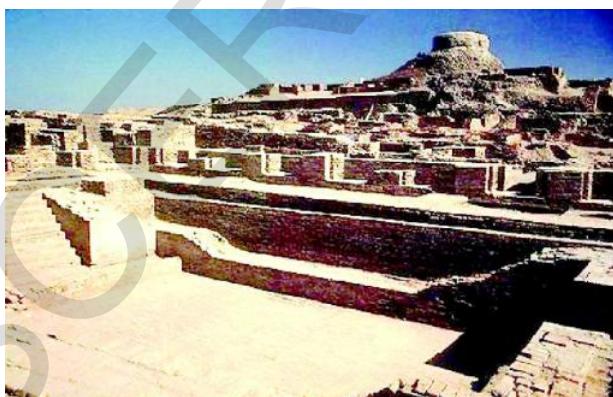
ہر پہ تہذیب کے شہر چار ہزار چھ سو سال قبل تیزی سے وجود میں آئے اور لگ بھگ سات سو سال تک ترقی کرتے رہے اور تین ہزار نو سال قبل زوال پذیر ہو گئے۔ ہر پہ تہذیب



تصویر۔ 20.5۔ لوچال کی گودی (Dockyard)۔ اس مقام پر کھڑے کئے جانے والے جہاز کے سائز کا اندازہ کریں (طول و عرض۔ 37 میٹر مشرق سے مغرب تک، 22 میٹر شمال سے جنوب تک)

زبان (Language)

ہمیں ہڑپ کے دور کے لوگوں کی تحریر کردہ کوئی کتابیں دستیاب نہیں ہوئیں۔ البتہ ہمیں مہروں پر محض تحریریں ملی ہیں اور ہم یہیں جانتے کہ انہیں کیسے پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ وہ کوئی زبان بولتے تھے اور کیا ان کے درمیان کوئی عمومی زبان بھی تھی یا نہیں۔ اور اس بات کی خبر بھی ہم کوئی نہیں ہے کہ وہ لوگ کن ناموں سے ایک دوسرے کو پکار کرتے تھے، انکے حکمرانوں، انکے دیوی دیوتاؤں اور انکے شہروں کے نام کیا تھے؟ آپ کے مذہبی عقائد کے بارے میں آگے ابواب میں پڑھیں گے۔



تصویر۔ 20.6۔ موہنجدارو کا محل

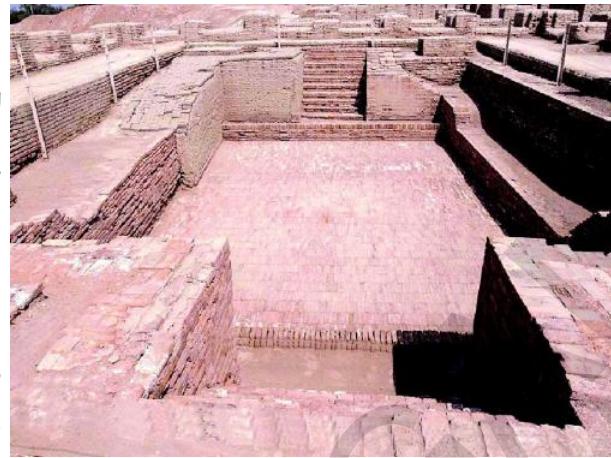
تجارت میں استعمال کئے جاتے تھے۔ خوبصورت اور رنگین پتھر کے مکلوں کو زیوارت کے طور پر اور پتھر کے ہی اوزان کو تجارت میں استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے کپاس اور اون کے کپڑوں کی بنائی کی۔ جن کے بعض اجزاء بعد میں دستیاب ہوئے۔ انہوں نے سمندری سیپوں کا استعمال کر کے روزمرہ کے استعمال کی چیزیں بنائیں جیسے کہ کفگیر، چچے اور چوڑیاں وغیرہ۔

ہڑپ کے شہروں میں مہروں اور اوزان کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ وہاں کثیر تعداد میں تاجر پائے جاتے تھے جو ایک مقام سے دوسرے مقام کو تجارت کیا کرتے تھے۔ درحقیقت وہ لوگ دور دراز کے علاقوں جیسے عراق وغیرہ سے تجارت کرنے کے لیے سمندری جہازوں میں سفر کرتے تھے جہاں کئی شہر موجود تھے۔ وہ لوگ اشیاء اور چیزوں کی حمل و نقل کے لیے بیل گاڑیوں اور کشتیوں کا استعمال کرتے تھے۔

☆ کیا آپ کے خیال میں ایک ہی دستکار تمام اشیاء تیار کرتا تھا یا مختلف اشیاء کو تیار کرنے کے لیے مختلف دستکار ہوتے تھے؟ ایسا کیوں تھا؟

سے بہنے والی دریائے میں خشک ہو گئی تھیں جبکی بناء پر وہاں کے لوگوں کو مزید مشرق کی جانب یعنی دریائے گنگا کی طرف منتقل ہونا پڑا۔ وہ لوگ وہاں کے مقامی لوگوں سے کھل مل گئے جو کاشتکاری اور مویشی پالن کرتے تھے۔ بہر حال ہٹرپہ تہذیب کے عظیم شہر میں دفن ہو کر ہمیشہ کے لیے ناپید ہو گئے۔ یہ شہر دوبارہ دریافت کئے گئے جب ماہرین آثار قدیمہ نے گم شدہ تہذیبوں کا باقاعدہ مطالعہ کرنا شروع کیا۔

☆ کیا آپ ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جنہوں نے اپنا ذریعے روزگار تبدیل کیا؟ جیسے کاشتکاری سے کارخانہ میں ملازمت، یادفتری کام یا تجارت؟ یا کارخانوں میں کام کرنے والے جو بازار یا مارکٹ میں دیگر کام کرتے ہوں، یا وہ لوگ جنہوں نے کام کی تلاش میں اپنے آباد اجادوں کے مقام کو چھوڑ دیا اور نئے مقامات پر آباد ہو گئے؟ ان کی زندگیوں کے حالات کو بیان کیجئے اور انکے مسائل اور انکو درپیش چیزوں کو بیان کیجئے۔



تصویر-20.7۔ موئنجودارو کا عظیم حمام

(رقبہ 7 x 11.8 میٹر)

حکمران (Rulers)

ہم یہ نہیں جانتے کہ ان شہروں پر کون حکومت کرتے تھے۔ چونکہ اکثر شہر بڑے وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے تھے اور جسکی وجہ سے ان میں کئی ایک خصوصیات مشترک تھیں، اس لیے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں پر کوئی نہ کوئی مرکزی اختیارات کا مالک ہوگا جو ان تمام چیزوں میں باقاعدگی پیدا کرتا ہوگا۔ البتہ ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ یہ مرکزی اختیار کسی بادشاہ کے پاس تھا کیسی پروہت یا پنڈت کے پاس، یا پھر منتخب ارکان کے گروپ کے پاس تھا۔ غالباً یہ اختیارات والے افراد محلات میں رہائش پذیر ہوتے تھے اور وہاں سے شہری باشندوں پر حکمرانی کرتے تھے۔

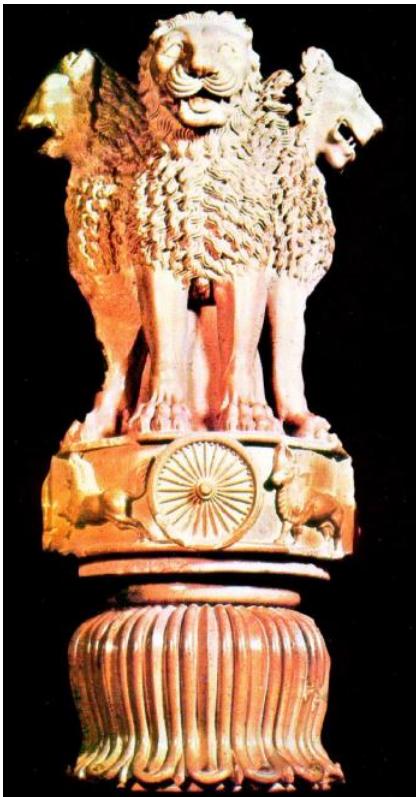
روزگار میں تبدیلی

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہٹرپہ کے شہروں کے وجود میں آنے کے لگ بھگ سات سو سال بعد یہ زوال پذیر ہو گئے۔ تجارت اور دستکاری پیداوار ختم ہونے لگی اور لوگ شہروں سے دیہاتوں کی طرف جانے لگے۔ کئی سورخین کا خیال ہے کہ ان علاقوں



تصویر-20.8۔ موئنجودارو کی ایک گلی میں پانی کی نکاسی کا نظام

یہ ستون اور شیروں کا سر مور یا حکمرانوں کی طاقت اور شان و شوکت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان سروں کا رام پروا کے سانڈ کے سر سے قابل کیجیے؟ یہاں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ سانڈ زیادہ اصلی اور پرسکون دکھائی دیتا ہے۔ وہ ہڑپا کی مہر کے سانڈ کی طرح دکھائی دیتا ہے۔



شکل 20.10 شیروں کا سر۔ سارنا تھ



شکل 20.11 سانڈ۔ رام پروا

وادیِ سندھ کی تہذیب کے بعد کے مجسمے

Sculpture after Indus Valley Civilisation

بعد میں دھرات کے مجسموں کافی مہاراشرایمیں پھیل گیا۔ کھدائیوں کے دوران بعض دلش کا نسے کے مجسمے برا آمد ہوئے۔ انہیں غالباً تین ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا۔ کیا وہ محلونے تھے؟



شکل 20.9 ڈیما آباد کے کانے

2200 سال قبل موریا اؤں کا دور بہت تراشی کے بعد کا اہم دور تھا، شہنشاہ اشوک نے مختلف علاقوں میں بہت زیادہ اوپنچے اور تکلیے ستون لگوائے جو ایک ہی پتھر سے تراشے ہوئے تھے۔ ان ستونوں پر اشوک کے پیغامات کندہ کیے جاتے تھے۔ ان کے آخری سر سے پر چند جانوروں کی شکلیں بھی ہوتی تھیں انہیں سر ستون (Capitals) کہا جاتا تھا۔ ان میں سب سے اہم سارنا تھ کے شیروں کا سر ہے اس ستون کو اشوک نے لگوایا یہ چار شیروں کے سرستوں کو ظاہر کرتے ہیں اور دھرم چکر کو واضح کرتے ہیں۔

- آپ کیا محسوس کرتے ہیں کہ شیر اصلی ہیں یا نقلی معلوم ہو رہے ہیں۔ جو سنگ تراش کے آگے ہیں۔

- انہیں آپ نے اکثر و پیشتر دیکھا ہے۔ ان شیروں کی تصویریں آپ نے کہاں دیکھی ہیں۔

بدھ مت کے استوپا اور خانقاہیں

نیچے دی گئی تصویر ہندوستان کے مشہور سانچی استوپا کی ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ ایک نصف کردہ کی طرح ہے۔

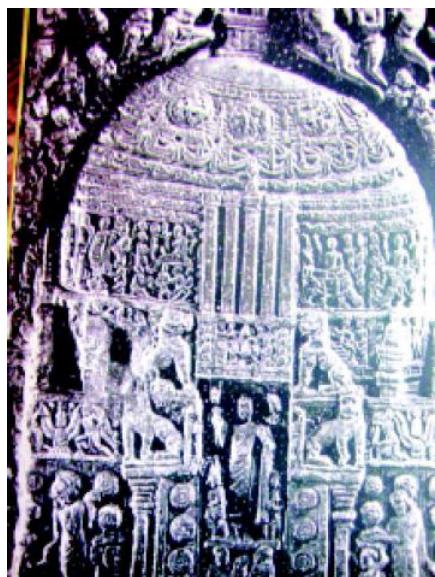
اس استوپا کو چبوترہ پر بنایا گیا ہے۔ استوپا کے درمیان میں گومتم بدھ یا سر کردہ راہبوں کی باقیات دفن رہتی ہیں۔ باقیات جسم کے حصوں جیسے دانت، ہڈی، بال وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ وہ نصف کردہ مکمل طور پر بند رہتا ہے۔ اُس نے جس طرح مندر میں داخل ہوا جاتا ہے ویسا داخلہ ممکن نہیں۔ اُس کے اوپر ایک ستون ابھرتا ہے۔ اس کی بلندی پر چھتریاں ہوتی ہیں۔ استوپا ایک پتھر کے احاطے سے گمرا رہتا ہے اور دروازہ پر آرائش کی جاتی ہے۔ ابتداء میں اشوك کے زمانے میں یہ میٹی، اینٹ اور لکڑی سے بنائے جاتے تھے۔ بعد میں انہیں پتھروں سے بنایا جانے لگا۔

ستوپا کی کئی معنوی جہتیں ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے



شکل 20.12 مدھیہ پر دلیش میں سانچی کا استوپا

استوپا: تصویر کرو دیکھیے۔ یہ نصف کردہ کی طرح ہے۔ جس طرح سے آسان دکھائی دیتا ہے۔ جب آپ اُسے دیکھتے ہو۔



شکل 20.14: امراویتی اسٹوپا کے

مرقعہ کو دیکھا اور انہیں اندن لے گئے بعض کیواڑ کی تختیوں کو مدرس کی میوزیم میں رکھا گیا ہے۔ ان تختیوں کو دیکھ کر لوگ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ ماضی میں کتنے شاندار رہے ہوں گے۔ انہیں از سر نو تغیری ہونے والے سٹوپا کا کیواڑ کی تختیوں سے مقابل بیجیے۔



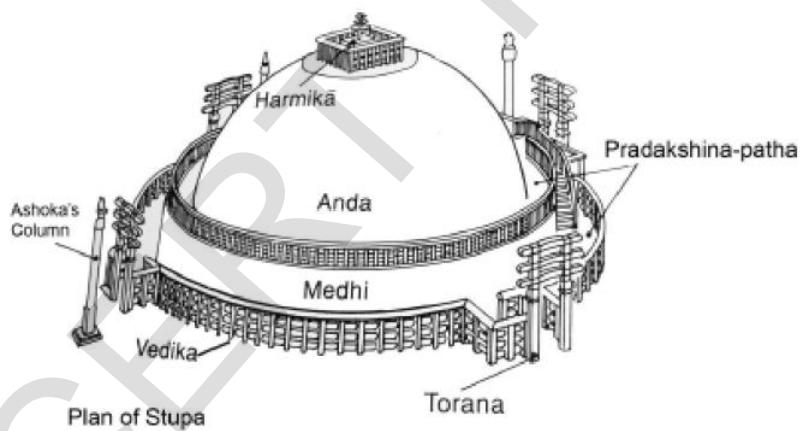
شکل 20.13 ضلع کھم کے نیلاکنڈہ پلی میں بدھ مت کا اسٹوپا کیا آپ جی ہوئی اینٹوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

آندرہ پردیش کے ضلع گنھور میں امراویتی کا اسٹوپا بہت مشہور ہے۔ 1900 برس قبل شاتاواہنوں کے دور میں بنایا گیا۔

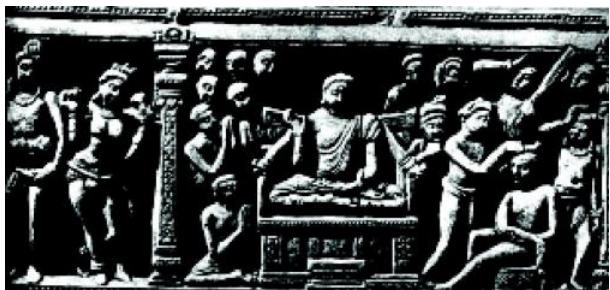
سٹوپا میں ایک بت تراش کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کیا آپ چوٹی پر کچھ اڑانے والی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آسمانی دیوتا تصویر کیئے جاتے ہیں۔ وہ گومت بدھ کی پرستش کرنے کے لیے آئے۔ آپ نیچے چند مردوں اور عورتوں کو سرجھ کائے پرستش کرتے ہوئے دیکھیں گے۔

آپ دروازے پر چار شیروں کو دیکھیں گے۔ وہ کس چیز کی علامت ہیں؟

آج امراویتی کا اسٹوپا ایک ٹیلا سا ہے۔ ہمیں تصور کرنا پڑے گا کہ یہ 1900 برس پہلے کیسا رہا ہوگا۔ آپ سٹوپا کی تصویر سے دیکھ سکتے ہیں کہ وہ تختیوں کی تصویروں سے معمور ہے۔ گومت بدھ اور ان کی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ انگریزوں نے ان تصویروں



شکل 20.15 امراویتی کے اسٹوپا کی دوبارہ تغیریں



شکل 20.17 ناگر جنا کنڈے سے تختی

اس میں چھ شہزادوں اور ایک حجام اپالی کے سنگھا (جماعت) میں داخل ہونے والے منظر کو پیش کیا جا رہا ہے۔ گومبده نے شہزادوں کو انکساری کا درس دینے کے لیے اپنے اپالی کو داخلہ دیا۔ گومبده کے بازو اپالی ایک چھوٹی سی میز پر بیٹھا ہوا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔



شکل 20.18 نیچے سانچی کی تختی پر دیہاتوں کی روزمرہ کی زندگی پیش کی گئی ہے

یہ خوبصورت تختی ہے۔ اس میں ایک گاؤں میں گومبده کی آمد کو دکھلایا گیا ہے۔ اس تختی میں لوگوں کی سرگرمیاں دکھائی گئی ہیں۔ کیا آپ ایک فہرست بناسکتے ہیں۔ کیا آپ آج کے دیہاتوں میں ایسے ظاہر دیکھ سکتے ہیں۔ گومبده کے مشہور مجسمے گندھارا اور شمال مغرب، متحور اور اتر پردیش میں سارنا تھم میں پائے گئے۔ (شکل 17.11)

اس قسم کے مجسمے ناگر جنا کنڈہ میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ ویہارا خانقاہیں تھیں جہاں بدھ مت کے راہب رہا کرتے تھے۔ جہاں مذہبی تعلیم دی جاتی تھی۔ عام طور پر ایک ویہارا میں آنگمن میں چھوٹے کمرے ہوا کرتے تھے۔ وہاں ایک جگہ ہوتا تھا۔ جس کے کنارے گومبده کا مجسمہ

یہ کتاب حکومت تلاگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20

دوسرا اہم سٹوپا ناگر جنا کنڈہ کا ہے۔ وہ اکشوکو حکمرانوں کی راجدھانی و جنے پوری کا حصہ تھا۔ یہ دریائے کرشنا کے کنارے تھا۔ و جنے پوری میں کثیر تعداد میں مندر، خانقاہیں اور محلات تھے۔ وہاں ایک خوبصورت تماشہ گاہ (اسٹیڈیم) اور گھاٹ تھے جو دریا تک جاتے تھے۔ آج بقیتی سے وہ سارا شہر پانی میں غرقاً ہو گیا اور ناگر جنا ڈیم میں مل گیا۔ بتوں کی ایک بڑی تعداد اور باقیات کو پانی سے نکالا گیا اور انہیں قریب کی میوزیم میں رکھا گیا۔

نیچے ناگر جنا کنڈہ اور امراویتی کے بتوں کی تختیوں کو دیکھیے۔ ان تختیوں میں جنوبی ہند کی ابتدائی سنگ تراشی کی سرگرمیوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ اُن سے آپ کو اُس دور کے لوگوں کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ سنگ تراشوں نے بڑی اور مکمل تصویریں بنانی شروع کیں۔ گومبده کے بڑے مجسموں سے لوگوں کو پُران، خاموش اور ایک متنیں شخصیت کا پتہ چلا۔



شکل 20.16 امراویتی سے تصویروں کی ایک تختی
اس میں گومبده ایک ہاتھی (نالا گری) کو خاموش کر رہا ہے ہیں۔ شاہی ہاتھی بے قابو ہو گیا تھا۔ گلی کے لوگ دہشت زدہ ہو گئے تھے۔ گومبده کو دیکھ کر ہاتھی خاموش ہو گیا اور ان کے آگے اپنا سرخ کر دیا۔ وہ کس طرح تختی پر کہانی بیان کرتے ہیں؟ اس کہانی کا کیا پیام ہے؟

ہوتے تھے۔ بوڑھے اور نوجوان ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ مختلف شہروں کے تعلیم یافتہ لوگ اپنے شکوک و شہباد کو دور کرنے بیہاں آیا کرتے تھے۔ دربان آنے والوں سے مشکل سوالات کرتے تھے۔ انہیں اطمینان بخش جواب دینے کے بعد ہی اندر جانے کی اجازت دی جاتی تھی۔ وہ میں سے سات آٹھ آدمی جواب دینے کے قابل نہیں ہوتے تھے۔

چٹانوں کو تراش کر چیتیا اور ابتدائی مندر تعمیر کیے گئے

ستواہنوں کے دور میں تاجر، فنکار، باڈشاہوں نے مہاراشٹر کے مختلف مقامات جیسے کارلے، بھاجا، کنہیرے اور ناسک میں چیتیا اور ویہارا بنانے کے لیے فیاضی سے عطیات دیتے۔ انہیں پہاڑی مقامات پر غاروں کی طرح بنایا گیا۔ پھر وہ کارگر، چھلنی اور ہتھوڑے سے چٹانوں کو تراشہ کرتے اور ایک ساخت بناتے۔ انہیں نجار اور لکڑی کا کام کرنے والے کمل کرتے۔

انہوں نے بڑے عبادت خانے، اسٹوپا اور راہبوں کے لیے کمرے چٹانوں میں بنائے۔ سنگ تراشوں نے انسانوں، جانوروں اور گوم بدھ کے خوبصورت مجسمے تراشے۔ کارلے چیتیا کی ان تصویریوں کو دیکھیے جنہیں 2100 برس قبل بنایا گیا۔

- مردو زن کا مجسمہ بنایا گیا۔ کیا ان کا مساوی درجہ ہے اپنی رائے دیجیے۔

- کون سا حصہ چیتیہ کا پہلے اور بعد میں کندہ کیا گیا۔

ہوتا تھا۔ اُس حجرہ کو چیتیا کہا جاتا ہے۔ وہ راہبوں کی عبادت کا ہال تصور کیا جاتا تھا۔

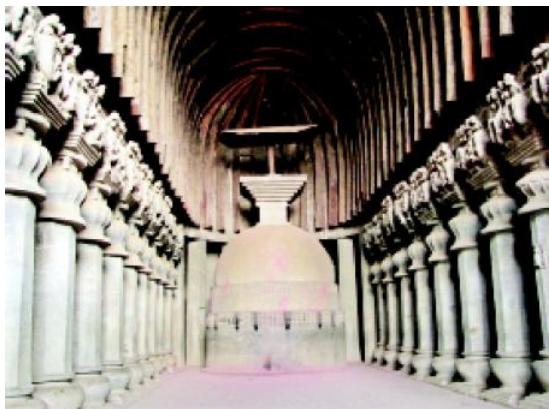
ناسک اور کارلے کی پہاڑیوں کے مقامات پر کھدا یاں کی گئیں اور غاروں میں ویہار پائے گئے۔ بیہاں ڈلش بٹ تراشی کے نمونے ملے۔ آپ ذیل میں ان کے بارے میں پڑھیں گے۔

تکشا شیلا، ناگار جنا کنڈہ، ناندہ میں دیگر ویہاروں کو اینٹ یا پتھر سے بنایا گیا۔ وہ علم و ادب کا مرکز بنے۔ ویہارا میں راہبوں نے شاگردوں کو بدھ مت کی کتابیں پڑھائیں۔ راہب ویہارا میں پڑھانے کے علاوہ لوگوں کی بیماریوں کا بھی علاج کرتے تھے۔ ہمیں ویہاروں میں کتبات سے پتہ چلتا ہے کہ عام لوگ (مردو زن) کسانوں، تاجریوں، سپاہیوں اور فن کاروں نے ان ویہاروں کی تعمیر اور اخراجات کے لیے دل کھول کر عطیات دیتے۔

بدھ مت کے علم و ادب کے مقدس مقامات نے دوسرے ممالک کے زائرین کو ممتاز کیا۔ چینی سیاح، فاہیان، ہیون سانگ، اسنگ نے گوم بدھ کی زندگی کے وابستہ شہروں اور ویہاروں کا دورہ کیا۔ انہیں زائرین کہا جاتا ہے جو عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں۔

ہیون سانگ اور دوسروں نے مشہور بدھ مت کی ناندہ (بہار) یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ وہ اُس زمانے کی مشہور خانقاہ تھی۔ اُس نے اُسی طرح بیان کیا ہے:

”اس ناندہ اعلیٰ قابلیت اور صلاحیتوں کے حامل تھے۔ وہ گوم بدھ کی تعلیمات پر سنجیدگی سے عمل پیرا تھے۔ خانقاہ کے کرتا دھرتا بہت سخت تھے اور ہر فرد اُن کے احکامات پر کار بند رہتا تھا۔ سارا دن بحث و مباحثہ



شکل 20.20 چیتیا کے اندر



شکل 20.19 بیرونی دروازہ - غار میں چیتیا۔ کارے



شکل 20.21 و شکل 20.22 مجسمے۔ کارے



شکل 20.23 قدیم بدھ مت کا مندر۔ سانچی

کلیدی الفاظ

اسٹوپا	ویہارا	چیتیا
راہب	رسم الخط	خانقاہ

اُس زمانے میں نجار، میسٹری، مٹی، لکڑی اور پتھروں سے مندر اور چیتیا بنارہے تھے۔ اُن میں بعض مندر کرشنا اور دوسرے گوتم بدھ کے لیے تھے لیکن وہ باقی نہیں رہے۔ مدھیہ پردیش میں سانچی کے مقام پر ہمیں ایک قدیم ترین پتھر کا مندر ملا ہے۔ اُس کی ساخت سیدھی سادھی ہے۔ اُس میں صرف ایک کمرہ (اُسے گر بھاگریہا) کہا جاتا ہے۔ اُس میں گوتم بدھ کا مجسمہ رکھا ہوا ہے۔ ایک کھلا ہوا ساتبان ہے جس کی دیواریں نہیں ہیں۔ اُس کے صرف ستون ہیں۔ دروازے اور ستون پر آرائش و زیارتی کی گئی ہے۔ مندر پر ہموار چھت ہے۔ اُس پر کوئی لقناوار نہیں ہے۔ اُسے 1600 برس قبل بنایا گیا۔ اُس کی تصویر یہ پیکھے۔

اپنی معلومات میں اضافہ کیجئے

1. اشوك نے اپنے ستونوں پر شیروں، سانڈوں کے بجائے گائے اور طوطوں کو منتخب کیوں نہیں کیا؟ اگر آپ اُس کی جگہ ہوتے تو کون سے جانور کا انتخاب کرتے۔ اپنی ترجیح کی تائید میں اسباب بیان کیجیے۔(AS1)
2. آندھر پردیش کے بہت سے اسٹوپا (شالی ہندم، ناگ جنا کنڈہ، امراؤتی) وغیرہ دریاؤں کے کنارے ہیں۔ راہبوں نے اسٹوپاؤں کی تعمیر کے لیے ان مقامات کا انتخاب کیوں کیا؟(AS1)
3. اُس مجسمہ کو دیکھیے جس میں ہاتھی کو خاموش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض لوگ بلندی سے اُس منظر کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ لوگ کون تھے؟ آپ کا کیا خیال ہے؟(AS1)
4. صرف چٹانوں کو کاٹ کر بنائے گئے ویہار اور چیتیا ہی باقی رہ گئے۔ آپ کی کیارائے ہے۔(AS1)
5. چیتیا کاسی مندر سے تقاضہ کیجیے۔ کیا چیتیا اور مندر میں کی جانے والی عبادت کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟
6. بدھ مت کے اسٹوپا، چیتیا مقدس کیوں ہے؟(AS6)
7. بدھ مت کے راہبوں نے ویہار اور چیتیا کو کس طرح استعمال کیا؟(AS1)
8. ہندوستان کے نقشے میں بدھ مت اور جین مت کے مقامات کی نشاندہی کیجیے。(AS5)
9. صفحہ نمبر 178 کا پہلا پیرا گراف کا مطالعہ کیجیے اور اس پر تبصرہ کیجیے۔(AS2)

منصوبہ۔ عملی کام

آپ اپنے گاؤں یا ٹاؤن میں عبادت کے مقام کا دورہ کیجیے اور عمارت کی تصویر اُتاریے۔ عمارت کے ہر حصے کا نام معلوم کیجیے۔ اس کے استعمال اور مفہوم کی وضاحت کیجیے۔ اس عبادت کے مقام کے متعلق ایک روداد لکھیے۔ اس کا مظاہرہ اپنی جماعت میں کیجیے۔

سر سبز تلنگانہ

ذیل کی تصاویر دیکھیے اور دونوں کا مقابلہ کیجیے۔؟



شکل: 2

رکھا جاسکے۔ جو کہ تمام جانداروں، انسان اور حیانوں کی پروش اور بقا کے لیے نہایت ضروری ہے۔ درختوں کی کثافت کی وجہ سے تلنگانہ میں جنگلات پر محیط علاقہ صرف 24% رہ گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں کم بارش اور پانی کی قلت سے متعلق مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

ہمیشل جنگل کے کٹاؤ، جنگلات کے انحطاط، اور ان انحطاط جنگلات میں بہت زیادہ زمینی کٹاؤ کی وجہ سے جنگلی جانور جیسے بندر، ریپچھ، چیتا وغیرہ رہائشی علاقوں میں داخل ہو کر عوام کو پریشان کر رہے ہیں۔

تلنگانہ حکومت نعوظیم شجرکاری پروگرام پر عمل آوری کے اقدامات کر رہی ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ جملہ جغرافیائی رقبہ میں متوقع 33% رقبہ کا احاطہ کیا جاسکے۔ اس کی منصوبہ بندی دو مرحلوں میں کی گئی ہے۔

(i) نتیجہ جنگلاتی علاقہ (Notified Forest Area) میں شجرکاری کے اقدامات
(ii) نتیجہ جنگلاتی علاقہ (Notified Forest Area) کے باہر شجرکاری کے اقدامات



شکل: 1

☆ پہلی تصویر میں بتائے گئے حالات کی وجوہات کے بارے میں غور کیجیے؟

☆ مذکورہ بالا تصویریوں کے حالات سے اپنے علاقے کے حالات کو ملاحظہ کر کر مقابلہ کیجیے؟

☆ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے حالات دوسری تصویری کی طرح ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟

تلنگانہ ($15^{\circ} 46' 0''$ اور $19^{\circ} 47' 0''$) شمالی عرض البلد اور ($16^{\circ} 77' 0''$ اور $13^{\circ} 43' 0''$) طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ سطح مرتفع دکن کے نصف خشک علاقے میں واقع ہے۔ یہاں کی آب و ہوا عموماً گرم اور خشک رہتی ہے۔ یہاں پر ناکافی وغیرہ متوقع بارش کے ہونے سے برگ ریز جنگل، جھاڑیوں کے جنگل پائے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی قومی جنگلاتی پالیسی 1988ء کے مطابق ضروری ہے کہ جملہ جغرافیائی رقبہ کا 33% حصہ جنگلات سے بھرا ہوا ہو، تاکہ مستقل و پائیدار ماخول اور ماحولیاتی توازن کو برقرار

طبعی خصوصیات کے حامل پودے جیسے نیم، تلہی، وغیرہ بادام، آم سپوٹا، جام، سیتا چھل (شریفہ) وغیرہ، پھول والے پودے جیسے چنبلی، گیندا، گلاب، گل مہر وغیرہ اور چند گیر پودے شاہ بلوط، انجیر، برگد، خوبانی وغیرہ جیسے پودے مذکورہ مقامات پر لگائے گئے۔

اگر ہم زیادہ سے زیادہ پودے اور درخت لگائیں تو زیر زمین پانی کی سطح میں اضافہ اور بارش کے حصول کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ تالاب اور کنوؤں کے لبریز ہونے سے زرعی زمینوں کو بہتر طور پر آپاشی کی سہولت فراہم کی جاسکتی ہے۔ بھیڑ، بکری، گائے جیسے پالتو جانوروں کو بہ آسانی چارہ دستیاب ہوتا ہے۔ گھاس کے میدان، سبزہ زار، مویشیوں کے لیے بہ آسانی فراہم ہو سکتے ہیں۔

صنعتوں، سواریوں کے ذریعہ اور کازی اینڈ چن جلانے سے ہونے والی فضائی آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ جنگلاتی پیداوار جیسے لکڑی، بانس، جڑی بٹیاں، برگ آہوس، جلانے کی لکڑی، شہر، چھل، نیچ وغیرہ ان جنگلوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ پرندے اور جنگلی جانور یہاں اپنا بسیرا کر سکتے ہیں۔ اور وہ رہائش علاقوں میں بے جا مداخلت کر کے کوئام کو پریشان نہیں کرتے۔

☆ جنگلات کی وسعت میں اضافہ، کس طرح برسات میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے؟

☆ آپ کے شہر رگاؤں و علاقے اگر سرسبز و شاداب ہو جائیں تو کس طرح کے حالات ہو جائیں گے؟ محسوس کریں۔

شجرکاری ہم میں سے کئی افراد کا شوق تو ہوتا ہے مگر ان پودوں کی مناسب نگہداشت اور تحفظ ایک مسئلہ ہے۔ عام طور پر ہم پودے تو بہت لگاتے ہیں مگر ہماری عدم توجہ سے کئی پودے نشوونما نہیں پاتے۔

عظمیم شجرکاری سرگرمیوں کے لیے سڑک کے دونوں جانب، ندیوں، نہروں کے کنارے، شجر سے عاری پہاڑ، تالاب کے پشتے اور ساحلی علاقے، اسکوں اور کاجس، مذہبی مقامات، محلہ جات، عوامی زمینات، بلدیات صنعتی علاقوں اور زرعی علاقوں وغیرہ کو منتخب کیا گیا۔



شکل 3: طلباء شجرکاری کرتے ہوئے۔

☆ آپ کے مدرسہ میں ”ونامہ اتسو“ پروگرام کس طرح منعقد ہوا؟

☆ آپ کے مدرسہ میں لگائے گئے مختلف قسم کے پودوں کی نہرست تیار کیجیے؟

اس مقصد کے حصول کے لیے ریاست بھر میں 230 کروڑ پودے لگانے کی تجویز کرھی گئی۔ ریاست کے محکمہ جنگلات اور دیگر محکموں کی جانب سے 4000 سے زائد نرسیریز Nurseries کا قیام عمل میں لا یا گیا۔ جن کے ذریعہ شجرکاری مہم میں حصہ لینے والے تمام افراد کو مفت میں پودے سربراہ کئے گئے۔ زندگی کے تمام شعبہ حیات سے متعلق افراد، حکومتی ادارے، عہدیداران جیسے ٹکٹر، معزز شہری، عوامی نمائندے، بجس، پولیس، نامور افراد وغیرہ نے اس پروگرام کو کامیاب کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے۔ مدرسہ میں اساتذہ، طلباء اور سماجی افراد بھی شجرکاری پروگرام میں حصہ لے رہے ہیں۔ طلباء و اساتذہ جماعت واری اساس یا گروپ کی شکل میں، لگائے گئے پودوں کو متینی لکیر اس کی نگہداشت کی ذمہ داری نبھار ہے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے فاضل اوقات میں مدرسہ کے اوقات سے پہلے یا بعد میں پودوں کو پانی ڈالنا، Tree Guard لگوانا، خاردار حصار بندی جیسے کام انجام دے رہے ہیں۔ سرکاری مدارس میں اس قسم

کی شجرکاری پروگرام کو بہتر طریقے سے عمل میں لانے پر بہت افزائی کے لیے یو اورڈ سے نواز اجرا ہے۔

چند مدارس کے اساتذہ طلباء کو ان کے گھروں کے اطراف، رہائشی علاقوں میں شجرکاری کے لیے پودے فراہم کر رہے ہیں۔ اس طرح سے اولیائے طلباء، سماج و معاشرہ بھی بالراست شجرکاری میں اپنا اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں۔ 230 کروڑ پودوں کو لگانے کے "عظیم شجرکاری پروگرام" کا حصول تب ہی ممکن ہے جب سماج کے تمام افراد پوری دلچسپی و توجہ سے اس پروگرام میں شامل ہوں۔ دیگر چند مدارس میں "ایک فرد۔ ایک پودا"، "Each One - Plant One" لگانے کے پروگرام پر عمل آوری کی جا رہی ہے۔

☆ اپنے علاقے میں ہونے والی شجرکاری کے بارے میں کمرہ جماعت میں بحث کیجیے۔

☆ آپ کے گاؤں رہشہر یا علاقے میں دستیاب درختوں رتفیعی مقامات، پارکس کے بارے میں بحث کیجیے؟



یہ کتاب حکومت تلاگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2019-20



شکل 4: شجرکاری معد حصار بندی (Tree Guards)

ہندوستان کا فاریسٹ میں

جادو مولائی پائیونگ، ریاست آسوم کے ضلع جورہاٹ کا جنگلاتی مزدور ہے۔ اس نے 16 سال کی عمر میں "سماجی جنگلاتی پروگرام 1979ء میں بحیثیت مزدور شامل ہوا یہ پراجیکٹ مسلسل 5 سال تک جاری رہا۔ اس پراجیکٹ کی تیکیل کے بعد تمام مزدور چلے گئے۔ لیکن وہ پراجیکٹ سے منسلک رہ کر ذاتی طور پر مزید درخت لگاتا رہا۔ 20 سال تک وہ بہما پڑاندی کے ریتیلے پشتوں پر تقریباً 1360 ایکٹر پر محیط علاقہ میں کئی درخت لگا کر ان کی حفاظت کی اس کے اس عمل سے وہ علاقہ ہرے بھرے جنگل میں تبدیل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ جنگل اسی کے نام "مولائی جنگل" سے موسم ہوا اور اس کو "ہندوستان کا فاریسٹ میں" کہہ کر بلا یا جانے لگا۔ مولائی کو ملک کا چوتھا بڑا توی اعزاز "پدم شری" دے کر عزت بخشی گئی۔

لگائے گئے تمام پودوں کی حفاظت ہو رہی ہے یا نہیں جانے کے لیے ریاستی حکومت نے "جیو ٹیا گنگ" (Geo Tagging) کا آغاز کیا۔ مدارس، ادارہ جات و مختلف مقامات جہاں پر ضرورت ہو وہاں Tree Guard کو عہدیداروں کی جانب سے سربراہ کیا گیا۔ ان پودوں کی

وناچیوی رامیا

ریاستِ تلنگانہ میں ضلع کھم کے دبھی منڈل ریڈی پلی گاؤں کا باشندہ (70 سالہ) دری پلی رامیا جو ”وناچیوی رامیا“ کے نام سے عوام میں مقبول ہوا۔ اس نے ”درخت لگاؤ اور زندگی بچاؤ“ نعرہ کے تحت نہ صرف تقاریر کیں بلکہ اس پر عمل کر کے بتالایا۔ مقامی لوگ اس آدمی کو اچھی طرح جانتے ہیں جو بیجوں سے جیبیں بھر کر، سائیکل پر پودے لاد کر بھاری بوجھ کے ساتھ میلوں تک سائیکل پر سفر کر کے شجر کاری کرتا تھا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ ماہول کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے کہ بخرازیوں میں بھی شجر کاری کی جائے۔ اس نے نہ صرف پودے لگائے بلکہ انکی مدد اشت کرتے ہوئے دیگر افراد و اداروں کو شجر کاری کی ترغیب دی تاکہ شجر کاری ایک سماجی تحریک بنے۔ ماہول کے تحفظ، میں اس کی ان تھک جدوجہد و ماہول کو سبز بنانے کی مثالی کوشش نے اس کو ملک کے عظیم المرتبت ایوارڈ ”پدم شری“ سے نواز گیا۔

کلیدی الفاظ

سرسبز

زیریز میتی ذخائر آب

آلودگی

ماہولیاتی توازن

اپنے اکتساب میں اضافہ کیجیے۔

- 1- تلنگانہ میں سرسبز و شادابی میں اضافہ کیوں ضروری ہے؟ (AS1)
- 2- جنگلات کے استعمالات کیا ہیں؟ (AS1)
- 3- پودوں کی حفاظت کے چند اقدامات بیان کیجیے؟ (AS1)
- 4- سڑک کے دونوں جانب درخت کس طرح ہماری مدد کرتے ہیں؟ (AS1)
- 5- شجر کاری سے متعلق شائع شدہ خبروں کے تراشوں کو جمع کر کے الیم تیار کیجیے۔ (AS3)
- 6- سال حال آپ کے علاقے میں ”وناہما اسوم“، کس طرح منعقد کیا گیا؟ (AS4)
- 7- جنگلات کے فروغ کے لیے چند نظرے تیار کیجیے؟ (AS6)

اظہار تشکر

ہم ڈاکٹر کے این آنندن ماہر لسانیات کیරالا، سری جندر سرور ق ڈیزائنس، ایکالاویا، ڈاکٹر پی دکشا مورتی، موظف نائب ڈاکٹر تلنگانہ کیڈی کی، سری اے آر کے مورتی موظف نائب ڈاکٹر تلنگانہ کیڈی کی، دیبا سرینیواس، کریمکا و متواتھ، رام مورتی شrama کے مشکور ہیں۔ کتاب ڈیزائنس اور صورت گیری میں معاونین کا بھی شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اشکال، Flickr اور انٹرنیٹ کے توسط سے (Creative Common License) کے ذریعہ حاصل کی گئی ہیں۔ حاصل کردہ تمام تصاویر 28 فروری 2012ء سے قبل کی ہیں۔

تعلیمی معیارات

کمرہ جماعت کاظم: اس بات پر دھیان دینا چاہیے کہ بچے کتاب میں دیے گئے اسباق کو سمجھنے کے لیے مناسب وقت دے سکیں۔ دوران سبق دیے گئے سوالات مواد کے فہم میں معاون ہیں۔ یہ سوالات مختلف قسم کی نویعت جیسے سبب اور اثرات، ذہنی تربیت، تصورات پر توجہ، مشاہدہ، تجربہ، غور و فکر اور تخيّل، عکاسی، وضاحت وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ہر سبق میں مثالوں اور کلیدی الفاظ کے ذریعہ بنیادی تصورات پر ذہنی تصورات کے ذریعہ بحث کی گئی ہے۔

(1) تصورات کی تفہیم: تلاش، جستجو اور بحث و مباحثہ کے ذریعہ بنیادی تصورات کے علم کو فروغ دیا گیا ہے۔ ہر موضوع کے مطلع، ترجیحی اور مشاہدے وغیرہ کو مثالوں کی وساطت سے پیش کیا گیا ہے۔ (AS1)

(2) دیئے گئے متن کا مطالعہ اور فہم حاصل کر کے ترجیحی کرنا: بسا وقایت کسانوں، کارخانے کے مزدوروں اور وہ تصویریں جو متن میں استعمال کی گئی ہیں جو راست طور پر تصورات کی ترجیحی نہیں کرتیں بچوں کو بنیادی خیالات کو اخذ کرنے اور تصویریں وغیرہ کی تشریح کرنے وقت دینا چاہیے۔ (AS2)

(3) ترسیلی مہارتوں: نصابی کتابیں طالب علم کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ جو شہری علاقے میں رہتا ہے وہ اپنے نتیجہ نمائندوں کے بارے میں معلومات اکٹھا کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک بچہ جو دیہی علاقہ میں مقیم ہے وہ آپاشی، تالاب کی مہیا سہولتوں کے متعلق معلومات جمع کر سکتا ہے۔ یہ معلومات نصابی کتاب سے مل نہیں سکتیں۔ ان کی وضاحت تک جانا چاہیے۔ منصوبوں اور عملی کام کے ذریعہ پیش کردہ معلومات میں ایک اہم خصوصیت ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ تالاب کے بارے میں معلومات اکٹھا کرتے ہیں۔ وہ تحریر میں مواد کے ساتھ اس کی تصویر یا نقشہ بھی بناسکتے ہیں۔ وہ حاصل کردہ معلومات کو تصویریں یا اشاروں کے ذریعہ ہی پیش کر سکتے ہیں۔ معلومات کے سلسلے میں معلومات کا حصول، اعداد و شمار، دستاویز اور تجزیہ شامل ہوتا ہے۔ (AS3)

(4) جدید مسائل پر روشنی ڈالنا اور عمل ظاہر کرنا: طلباء کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ وہ اپنے حالات زندگی کا مختلف علاقوں یا مختلف اداروں کے لوگوں سے تقابی جائزہ لیں۔ ان حالات کے تقابی جائزہ میں ایک جواب ممکن نہیں۔ واقعات کے ممکن وجوہات بتلاتے ہوئے اپنی معلومات اور تشریح کو صحیح بتلانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ (AS4)

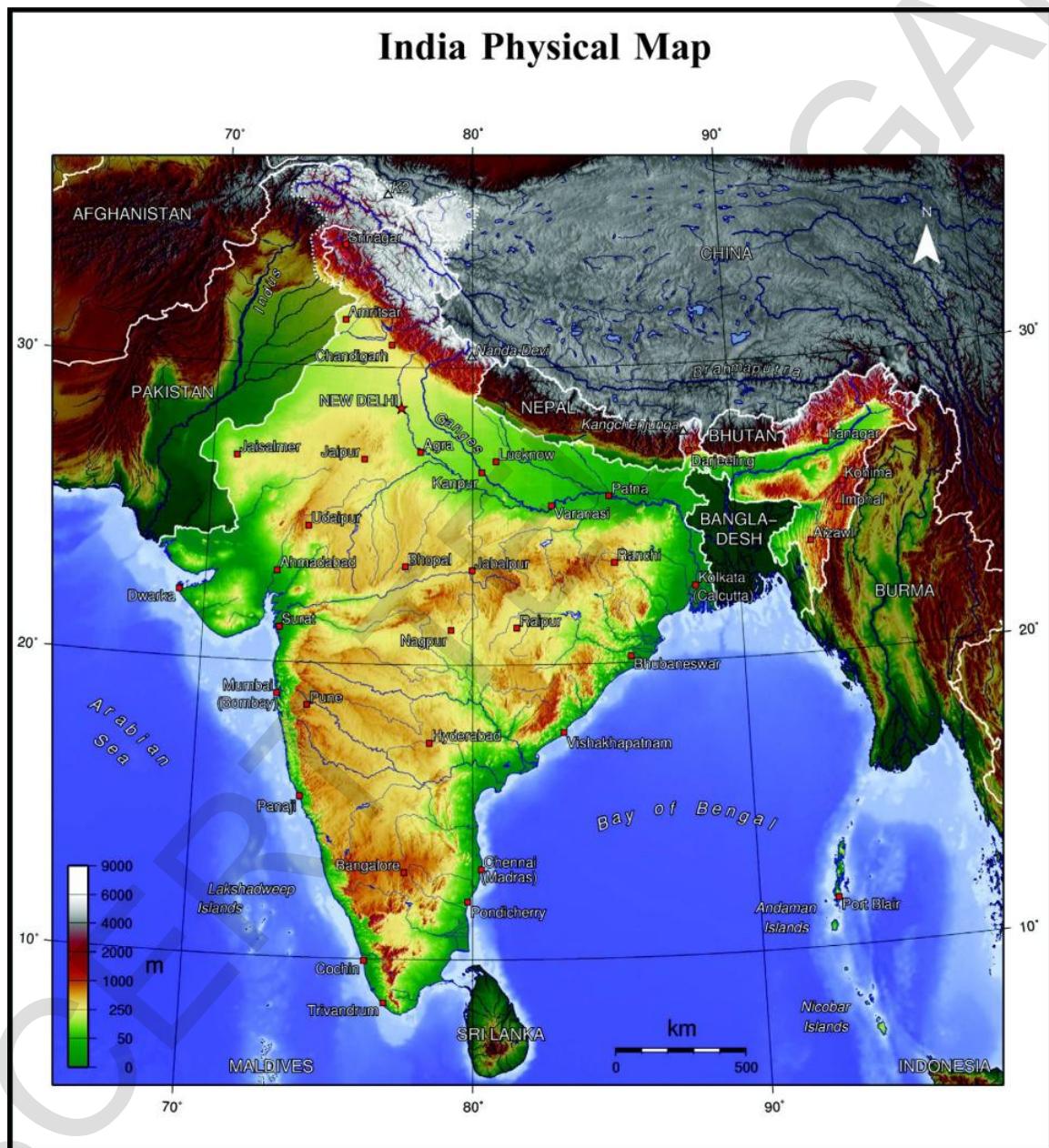
(5) نقشہ جاتی مہارتوں: نصابی کتاب میں مختلف اقسام کے نقشے اور تصویریں دیے گئے ہیں۔ نقشہ کے تعلق سے صلاحیتوں کو بڑھانا چاہیے۔ مقامات کو مجرداً نہیں پیش کرنا ایک اہم بات ہے۔ اس صلاحیت کے فروغ کے مختلف مراحل ہیں۔ آپ کی جماعت کے نقشہ کو اُتارنے کے لیے نقشہ میں فاصلے اور بلندی کو سمجھنا ہوگا۔ نصابی کتاب میں عکاسی، اشارات، تصویریں استعمال کی گئی ہیں۔ وہ تصویریں صرف اشارات کے لیے نہیں بلکہ وہ فن سے متعلقہ ہیں۔ بعض دفعہ وہاں کچھ عملی سرگرمیاں ہیں۔ جیسے عنوان کو تحریر کرنا، طرز تعمیر وغیرہ کے متعلق تصویریں کا مطالعہ کرنا وغیرہ۔ (AS5)

(6) تحسین، تو صیف اور حساسیت: ہمارے ملک میں زبان، ثقافت، ذات، پات، مذہب، جنس کے تعلق سے وسیع تر تکشیریت پائی جاتی ہے۔ سماجی علم میں ان مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے اور اختلافات کے تعلق سے طباہ کو ترغیب دی جاتی ہے۔ جماعت ششم اور هفتم تک سماجی علم کی نصابی کتاب دیکھیے جس میں استاد کے لیے تعارف موجود ہے۔ (AS6)

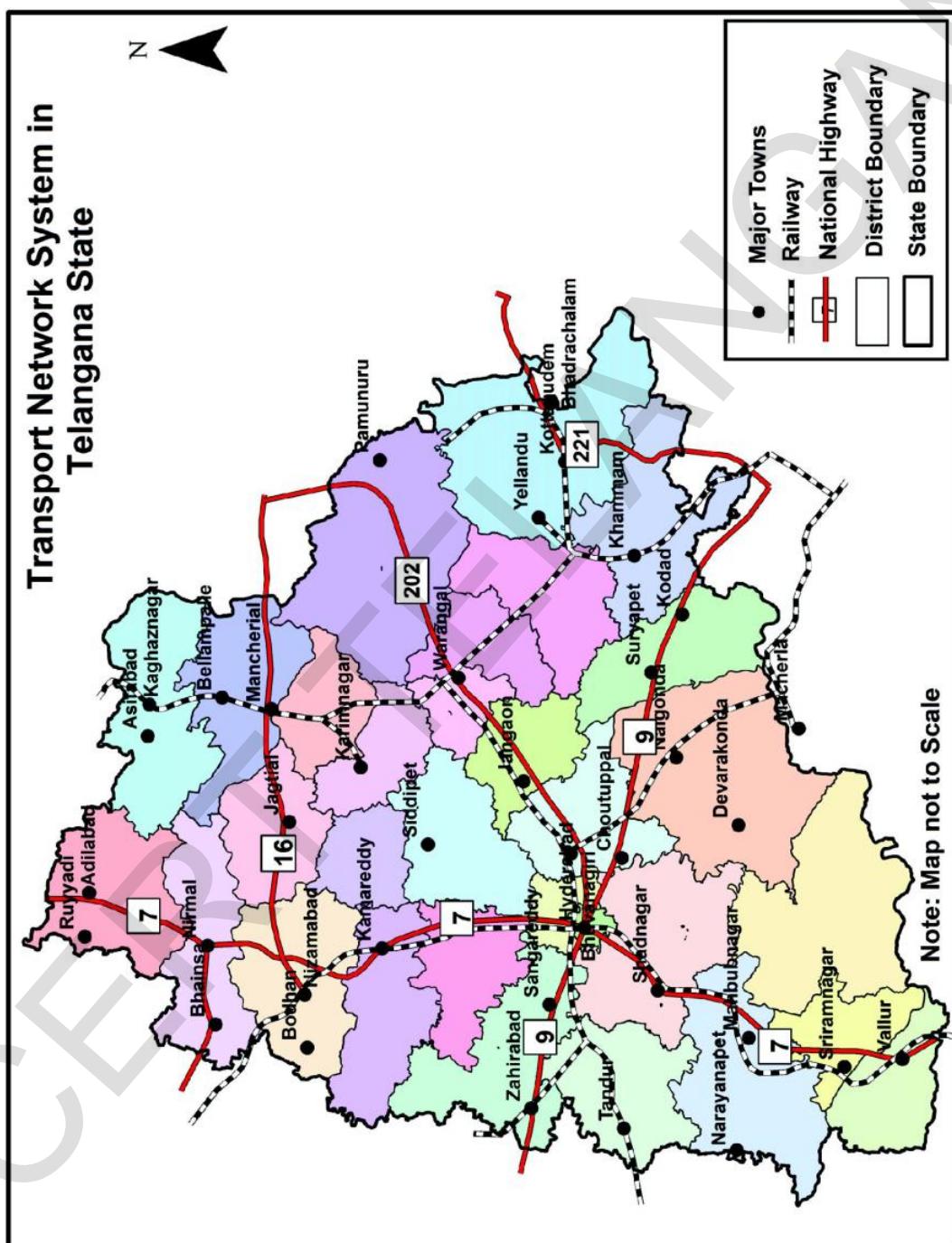
دُنیا کا سیاسی نقشہ



ہندوستان کا طبی نقشہ

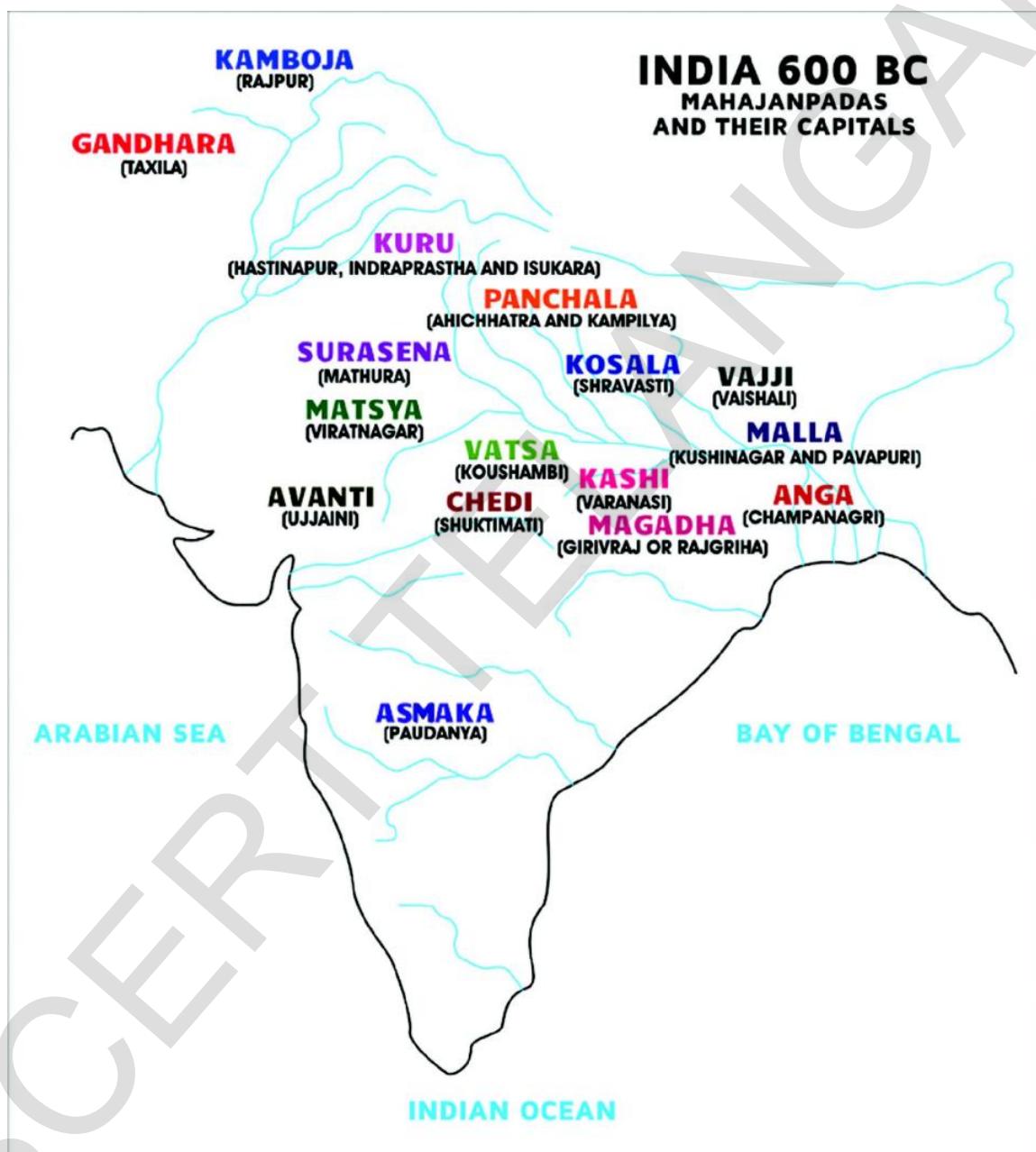


تلنگانہ میں حمل و نقل کا نظام

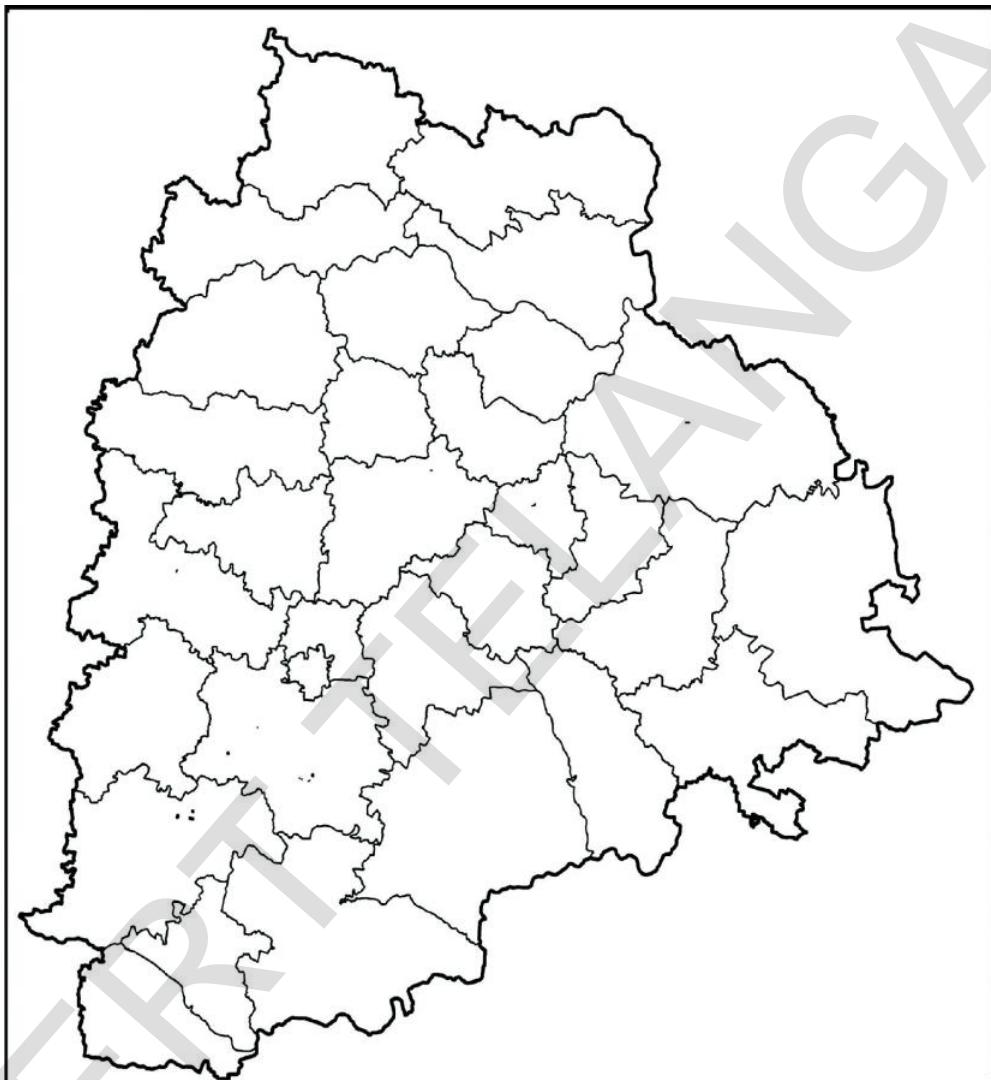


ہندوستان 600 ق۔م

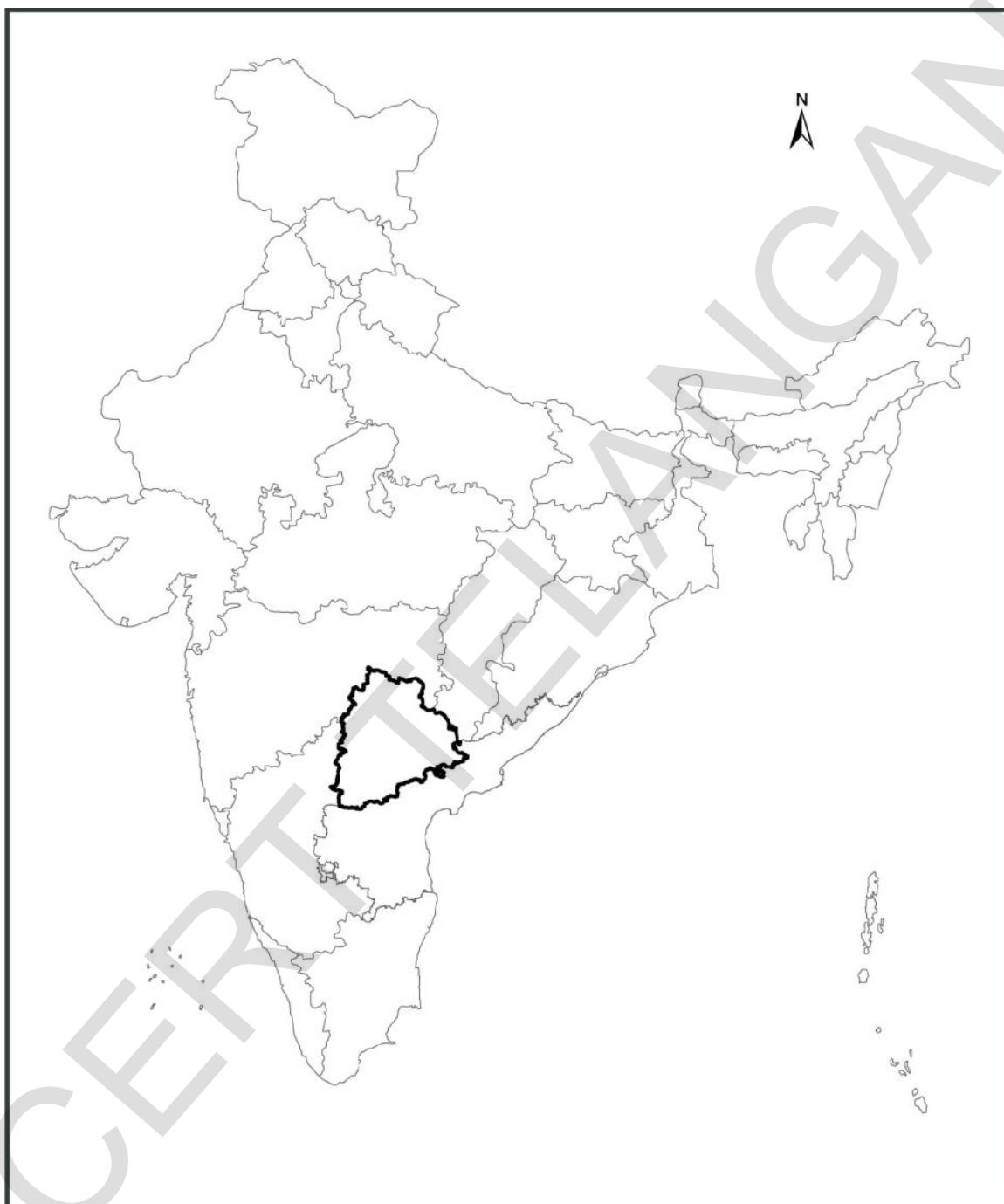
مہاجناپد اور اس کے صدر مقام



تلنگانہ کا سیاسی خاکہ



ہندوستان کا سیاسی خاکہ



Telangana State Symbols

Sl. No.	State Symbol	Common Name	Telugu Name
1.	State Animal	Spotted Deer	Jinka
2.	State Bird	Indian Roller	Pala Pitta
3.	State Tree	Jammi Chettu	Jammi
4.	State Flower	Tangedu	Tangedu



State Animal



State Bird



State Tree



State Flower



State Logo

National Symbols of India

National Flag :

Designed by
Sri Pingali Venkaiah

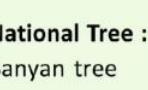


National Symbol : Lion Capital

- Adopted from the Emperor
Asoka's dharma stupa
established at Sarnath.



National Language : Hindi



हिन्दी
हमारी राष्ट्र भाषा
है।



National Anthem :

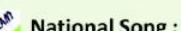
Written by Sri
Ravindranath Tagore.



National River : Ganges



Jana
gana
mana



National Flower : Lotus



National Fruit : Mango



National Animal : Royal Bengal Tiger



National Bird : Peacock



National Aquatic Animal : Dolphin



National Heritage Animal : Elephant



National Standard Time (IST) :

Based on 82 1/2 degrees East
Longitude. Our local time is
5hrs.30min. ahead of
Greenwich mean time(GMT).



National Calendar :

Based on Shaka
Samvatsara (Chaitra
masam to Phalguna
masam). We follow
the Gregorian
Calendar officially.

Indian National Calendar (Saka calendar)

S. No.	Month	Length	Start date (Gregorian calendar)	Ritu	Season
1	Chaitra	30/31	March 22	Vesanta	Spring
2	Vaisakh	31	April 21		
3	Jyeshtha	31	May 22	Gishma	Summer
4	Ashadha	31	June 22		
5	Shrawana	31	July 23	Vanya	Monsoon
6	Bhadrapad	31	August 23		
7	Ashwin	30	September 23	Sharat	Autumn
8	Kartik	30	October 23		
9	Agrahayana	30	November 22	Hemant	Winter
10	Pausa	30	December 22		
11	Magh	30	January 23	Cold & dewy season	
12	Phagun	30	February 20	Sishira	